

# کفریزید

صاحبزادہ سید افتخار حسین رحمۃ اللہ علیہ



فون: ۶۲۶۰۴۶

ناشر: مکتبہ نورانیہ ضلع گلبرگ اے فیصل آباد،



# کفرِ زید

مصنف

صاحبزادہ سید افتخار الحسن رحمہ اللہ



مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ میں فنل آباد

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	_____	گفر زبید
مؤلف	_____	صابضراہہ افتخار الحسن رحمۃ اللہ علیہ
طالع	_____	سید حمایت رسول قادری
کتابت	_____	نذیر احمد
ایڈیشن	_____	دوئم
صفحات	_____	۱۶۰
تعداد	_____	ایک ہزار
مطبع	_____	گنج شکر پریس لاہور
سن اشاعت	_____	یکم اپریل ۱۹۹۶ء
پروف ریڈنگ	_____	قاری محمد عمر باسط ایم۔ اے عربی
ہدیہ	_____	۲۸ روپے

\_\_\_\_\_ ناشر \_\_\_\_\_

مکتبہ نوریہ رضویہ ۱۱- گنج بخش روڈ لاہور

فون: ۲۱۳۱۹۱

# فہرست مضامین

صفحہ	عنوان
۵	عرض مصنف
۱۶	پیش لفظ
۱۸	الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۵	یزید !
۳۱	کون یزید ؟
۳۶	عظمت مکہ مکرمہ
۵۱	شانِ مدینہ و روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
۶۶	گفر یزید
۶۵	شیخ محقق کا فیصلہ !
۷۰	اہل مدینہ اور فسق بیعت یزید
۷۶	یزید کے بیٹے کا بیان
۸۰	شبہات کا ازالہ
۸۱	مردان کا خطبہ
۸۶	خارجی جواب دیں !
۸۶	مسلم بن عقبہ کا انجام
۸۷	شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی تصریحات و تشریحات
۱۳۵	حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا نظریہ
۱۴۰	یزید لعنتی کی صفائی کے لئے دوشہوت !

فَخَنُّ نَقْصٌ ۖ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ، القرآن،

# ماہِ کِنَعَانِ

سُورَةُ يُوسُفَ (علیہ السلام) کی مکمل تفسیر

چالیس تفسیروں کا اردو سوز سے بھرا ہوا قرآن حکیم کا سوہنا قصہ

قرآن مجید، احادیث مبارکہ۔ تواریح دستند روایات کا مرقع

حضرت زینا کے خواب سے لیکر عزیزِ مصر کے خواب تک کی تعبیر

حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت زینا کے باہمی نکاح کے بیس ثبوت

اوس کنعان کے اندھیرے کنوئیں سے لیکر مصر کے تخت و تاج تک کے ایمان افروز

واقعات

اعلیٰ کاغذ، مضبوط جلد۔ خوبصورت گروپوشس۔ روشن الفاظ۔

تمام تر رعنائیوں سے مزین عنقریب مارکیٹ میں دستیاب۔

مکتبہ نوریہ ضویہ

گلبرگ اے ○ فیصل آباد فون ۴۲۶۰۲۶

# عرضِ مُصَنَّف

ہر چیز کی کوئی علت اور ہر شے کا کوئی سبب ہوتا ہے ”کفرِ یزید“  
 پر ایک مستقل اور مفصل کتاب لکھنے کے اسباب و محرکات پر نگاہ ڈالی  
 جائے تو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نجدی اور خارجی گروہ کا یزید کے متعلق  
 غلط انداز فکر، بیہودہ طرزِ عمل اور گمراہ گن عقیدہ میرے پیش نظر ہے۔  
 اس لئے، اکثر دیکھنے، سننے اور پڑھنے میں آیا ہے کہ یہ لوگ اہل  
 مصطفیٰ علیہ السلام اور خصوصاً نوزنگاہ مرتضیٰ علیہ السلام، حضرت امام حسین  
 علیہ السلام کی عداوت و دشمنی میں یہاں تک گمراہ ہو چکے ہیں کہ مظلوم کربلا کو  
 یزید کی غیر اسلامی، غیر دینی اور آمرانہ و ظالمانہ حکومت و بادشاہت کا نعوذ  
 باللہ باغی کہہ کر اس شہادتِ عظمیٰ کے بلند پایہ منصب گرا کر مسلمانوں  
 کو ایک ایسے راستے پر لیجانا چاہتے ہیں جہاں رشد و ہدایت کا نشان تک  
 نہیں ہے اور جو سیدھا جہنم کی طرف جاتا ہے۔

اور۔۔۔ یہ۔۔۔ نام سنی۔۔۔ خارجی اور گستاخ ٹولہ۔۔۔

میدانِ کربلا کے حق و باطل کے معرکہِ خونچکاں کو  
 عرب کے دو شہزادوں کی جنگ کہہ کر۔۔۔ اور  
 راکبِ دوشِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم کارنامہ کو بغاوت کا  
 نام دے کر اسلام کے اس عظیم فرزند کی عظیم قربانی کے مقدس نقوش مسلمانوں  
 کے دلوں سے مٹا کر ملک میں ایک خطرناک فتنہ کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔

اس عظیم کارنامہ کو جو نوزگاہ حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناموسِ  
 اسلام کی حفاظت ————— عظمتِ قرآن کی رکھوالی ————— خلافتِ اسلامیہ  
 کی پاسبانی ————— شریعتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی —————  
 اور ————— نظامِ مصطفیٰ علیہ السلام کے نفاذ کینحاطر اپنے جگر پاروں کا خون دیا  
 اور ————— اپنا مقدس سرِ اقدس بھی ————— شہرِ لعین کے نجر کے  
 حوالے کر دیا —————

لیکن یہ گستاخِ گروہ تو ————— نواسہِ رسولِ علیہ السلام کی دشمنی  
 اور ————— یزید کی محبت میں یہاں تک گمراہ ہو چکا ہے ————— کہ  
 امامِ برحق کو باغی ————— اور ————— یزید پلید کو ————— امیر المؤمنین  
 منقہ ————— پیدائشی جنتی ————— اور کامل مومن سمجھتا ہے —————

اسی بخدیوں اور خارچیوں کے بے ادب ٹولے کے ایک رکن مولانا  
 ظہیر الدین چک نمبر ۳۱۵-گ ب، تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے میری کتاب  
 ”حاکِ کربلا“ پڑھ کر مجھے آٹھ آٹھ صفحات پر مشتمل دو خط لکھے جن میں مولانا  
 نے یزید ملعون کو اپنا پیر و مرشد ————— اور ————— خلیفہ برحق مانتے ہوئے  
 اس فاسق و فاجر ————— اور ————— کافر و زندیق کی شان میں ایسے قصیدے لکھے  
 کہ ————— میدانِ کربلا میں یزید کے ظلم کی تلوار سے شہید ہونے والوں کی مقدس  
 روحمیں تڑپ گئی ہوں گی ————— اور —————  
 ————— اہلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ————— خصوصاً، نواسہِ مصطفیٰ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں، ایسی بازاری اور فحش زبان استعمال کی ————— کہ  
 بازاری عورتوں نے بھی شرم کے مارے منہ چھپا لیا —————  
 یاد رہے کہ ————— مولانا وہی ہیں جنہوں نے محمدین

بٹ لاہوری کی لکھی ہوئی کتاب ————— ”رشید ابن رشید“  
 میں اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ  
 ”بزرگ خلیفہ برحق تھا“

اگر ان خارجیوں کا بروقت محاسبہ نہ کیا گیا تو پھر آئندہ کسی ظالم و جابر اور  
 زانی و شرابی حکمران کے خلاف کوئی تحریک نہ اٹھ سکے گی ————— کیوں؟  
 اکیلے ————— کہ جب حضرت امام پاک کی مقدس تحریک کو بغاوت  
 کا نام دے دیا گیا ہے تو پھر اور کون ہوگا؟ جو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے ایک عیاش و بد معاشر اور زانی و شرابی  
 حکمران کے خلاف جہاد کا اعلان کر کے اپنے بچوں کی قربانی پیش کرے گا۔  
 ————— فرمان رسول علیہ السلام یہ ہے ————— کہ

لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق ————— کہ

بد اعمال ————— بد کردار ————— اور گناہگار حکمران کی اطاعت مسلمانوں پر فرض نہیں ہے۔  
 اس خارجی گروہ کے ایک سرکردہ رکن محمود عباسی نے ایک کتاب  
 ”خلافت معاویہ و یزید“ کے نام سے لکھی جس میں مصنف نے  
 اپنی خارجی ٹولے کی پوری طرح ترجمانی کرتے ہوئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا  
 کی اولاد پاک خصوصاً حضرت امام حسین علیہ السلام کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے  
 اور یزید کی غیر اسلامی اور غیر دینی حکومت و بادشاہت کو خلافت حقیقہ ثابت  
 کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

کتاب شائع ہوئی ————— بازار میں آئی ————— مسلمانوں نے

پڑھی تو مجہان اہلبیت کے دلوں میں سخت اضطراب پیدا ہوا اور ان  
 کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ ————— اور پھر

سارے ملک میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔۔۔۔۔ احتجاجی جلسے ہوئے  
 جلوس نکلے۔۔۔۔۔ اور ہر طرف سے اس ایمان سوز کتاب کی ضبطی کا مطالبہ  
 ہونے لگا۔۔۔۔۔ اور آخر کار وہ کتاب ضبط ہو گئی۔۔۔۔۔

لیکن ابھی۔۔۔۔۔ ان زہراؤں و تیروں کے زخم بھرے بھی نہ  
 تھے کہ (ابو یزید محمد دین بٹ لاہوری نے) ”رشید ابن رشید“ کے  
 نام سے ایک کتاب شائع کر کے۔۔۔۔۔ اہل ایمان کے دلوں پر ان پہلے سے  
 لگے ہوئے زخموں پر انتہائی بے دردی سے نمک پاشی کر دی۔۔۔۔۔

اس کتاب میں۔۔۔۔۔ مصنف نے قلبی شقاوت۔۔۔۔۔ اہل  
 رسول کی دشمنی۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ عترتِ پیغمبر کے ساتھ بغضِ عناد کی بنا راہ  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت۔۔۔۔۔ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ  
 کے دامنِ تقدس اور سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزت پر  
 انتہائی رکبیک حملے کر کے چادرِ تطہیر کو اپنے گناہوں کی سیاہی سے داغ دار  
 کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے۔۔۔۔۔ یزید جیسے فاسق و فاجر۔  
 زانی و شرابی اور بد معاشر حکمران کو امیر المومنین۔۔۔۔۔ خلیفۃ المسلمین  
 پیدائشی جنتی۔۔۔۔۔ کامل۔۔۔۔۔ مومن۔۔۔۔۔ اور شہادتِ امام حسین علیہ السلام  
 سے بُری الذمہ قرار دے کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو نعوذ باللہ فاسق و  
 فاجر اور خلیفہ اللہ۔۔۔۔۔ لکھنے کے ساتھ ساتھ نواسٹہ رسول کو حکومت کا باغی  
 فتنہ پرور اور دین کا دشمن مانا ہے!۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔۔ پھر اس کتاب میں ایک فتویٰ کی صورت میں بائیس<sup>۲۲</sup> خارجی،  
 نجدی اور گستاخ مولویوں کے دستخط بھی ہیں، جنہوں نے اپنی بد عقیدگی  
 کا ثبوت دیتے ہوئے یزید کو اسلام کا سب سے بڑا مجاہد۔۔۔۔۔ عظیم

انسان اور پکا و سچا مسلمان لکھا ہے۔

ان میں سے چند مولویوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں —

۱۔ مولوی سید اظہار الحق سہیل شاہ خطیب جامع مسجد مہتمم مدرستہ اسلامیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

۲۔ مولوی ابوالوحید غلام محمد مولوی فاضل دیوبند۔ راجن پور ڈیرہ غازی خان۔

۳۔ مولوی غلام مرشد سابق خطیب شاہی مسجد۔ لاہور۔

۴۔ مولوی ظہیر الدین چک نمبر ۳۱۵۔ گ۔ ب۔ ضلع فیصل آباد۔

۵۔ مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری مہتمم مرکزی تنظیم اہل سنت بوٹہ گیٹ

ملتان۔

۶۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی — لاہور۔

ان دونوں کتابوں کے بعد اب ایک مختصر سا پمفلٹ ”نئی کا خواب“

کے عنوان سے توحید روڈ کراچی سے شائع ہوا ہے جس کے مؤلف پروفیسر

کمال احمد عثمانی امیر حزب اللہ ہیں۔

آئیں حضرت علی المرتضیٰ کے والد گرامی حضرت ابوطالب کو جہنمی اور نرید

کو جہنمی بنا کر محبانِ اہل رسول علیہ السلام کی غیرت ایمانی کو لڈکا رہے۔

ان کے علاوہ بھی خارجیوں کا یہ ٹولہ اپنی تقریروں میں نرید جیسے زانی و

شرابی — عیاش و بد معاش — ظالم و جابر اور کافر و زندق، حکمران

کے صفائی کے گواہ بن کر امام مظلوم حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بدھن تنقید بناتے

ہیں۔ — نرید پلیدی کی صفائی کے ان گواہوں، نجدیوں، خارجیوں،

بے ادبوں اور گستاخوں سے میں پوچھتا ہوں کہ بھٹو اور مصلوبوازم کے خلاف

نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام پر تحریک کیوں چلائی گئی تھی؟ —  
جس میں ہر مکتب فکر کے علماء کرام نے شرکت کی اور ہر دینی و مذہبی جماعت کے  
نمائندوں نے بھرپور حصہ لیا۔ — مثلاً جماعت اسلامی، جمعیتہ

العلمائے اسلام، جمعیت العلماء پاکستان اور جمعیت اہل حدیث۔ — جو اب  
مطلب ہے کہ جسٹوزانی و شرابی۔ فاسق و فاجر، عیاش و بد معاش تھا اور قابل  
جمہوریت اور آمر و ظالم تھا اور اس کے ساتھ ساتھ — اسلام کا دشمن۔ اور  
شرعیہ مصطفیٰ اعلیٰ السلام کا باغی تھا۔ —

اور — اسلامی نظام اور نظامِ مصطفیٰ کے مقابلہ میں سوشلزم اور  
کمیونزم کی لعنت کا طوق ملت اسلامیہ پاکستان کے گلے میں ڈالنا چاہتا تھا  
اس لئے اس کے اور اس کے باطل نظریات یعنی سوشلزم اور کمیونزم کے خلاف تحریک  
چلائی گئی تھی۔ —

ان خارجیوں کے اس اقرار کے بعد اب میں پھر ان سے سوال کرتا ہوں  
کہ کیا نیند میں یہ تمام خرابیاں، بد عنوانیاں، بد اخلاقیوں اور بد اعمالیاں  
نہیں تھیں یا تھیں؟ — اگر نہیں تھیں تو ثابت کرو۔ —

اور اگر تھیں۔ — اور یقیناً تھیں تو پھر ایسی

بازاری اور دین و مذہب کا باغی انسان۔ — امیر المومنین  
خلیفہ برحق اور پیدائشی جنتی کیوں۔ — اور کیسے ہو سکتا ہے،

ان خارجیوں کی عقل پر حیران ہوں کہ جب یہ حقیقت ہے کہ —  
زانی و شرابی اور خدا و رسول کا باغی انسان اسلامی مملکت کا سربراہ نہیں ہو سکتا  
اور ایسے حکمران کے خلاف آواز اٹھانی اور تحریک چلانی جہاد ہے۔ —

نہ کہ بغاوت! —

پھر نواسۂ رسولؐ — مظلوم کر بلا حضرت امام حسین علیہ السلام ،  
 خدا و رسولؐ کے باغی — اور دین و اسلام کے دشمن اور ایک زانی و شرابی  
 حکمران یزید کے خلاف آواز اٹھا کر اور تحریک چلا کر مجاہد بھڑے یا باغی ؟ —  
 جبکہ — نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے —  
 أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ الْحَقِّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ —  
 ” ظالم و جاہر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا سب سے بڑا جہاد ہے “  
 اور اگر نعوذ باللہ حضرت امام حسین باغی تھے تو پھر یہ لوگ مجاہد کیوں ؟  
 جیسا کہ اشتہاروں اور اعلانات کے ذریعے بتایا جاتا ہے کہ فلاں مولانا صاحب  
 مجاہد تحریک نظام مصطفیٰ ! —

یہ تو — اللہ بھلا کرے جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کا، جنہوں نے  
 بروقت کارروائی کر کے مہبط حکومت کا خاتمہ کر کے نہ صرف ملک کو خوفناک خانہ جنگی  
 سے بچایا، بلکہ اسلام کی عظمت — دین کی عزت اور قرآن مجید کی آبرو  
 بھی رکھ لی —

ورنہ آج — اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلام کا نام لینا بھی  
 جرم ہوتا — کان، آذان کی آواز کو ترس چکے ہوتے اور پورے  
 ملک میں کوئی دائرہ دلا مسلمان نظر نہ آتا —  
 یقین نہ آئے تو افغانستان میں جا کر دیکھ لو! —  
 قارئین کرام! — یہ ہیں وہ سب محرکات جن کی بنا پر مجھے کفر یزید پر  
 ایک مفصل اور مستقل کتاب لکھنے کی ضرورت پیش آئی —  
 • سید افتخار الحسن زیدی

# پیش لفظ!

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شرافت و صداقت مسلم —  
 سیدنا عمر فاروق کی جلالت و علالت برحق، سیدنا عثمان غنی کی ریاضت و  
 سخاوت مصدق اور سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی عبادت و شجاعت تسلیم  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم — اور ناموس صحابہ  
 پر حملہ کرنا کفر — ان کی عظمت میں شک کرنا ضلالت — ان کی شان  
 میں گستاخی کرنا گمراہی — اور ان کے فضائل کا انکار کرنا بے دینی —  
 لیکن — اس کا یہ مطالب بھی نہیں — کہ کوئی جماعت اور کوئی  
 تنظیم ناموس صحابہ کی حفاظت کی آڑ لے کر — اہلبیت اطہار کی آبرو لوٹنے اور  
 ال رسول علیہ السلام کی چادر تطہیر کو اپنی بد عقیدگی اور گمراہی کی سیاہی سے داغدار  
 کرنے کی کوشش کرے اور فضائل اہلبیت، واقعات کریمہ اور شہادت حسین علیہ  
 السلام کو بیان کرنے کو بھی شرک اور بدعت تک کہنے لگے —  
 اس سے پہلے بھی میں نے اپنی کتاب ”خاک کر بلا“ میں ”یزید“  
 کے عنوان سے، اس کی بد اعمالیوں، بد اخلاقیوں اور بد کرداریوں کو ننگا کرنے  
 کے ساتھ ساتھ — اس کے ظلم و ستم، جبر و تشدد اور شراب و زنا، اہل  
 دشمنی ال بیت رسول علیہ السلام کی وضاحت کر دی ہے —  
 لیکن اب اپنی اس کتاب ”کفر یزید“ میں اس کے مذکورہ  
 بالا افعالِ قبیحہ اور افعالِ سیئہ کو اور بھی تفصیل کے ساتھ واضح کروں گا۔ تاکہ

یہ خارجی و نجدی ٹولہ جو ————— یزید کی صفائی کے گواہ بن کر  
اس کے کفر و الحاد پر پردہ ڈالنے کی بھرپور لیکن ناکام کوشش میں لگا ہوا ہے  
اپنے فیصلے اور عقیدے پر نظر ثانی کر کے اپنے آپ کو جہنم کی آگ کا ایندھن بننے  
سے بچالے! —————

حیرت اور دکھ کی بات تو یہ ہے کہ ————— ان نام نہاد قویہ  
پرستوں کے نزدیک ایک معمولی سی شرعی لغزش کرنے والا تو دائرہ اسلام سے خارج  
ہو جاتا ہے! —————

لیکن ————— ایک ظالم و جابر انسان، جو اپنی آمرانہ بادشاہت  
اور شخصی حکومت کو قائم رکھنے کی خاطر خلافت اسلامیہ کا تیا پانچا کر دے —  
امانت الہیہ کو نیت و نابود کرے ————— خاندان نبوت پر پانی بند کر کے معصوم  
اصغر کے حلقوم پر تیر چلائے — شہزادہ علی اکبر کی لاش پر گھوڑے دوڑا کر اسکی  
بے حرمتی کرے — سیدہ زینبؓ کے جگر گوشوں عون و محمدؓ کو تپتی ہوئی  
ریت پر خاک و خون میں تڑپائے — نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سر  
اقدس نیرے پر چڑھائے —————

ان خارجیوں کے نزدیک پکا مسلمان ————— اور پیدائشی جنتی ہے  
اور جو عفت مآب سید زادیوں کے خیمے جلانے، انہیں قیدی بنائے —  
جو مدینہ منورہ پر حملہ کر کے وحشت و بربریت پھیلانے ————— عصمت مآب  
خواتین کی آبرو لوٹے ————— کعبہ شریف کی دیواروں کو آگ لگائے —  
غلاف کعبہ کو جلانے ————— حرم پاک کی دیواروں کو پتھروں کی بارش کر کے  
توڑے ————— ان نجدیوں کے نزدیک ایسا انسان —————  
امیر المؤمنین ہے ————— اور ————— جو مسجد نبوی میں گھوڑے باندھے

مہنبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر گھوڑوں کی لید پھینکے — سوتیلی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں سے ہمبستری بھی کرے — اور جو — شراب و زنا، کا عادی مجرم بھی ہو — تارکِ صلوٰۃ اور گانے والی عورتوں کا شیدائی ہو — وہ —  
 وہ ان تمام نہاد و توحید پرستوں — خارجیوں اور گستاخ مولویوں کے نزدیک مجاہدِ اسلام — خلیفۃ المسلمین اور امام برحق ہے —

بھلا — جن لوگوں کے نزدیک ہندوؤں کی دیوالی کی پوری سے کھانی تو جائز ہوں لیکن — محرم شریف کی سبیل کا پانی بینا حرام ہو — وہ اہلبیت اطہار کے دشمن — — ال مصطفیٰ علیہ السلام کے مخالف اور شہادتِ امام مظلوم پر تنقید کرنے والے نہ ہوں تو اور کیا ہوں ؟  
 اور — یزید کو امام برحق اور امیر المومنین اور پیدائشی جنتی تسلیم کرنے کے ساتھ، اس کی صفائی کے گواہ بن کر اسے واقعاتِ کربلا سے بری الذمہ سمجھنے والے نہ ہوں تو اور کیا ہوں ؟ —

یہی — وہ لوگ ہیں، جنہیں دوسروں کی آنکھ کا تنکا تو نظر آجاتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر بھی دکھائی نہیں دیتا — اور جن لوگوں کو دوسروں کے سروں پر رائی کا دانہ تو دکھائی دیتا ہے مگر اپنے سروں پر لغزشوں کے پہاڑ بھی نظر نہیں آتے — اور جو دوسروں کے دامن پر کمزوری کا معمولی سا داغ تو دیکھ لیتے ہیں — لیکن اپنے مصنوعی تقدس کی چادر پھیلی ہوئی لغزشوں کی سیاہی کے ڈھیر بھی نہیں دیکھ سکتے —

اور جن کو راکبِ دوشِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تطہیر کی چادر پر اجتہادی غلطیوں کے دھبے تو نظر آتے ہیں مگر انہیں یزید کے دامن پر ظلم و ستم کی غلاظت کے ڈھیر کفر و الحاد کی گندگی کے ڈپو اور حیا شہ و منحاشی کے داغ دکھائی نہیں

دیتے — اور شریعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت نظر نہیں آتی — امانتِ الہیہ میں خیانت اور خلافتِ اسلامیہ سے عداوت دکھائی نہیں دیتی — شاید اس لئے کہ — جیسا امام — ویسا مقتدی —

اے یزید کے کفر والحاد چھپانے والو! — اور یزید کی صفائی کی گواہی دینے والو — اور — بغضِ حسین علیہ السلام میں یزید کے دامن کو اپنے باطل عقیدے کے پیش نظر ہر قسم کی آلائشوں سے پاک و صاف دیکھنے والو! —

ذرا کونے کے بازاروں میں حضرت مسلم بن عقیلؓ اور ان کے دو یتیم بچوں کی لاشوں کو تڑپتا ہوا دیکھو! — کربلا کے تپتے ہوئے رگستان میں جناب سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جگر پاروں، عون و محمد رضی اللہ عنہما کے سروں کو تن سے جدا ہوتے ہوئے بھی دیکھو — اور پھر ظلم کی تلوار سے حضرت عباسؓ کے بازو سے شہزور قلم ہوتے بھی دیکھو — اور پھر ستم کی شمشیر سے شہزادہ قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گلوئے پاک بھی گتتا ہوا بھی دیکھو! اور پھر جفاء کی تیغ سے شبہیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لاش پر یزید کے ظالم گھوڑے دوڑتے ہوئے بھی دیکھو — اور شہرِ لعین کا خنجر بوسہ گاہِ رسول علیہ والتسلیم پر چلتا دیکھو! — اور پھر ثانی زہرا رضی اللہ عنہا کے مقدس خیموں کو جلتا ہوا بھی دیکھو! —

ذرا خیموں کے اندر مصطفیٰ کی آل کو دیکھو  
جگر والو! ذرا اس مرتضیٰ کے لال کو دیکھو  
مقتد ہے بنی کے سارے گھر کی آبرو اس میں  
تڑپتا ہے زمیں پر شیریزداں کا لہو اس میں

وہ دیکھو سامنے میدان کے اندر خیمہ نوری  
جسے گھبرے پڑی ہے یاس و حسرت اور مجبوری  
بلا کی دُھوپ کا غلبہ ہے ریگستان کے اندر  
لگے ہیں آج خیمے بے شجر میدان کے اندر  
چرندے کانپ اُٹھے ہیں کچھ ایسی تیز گرمی ہے  
پرندے کانپ اُٹھے ہیں قیامت خیز گرمی ہے  
کھڑا ہے وسط خیمہ میں شجاعت کی چٹان بن کر  
نصب ہے پائے عظمت دینِ قسیم کا نشان بن کر  
پڑا ہے سامنے بے سدھ فقط چھ ماہ کا بچہ  
یہ بچہ ہے اسی انسانِ حق آگاہ کا بچہ  
یہ بیٹھی ہے اسی کو عفت الاسلام پہلو میں  
کہ دل آرام کر لے دو گھڑی آرام پہلو میں  
مگر کمن بلک اٹھا ہے دیکھو پیاس کے مارے  
ادھر ممتا تڑپ اٹھی دفورِ یاس کے مارے  
مگر دیکھو علیؑ کا لال اس میدان پہ بھاری ہے  
لبِ تسلیم سے اب تک وفا کا در درباری ہے  
چھپی ہے آج تک غافل حیا و حق و صداقت کی  
ارے اور! کم نظر وہ دیکھ مشعل دینِ فطرت کی  
اور پھر

عابد بیمار کے پاؤں کی بیڑیوں کی جھنکار بھی سنو!

باپ کی جسدائی میں رونے والی سکیئہ کی فریاد بھی سنو!

اور  
اپنے بھائی کی مقدس لاش کو بھولی میں لے کر سیدہ زینب  
رضی اللہ عنہا کی آہ و فغاں کو بھی سنو!

اور پھر  
یزید کی صفائی کے گواہ بنو۔

پھر  
اس زانی و شرابی کو ایسے المومنین کہو!

اور پھر  
اس کے کفر و الحاد کو چھپا کر اس کے مسلمان ہونے کا اعلان کرو!

سید افتخار الحسن زیدی  
فیصل آباد



## کون حسینؑ ہے؟

جو بہادر تھے — اور ایسے بہادر کہ بے سرو سامان  
ہونے اور تین دن کے بھوکے پیاسے ہونے کے باوجود بھی ہزاروں دشمنوں کے  
مقابلے میں تنہا ڈٹے رہے —

اور ایسے بہادر کہ جن پر تیروں کی بارش بھی ہوئی — نیزوں کا مینہ بھی  
برسا اور تلواروں کا طوفان بھی، مگر آپ کے پائے استقلال میں ذرہ بھر بھی  
لغزش نہ آئی —

## کون حسینؑ؟

جو سخی تھے — اور ایسے سخی کہ —

دشتِ کربلا میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے جواں سال بیٹے کو قربان کر دیا، اپنے  
معصوم علی اصغرؑ کو اپنی جھولی میں دم توڑتے دیکھا، اپنے بھائی امام حسن علیہ السلام  
کی نشانی حضرت قاسمؑ کے سر کو پامال کر دیا، اپنی بہن کے جگر گوشوں عون و محمد کے  
ذبح ہو کر لاشوں کے ٹرپے کا نظارہ کیا، اپنے برادر محترم حضرت عباسؑ کے بازو  
قلم ہوتے دیکھے — اور پھر سب سے آخر میں —

اپنے بیمار فرزند ارجمند کو اپنی لاڈلی بیٹی سکینہ کو، — اور اپنی پاری  
ہمیشہ زینبؑ کو اور اپنی وفا شعار زوجہ محترمہ شہربانو کو پردیس میں باسکل لٹکا دینا  
اور بے بہارا چھوڑ کر حق و صداقت کے علم کو بلند رکھنے کے لئے اپنی جان بھی سخاوت  
کردی —

اسی لئے تو جوشِ یلیح آبادی، خدا تعالیٰ سے کہتا ہے! —

اے بارالہ! نوحہ سنا تا پھرتا: تا روزِ حشر اشک بہاتا پھرتا  
امداد نہ کرتے اگر کربلا میں حسینؑ: اسلام تیرا ٹھوکر سی کھاتا پھرتا

## کون حسین ہے ؟

جہنوں نے مدینہ والوں کو کوفہ جانے سے پہلے روکنے پر عظمتِ اسلام  
کینحاطر جان دینے کے اور حق و ہدایت کی راہ میں قربان ہو جانے کے جذبہ ایمانی کے  
پیشِ نظریہ کبکرا انکار کر دیا تھا ————— کہ

اے مدینہ والو!

تمہاری ہمدردی کا شکر یہ ،

تمہاری اس خیر خواہی کا شکر یہ ! ————— اور

تمہاری اس عقیدت و محبت کا شکر یہ ! ————— لیکن

مجھے جانا پڑ گیا عظمتِ قرآن کی خاطر

مجھے جانا پڑ گیا خدمتِ ایمان کی خاطر

ہمیں جاتا تو سچر جیٹر کے گھر کی آن جاتی ہے

تمہارا دین ، میری غیبتِ ایمان جاتی ہے

میں جاتا ہوں کہ دنیا میں وفا کا نام رہ جائے

میرا کچھ نہ رہے لیکن خدا کا نام رہ جائے

## کون حسین ہے ؟

جس نے ناموسِ دین کی حفاظت کے لئے میدانِ کربلا کی طرف جانے

کی اجازت لینے کیلئے نانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر

حاضر ہو کر گنبدِ خضراء کی طرف نگاہ اٹھائی ————— اور پھر

روضہ انور کی مقدس جالی کو چوما اور تربتِ شریف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کو اپنے کلاوے میں لے کر یوں سلام عرض کیا —————

سلام اے جدِ ماجد اے میرا منہ چومنے والے  
مجھے دوشِ نبوت پر اٹھا کر گھومنے والے  
ذرا نظریں اٹھا کر دیکھ کس کا نورِ عین آیا  
اٹھ اے نانا محمد تیرے در پر ہے حسین آیا  
میری منزل کٹھن ہے اور مسافرِ نواہوں میں  
مدد اے رُہبرِ کامل کہ تہنہ سارہ گیا ہوں میں  
تیرے قدموں سے دنیا اب مجھے بھی دور کرتی ہے  
کسی فساق کی بیعت پر مجھے مجبور کرتی ہے  
اسے ضد ہے کہ میں بیعت کروں ایمان دے ڈالوں  
میری خواہش یہ ہے کہ ایماں میں بچالوں جان سے ڈالوں  
دعا کیجئے کہ مالک ہم کو صبر و استقامت دے  
حسین کی بر دباری اور حیدر کی شجاعت دے  
کون حسین ہے؟ —

کہ جس کا نام رہتی دنیا تک زندہ رہے گا  
اسی لئے — نہیں کہ وہ نواسٹے رسول ہیں۔  
اسی لئے — نہیں کہ وہ جگر گوشہ بتوں ہیں — اور  
اسی لئے بھی — نہیں کہ وہ راحتِ جان حیدر کرار ہیں — بلکہ  
اسی لئے کہ ص —

ان کی ہمت پر مثلِ شیرِ غرِ کوناز ہے  
اس نواسے پر محمد مصطفیٰ کوناز ہے

سجدے تو سب نے کئے پر اسکا نیا انداز ہے  
 اس نے وہ سجدہ کیا جس پر خدا کو ناز ہے  
 اور — اسیلئے بھی کہ میرا آقا حسینؑ علیہ السلام باقی ہے —  
 زندہ ہے — حیات ہے یہی نہیں بلکہ ان کا عمل بھی زندہ ہے — ان کا کردار بھی  
 زندہ ہے — ان کے نام بھی زندہ ہیں — ان کے غلام زندہ ہیں — ان کے  
 غم میں آنسو بہنے والے زندہ ہیں — اور خاکِ کربلا زندہ ہے۔  
**کون حسینؑ؟**

جو اپنے نیمہ شہادت گاہِ حسن کی طرف اس شان سے نکلے۔ کہ  
 وہ نکلا نیمہ نوری سے سورج شہسواری کا  
 سوئے میدان آیا ہے وہ موجدِ جان شاری کا  
 وہ آیا وارثِ جنتِ امامِ الاولیاء آیا  
 وہ آیا راکبِ دوشِ محمد مصطفیٰ آیا  
 وہ آیا جو پلا آغوشِ میں خاتونِ جنت کی  
 وہ آیا جس کے دل میں آرزو پتی تھی شہادت کی  
 وہ آیا شام کے فرعون کو بھنچھوڑنے والا  
 وہ آیا امرت کے بتوں کو توڑنے والا  
**کون حسینؑ؟**

جنہوں نے کربلا کے چپتے ہوئے ریگستان میں اتمامِ حجت کے لئے  
 بیزید ملعون کی بیسٹ ہزار فوج کے سامنے کھڑے ہو کر ایک ایمان افروز خطبہ  
 ارشاد فرمایا کہ : —————

”اے باطل پرستو! — دین کے باغیو! — اور اسلام کے دشمنو!

سنو — اور غور سے سنو کہ تم جو کچھ یہ کر رہے ہو اور جس کے ساتھ کر رہے ہو — وہ کون ہے؟ — میرے حسب و نسب کو یاد کرو۔ میں اس رسولؐ کا نواسہ ہوں جس کا تم کلمہ پڑھتے ہو۔ میں اس باپ کا بیٹا ہوں جو تمہارا خلیفہ اور امام تھا۔ میں اس ماں کا نختِ جگر ہوں جس سے جبرئیل علیہ السلام بھی حیا کرتے تھے۔ میں دوشِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سوار ہونے والا حسینؑ ہوں۔ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفوں سے کھیلنے والا حسینؑ ہوں۔ میں خاتونِ جنت کی آغوش میں پلنے والا حسین ہوں! تمہاری نظر میں اگر میرا قصور کوئی ہے تو یہ کہ میں ایک فاسق و فاجر کی بیعت نہیں کرتا۔ اسلام کے باغی کے آگے سر نہیں جھکاتا اور نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو اپنا پیشوا تسلیم نہیں کرتا۔

تو سن لو! — میں حق و صداقت کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دوں گا۔ اسلام کی عظمت کی خاطر بھوک اور پیاس کی شدت برداشت کر لوں گا۔ دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آن کے لئے اپنے اگروا صغیر کو نثار کر دوں گا، اور قرآنِ پاک کی آبرو بچانے کے لئے خود بھی نیرے پر چڑھ جاؤں گا مگر فاطمہؑ کے لعل سے یہ اُمید نہ رکھو کہ وہ بھوک اور پیاس کی شدت سے تنگ آکر۔ خوف و ہراس سے گھبرا کر اور اولاد کے قتل کی فکر میں تمہاری تلواروں کی چمک سے ڈر کر شریعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک باغی یزید کی بیعت کر لے گا۔

اور پھر —

ابن سعد — حوالی۔ اور شمر کو مخاطب کر کے فرمایا —

ع مٹی کے کھلونو دو گھڑی میں ٹوٹنے والو !

جواں مردو! دیرو! گھر پر بلا کر لوٹنے والو !

بتاؤ قول دے کر پھر بھُلا دینا شرافت ہے  
 کسی کو گھربلا کر پھر دغا دینا شرافت ہے  
 بچو نارِ جہنم سے بچو اس جبرِ لاحق سے  
 ابھی تک وقت ہے رک جاؤ میرے خونِ ناتق سے  
 ادھر دیکھو ذرا شجرِ نبوت کا شمشیروں میں  
 شہنشاہِ ولایت شیرِ خیر کا پسروں میں  
 تمہاری تیغ سے ڈر کر میں عظمتِ قرآن نہیں دوں گا  
 میں اپنی جان دے دوں گا مگر ایمان نہیں دوں گا



## یزید

### کون یزید ؟

اسلام کی مقدس پیشانی پر ایک بدنما داغ — دین کی پاک و سفید چادر پر ایک دھبہ — اور مذہب کے نورانی ماتھے پر ایک کلنک کا ٹیکہ۔

### کون یزید ؟

جس نے خلافتِ اسلامیہ کو برباد کر کے شخصی حکومت کی بنیاد ڈالی جس نے امانتِ الہیہ میں خیانت کر کے شریعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدود کو توڑا۔ اور جس نے اپنے باپ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت کو ٹھکرا کر خلفاءِ راشدین کی حق پرستی کے ہر نقش کو مٹا کر عیاشی و فحاشی کو اپنی زندگی کا مقصد بنالیا۔

لیکن — یہ کتنے دکھ کی بات ہے کہ —  
 نجدی و خارجی لوگ یزید کے فسق و فجور — ظلم و ستم اور کفر و الحاد کو جانتے ہوئے بھی اُسے مومن و مسلمان — پیدائشی جنتی — امیر المؤمنین اور اسلام کا عظیم فرزند کہنے کے ساتھ ساتھ اس پلید انسان کو شہزادہ کونین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بدمقابل کھڑا کر کے ال مصطفیٰ اعلیٰ السلام کی چادرِ تطہیر کو داغدار کرتے ہیں — حالانکہ، یزید جیسے فاسق و فاجر — زانی و شرابی اور عیاش و بدعاش

انسان کو نواسۂ رسول علیہ السلام کے مقابلہ میں کھڑا کرنا ہی دین کی توہین اور اسلام سے جنگ کرنے کے مترادف ہے۔

اسی لئے کہ — یہ پیکر گمراہی و ضلالت اور وہ مجسمہ حق و ہدایت۔

یہ دنیا کا بدست — اور — وہ دین میں سرمست،

یہ مجسمہ کفر و طغیان — اور — وہ پیکر دین و ایمان،

یہ فسق و فجور میں مبتلاء — اور — وہ سراپا تسلیم و رضا،

یہ ظلم کی جیتی جاگتی تصویر — اور — وہ اخلاقِ محمدی کی زندہ تفسیر،

یہ اسلام میں ایک نفسِ شریر — اور — وہ وارثِ چادرِ تطہیر،

پھر چہ نسبت خاکِ عالم پاک — ایک زانی و شرابی، عیاش و بے معاش

اور ظالم و جابر انسان کو مجسمہ حق و صداقت کے مقابلہ میں لانے والے سے پوچھنا ہوں

کہ — کیا نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا اعزاز حضرت امام حسینؑ

کو حاصل تھا یا یزیدؑ کو؟

کیا ذبحِ عظیم کا لقب ابنِ علیؑ کے لئے ہے — یا ابنِ معاویہؑ کے لئے؟

کیا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس پشت پر سواری، فاطمہؑ کے لختِ جگر نے

کی یا یزیدؑ پلیدنے؟

کیا امامِ پاک کے نانا دونوں جہانوں کے ہادی ہیں یا فاسق و فاجر یزیدؑ کا؟

اور کیا رسولِ زادی، علیؑ کے لعل کی ماں ہے یا ایک عیاش حکمران، یزیدؑ کی؟

اور کیا فرشتوں نے جھولا نواسۂ رسولؐ کا جھلایا تھا — یا کہ یزیدؑ کا؟

اگر ہر سوال کا جواب یزیدؑ کے حق میں ہے تو ثابت کرو —

اور اگر حضرت حسینؑ کے حق میں ہے تو پھر اس مظلوم کربلا کی حمایت کرو۔ سید المرسلین

صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کی گلیوں میں گالیاں سن کر — طاہف کے بازاروں میں پتھر کھا کر — اپنے وطن مالوف کو پھوڑ کر اور پھر میدان احد میں اپنے دندانے مبارک شہید کروا کر مسلمانوں کی ایک ایسی مقدس جماعت تیار کی تھی، جن کے دل صاف اور سینے پاک تھے — اور جو

بچے اور سچے مسلمان تھے — اور کامل مومن بھی !

اور — جو امر بالمعروف کی صحیح و سچی تصویر — اور نہی عن المنکر کی زندہ تفسیر تھے جو خلافت اسلامیہ کے علمبردار اور حکومت الہیہ کے محافظ تھے اور یہ نورانی جماعت اپنے اندر ایسے ٹھوس اور مستحکم عقائد رکھتی تھی — کہ جس سے بجا طور پر یہ توقع کی جاسکتی تھی کہ اس جماعت سے جو نسلیں بھی پیدا ہوں گی، ان میں اس مقدس جماعت کے تمام اسلامی خدو خال کے سچے موتی اور حق و ایمان کے نایاب گوہر قیامت تک چمکتے رہیں گے —

مگر — یکایک بنی اُمیہ کے خاندان میں ایک بچہ پیدا ہوا —

اور پھر وہ جوان ہوا — اور پھر اسے اپنے باپ سے حکومت ملی — اور پھر اس نے برسراقتدار آتے ہی اسلام کی روح جمہوریت کو پاہال کر کے ایک شخصی حکومت کی بنیاد رکھی اور خلافت اسلامیہ کے تمام سہنری اصولوں کو توڑ کر —

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تبدیل کر کے — دین میں ایک رخنہ پیدا کیا — قرآن حکیم کے آئین کو ٹھکرا کر — احکام خداوندی سے منہ پھیرا — اسلامی قوانین کو پاہال کر کے — آمرت و بلوکیت کا خوفناک جال بچھایا — اور پھر وہ عیاشی و فحاشی فسق و فجور اور شراب و زنا جیسے کبیرہ گناہوں میں یہاں تک بہک گیا کہ سویلی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں سے

ہم بستری کرنے لگا۔ شراب کو عام کر دیا اور گانے والی عورتوں سے گلے سنے۔  
 مدینہ منورہ پر حملہ کر کے مسجد نبوی اور منبر رسول علیہ السلام کی بے حرمتی کی  
 مدینہ پاک کی عصمت آبِ خواتین کا گوہر عصمت لوٹا۔ مکہ مکرمہ کا محاصرہ کر کے،  
 خانہ کعبہ پر پتھر برسائے۔ تیروں کی بارش کی۔ غلافِ کعبہ کو جلا دیا۔ اور  
 پھر کربلا کے تپتے ہوئے ریگستان میں الِ مصطفیٰ اصل اللہ علیہ وسلم پر پانی بند  
 کر کے اپنے ظلم کی تلوار سے خاندانِ نبوت کے معصوم بچوں کو ذبح کیا۔  
 شہزادہ کونین کا سر اقدس نیرے پر چڑھایا۔ ثانی زہرا کے  
 خیمے جلائے۔ اور پاک بیبیوں کو قیدی بنا کر اوسٹینوں کی تنگی پشتوں پر کوزے کے  
 بازاروں اور شام کے گلی کوچوں میں بھرا دیا۔

یزید کو امیر المومنین۔ پیدائشی جنتی اور خلیفہ برحق سمجھے والے خارجی  
 مولوی بتائیں کہ یزید نے یہ سب کچھ کیا تھا یا نہیں؟  
 اگر جواب نفی میں ہے۔ تو ثابت کرو!

اور اگر کیا تھا۔ تو پھر مسلمان کیوں؟  
 ابھی پچھلے سال کی بات ہے کہ چند تخریب کاروں نے عین حج مبارک کے  
 موقع پر خانہ کعبہ پر قبضہ کر کے صحنِ کعبہ کو غلاظت کا ڈھیر بنا دیا۔ حرمِ پاک کی  
 مقدس دیواروں کو گولیوں سے پھیلنی کیا۔ اسلام کے عظمت کے میناروں سے  
 پریم برسا کر انہیں بُری طرح نقصان پہنچایا گیا۔ ہر اسلامی مملکت سے آنے  
 والے اللہ کے مہمانوں کو کئی طرح کی مشکلات سے دوچار کیا، کئی زخمی اور بہت سے  
 شہید ہو گئے۔ اب زہرا پر پہرہ لگا کر پانی سے محروم رکھا گیا، بلکہ مکہ مکرمہ  
 کے باسیوں کو بھی ترسایا گیا۔ پھر پوری اسلامی اور مسلمان برادری نے اور خصوصاً

حکومت سعودیہ نے ان تخریب کاروں کو اسلام کا دشمن — دین کا باغی — مذہب کے غدار اور ننگِ انسانیت اور مرتد قرار دے کر انہیں گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ اور چند ایک کو برسرِ عام پھانسی کے تختہ پر لٹکایا گیا —

تعجب تو یہ ہے ————— کہ

یزیدِ بلید کے علاوہ اگر کوئی گروہ ایسے سنگین جرم کا مرتکب ہو تو تمام مسلمان ، اسلام کا دشمن — دین کا باغی — مذہب کا غدار — دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہونے کا فتویٰ صادر کر دیں — ساری دنیا کے خارجی و نجدی مولوی ان پر کفر کا فتویٰ صادر کر دیں اور ان کے لئے سزائے موت کا مطالبہ کریں —

لیکن ————— ایسا ہی سنگین جرم ————— اور ایسا ہی ظلم و ستم اگر یزید کرے تو ————— یہ خارجی اور نجدی اور آلِ مصطفیٰ علیہ السلام کے دشمن اور بے ادب مولوی ، اسے پھر بھی امیر المؤمنین — خلیفہ برحق — کامل مومن اور پیدائشی جنتی سمجھتے ہیں —————

اور اگر یہ لوگ یزید کے متعلق سب کچھ جانتے ہوئے بھی اسے مسلمان کامل مومن اور غیر ملعون سمجھتے ہیں تو پھر میں بقولِ اقبال مرحوم ان کے حق میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں ————— کہ

یہی شیخِ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے

گلِ سلیم بو ذر و دلقِ اویس و چادرِ زہرا

آئیے! ————— ذرا قرآن و حدیث ، کتاب و سنت ، مستند

کتابوں ————— معتبر تاریخوں اور اکابرینِ اسلام کے اقوال کی روشنی میں یزیدِ بلید کی بد اخلاقیوں — بد کرداریوں اور بد اعمالیوں کا پردہ چاک کر کے ، اپنے قلبِ سلیم

سے سمجھنے کی کوشش کریں کہ

یزید ————— مومن تھا یا کافر ————— نیک تھا یا بد —————

امیر المومنین تھا امیر المجرین ————— اور پیدائشی جنتی تھا یا ازلی جہنمی —————

اور آئیے! —————

اس کی عیاشیوں، فحاشیوں اور بد معاشیوں کی نشاندہی کر کے اپنے دل و

دماغ سے فیصلہ کریں کہ یزید ————— اسلام کا باغی تھا یا وفادار ————— دین کا

دشمن تھا یا خیر خواہ ————— اور شریعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف تھا یا حامی

اور اس کے فسق و فجور کو ظاہر کر کے انصاف پسند نگاہیں اور حقیقت شناس

دل یہ جان جائیں ————— کہ

یزید ————— بد معاش تھا یا شریف ————— عیاش تھا یا نیک ————— ستمگر

تھا یا رحم دل اور باطل پرست تھا یا حق پرست ————— اور پھر یہ بھی پتہ چل جائے کہ

کون حق پر ہے اور کون گمراہ ————— کس کا دل سعید ہے اور کس کا شقی ————— محبت

اہلبیت کون ہے اور دشمن آلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہے؟ —————

اور یزید کو کافر کہنے والے سچے ہیں یا مسلمان سمجھنے والے ————— اور غم خیز

میں آنسو بہانے والے صحیح ہیں یا ان کی شہادت پر خوشیاں منانے والے —————؟

يا ايها الذين امنوا لا تخونوا الله والرسول

کہ ”اے ایمان والو! ————— اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سے خیانت نہ کرو،“

مطلب یہ ہے کہ اللہ کے فرض نہ چھوڑو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

سُنْتیں ہرگز ترک نہ کرو ————— اور پھر بتایا!

اطيعوا الله واطيعوا الرسول ————— کہ  
 ”ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کی اطاعت کرو!“  
 اللہ تعالیٰ کی اطاعت — اس کے فرائض کی پابندی کنا ہے اور رسول  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اس کی سنتوں کی پیروی کرنا ہے —  
 قرآن پاک کی ان آیات سے یہ حقیقت پوری طرح روشن ہو جاتی ہے  
 کہ اللہ کریم نے اپنے فرائض اور اپنے محبوب پاک علیہ السلام کی سنتوں کی ادائیگی  
 کی بھی بہت تاکید فرمائی ہے —

مطلب یہ کہ

اگر کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا نہیں کرتا تو وہ گناہ و معصیت  
 کے دریا میں ڈوبا ہوا ہے — اور —  
 اگر کوئی مسلمان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں بجا نہیں لاتا تو وہ بھی  
 ضلالت و گمراہی کے طوفان میں گھرا ہوا ہے —  
 ان روشن حقائق کے بعد اب آئیے ذرا مزید کا کردار و عمل نبی پاک علیہ السلام  
 کی سنتوں کے متعلق کیا تھا — جس کی نشان دہی خود رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے کر دی ہوئی ہے —

البدایہ والنہایہ — جلد ۵ ص ۲۳۱ — علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ  
 تاریخ الخلفاء ۱۴۹ — علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ —  
 عن ابی درداء - سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول  
 اول من امتی یبدل سنتی رجل من بنی امیہ یقال لہ  
 میزید —

”حضرت ابی دردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے — آپ نے فرمایا کہ بنی اُمیہ میں یزید نامی شخص پہلا آدمی ہوگا جو کہ میری سنت کو تبدیل کرے گا۔“

قُربان جاؤں فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ ایک سو سال قبل ہی فرمادیا تھا کہ —  
میری امت میں پہلا شخص جو میری سنت کو تبدیل کرے گا، اس کا نام یزید ہوگا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اقدس سے نکلی ہوئی بات کبھی بھی جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ — تو پھر —

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق یزید نے ضرور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تبدیل کیا ہوگا۔ —

تو پھر میں یزید کو امیر المؤمنین سمجھنے والے خارجیوں سے پوچھتا ہوں کہ جو شخص سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تبدیل کرے، تمہارے نزدیک ایسا شخص کون ہو سکتا ہے؟ جبکہ قرآنِ پاک میں سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادائیگی اور پیروی کرنے کی تاکید کی گئی ہے، جیسا کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت کے متعلق مزید فرمایا ہے! —

مشکوٰۃ شریف — ص ۳۱ حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: —  
ترکت فیکم امرین لن تضلوا تمسکتہ بھما کتاب  
اللہ و سنتہ رسولہ —

کہ ”اے مسلمانوں! میں نے دو چیزیں تم میں چھوڑی ہیں، ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت اگر تم ان ہی دونوں کو مضبوطی سے پکڑ لو گے تو پھر تم گمراہ نہیں ہو گے۔“

یاد رہے کہ علامہ حبلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف اسلامی تاریخ کے ایک متبحر مورخ ہیں بلکہ اپنے وقت کے عظیم مجتہد و مجدد بھی تھے۔

قرآن و حدیث میں صرف ایمان والوں کو ہی خطاب ہے اور جب ایمان کی ضد کفر ہو تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کو ترک کرنے والا یا ہمیں کسی قسم کا ردِ عمل کرنے والا۔ گمراہ اور بے دین اور امتِ مسلمہ سے خارج ہے۔ جیسا کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ —

فمن رغب عن سنتی فليس مني

ترجمہ: ”جس نے میری سنت سے روگردانی کی اور منہ پھیرا

وہ میرا امتی نہیں۔“

اور جب نیرید نے نہ صرف یہ کہ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ترک ہی نہیں بلکہ تبدیل ہی کر دیا جو ترک کرنے سے اور بھی بدتر ہے تو پھر ایسے انسان کو گمراہ بے دین اور امتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خارج کیوں نہ سمجھا جائے۔

ہاں! — اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی امیہ کے کسی فرد کا نام نہ بتاتے تو نیرید کی صفائی کے گواہوں کے لئے اسے بچانے کی گنجائش ہو سکتی تھی۔ — مگر —

کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نیرید لعین کا نام بتا کر جہاں بخدی اور خارجی مولویوں کے لئے تمام راستے بند کر دیئے ہیں۔ — وہاں اس کو

ضلالت و گمراہی اور اس کے خارج از امت ہونے کی مہر بھی ثبت کر دی ہے۔  
شرح عقائد نفسی ص ۱۱۔

اطلق اللعن علیہ لما انه کفر حسین امر بقتل الحسين۔  
کہ ”یزید پر لعنت بھیجنا علی الاطلاق جائز ہے۔ ایسے کہ اس  
حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم دے کر فرمایا۔“  
والفقوا علی جواز اللعن علی من قتله وامر به و  
اجازہ و رضی بہ۔

”اور جس نے حضرت حسین کو قتل کیا اور ان کے قتل کا حکم دیا  
اور جس نے ان کے قتل کو جائز سمجھا اور جو ان کے قتل پر راضی  
ہوا، اس پر لعنت کرنا جائز ہے اور اسی پر اتفاق ہے۔“  
والحق ان ضایزید بقتل الحسين واستشاره  
بذلك واهانتہ اهل بیت النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم۔

کہ ”اس میں کوئی شک نہیں کہ یزید۔ حضرت امام حسین  
علیہ السلام کے قتل پر راضی ہوا اور اس نے خوشی منائی اور اہل  
بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔“

مستند روایات سے جب یہ مسلمہ حقیقت پوری طرح ہوتی ہے کہ یزید  
نے حضرت امام حسین علیہ السلام پر شکر کشتی کی۔ ان کے قتل کا حکم دیا اور ان کے  
قتل پر راضی ہوا تو پھر ابن زیاد کے چیلے۔ شمر کے ساتھی۔ ابن سعد کے سپاہی  
اور یزید کے حواری، بخاری شریف کی اس حدیث پاک کا کیا جواب دیں گے۔

جلد ۲۔ ص ۱۰۳۸ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: —————

سبب المسلم فسوق وقتالہ کفر۔

”کہ کسی مسلمان کو گالی دینا فسوق ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے“

یزید کو غیر ملعون اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل سے بری الذمہ سمجھنے

والے اسلام کے ٹھیکیدار، بے ادب اور گستاخ مولویوں کو معلوم ہونا چاہیے

کہ عقائدِ نفسی، درسِ نظامی کی ایک مشہور کتاب ہے جو دیوبند میں بھی پڑھائی

جاتی ہے اور جامعہ اشرفیہ میں بھی اور جس کا درس جامعہ رشیدیہ میں بھی دیا

جاتا ہے اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں بھی ————— اسلئے ان خارجی و بنی مولویوں

کو چاہئے کہ وہ

وہ یزید کے کافر اور لعنتی ہونے پر شرح عقائد کی اس حقیقت افزہ تشریح

و وضاحت کے پیش نظر اپنے غلط اندازِ فکر پر نظر ثانی کر کے رجوع کر لیں۔

یزید کی صفائی کے ان گواہوں ————— ابن سعد کے ان حواریوں

اور ابن زیاد کے ان نظریاتی چیلوں کو سوچنا چاہئے کہ یزید تو رہا ایک طرت، یہاں تو

ہر اس شخص کو کافر اور لعنتی قرار دیا گیا ہے جو ————— حضرت امام حسین علیہ

السلام کے قتل پر خوش ہوا ————— راضی ہوا ————— اور جس نے بھی ان کے قتل کو

جائز سمجھا

غرضیکہ ————— گفرت یزید صرف یزید پر ہی موقوف نہیں بلکہ اس زمرہ

میں اور بھی بہت سے اسلام کے نام نہاد و فادار۔ اور مصنوعی تقدس کی چلور

اور ٹھننے والے بھی آتے ہیں

دوی انه شرب الخمر و فسق فی دینہ .  
 ” اور یزید کے متعلق یہ بھی مشہور ہے کہ وہ شراب بھی پیتا تھا  
 اور اس نے دین میں فسق بھی کیا۔“

وقیل قد تواتر ان یزیداً ارسل الجند علی الحسین  
 فقتلوه

” اور تو اتر سے یہ بھی ثابت ہے کہ یزید نے حضرت امام حسین  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر شکر کشی کی اور پھر انہوں نے امام پاک  
 کو قتل کر دیا۔“

ان حقائق کی روشنی میں بھی یزید کے ان

وفادار ساتھیوں کا یہ کہنا کہ

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے یزید کا کوئی تعلق  
 نہیں ہے، کتنی کھلی ہوئی گمراہی ہے اور بے ادبی بھی!

یہ حقیقت پوری طرح واضح ہو چکی ہے کہ میدانِ کربلا میں اہلبیت اطہار  
 اور خاندانِ نبوت کے شہزادوں پر جو ظلم و ستم ہوا وہ سب یزید کے حکم سے ہوا۔  
 — البدایہ والنہایہ — جلد ۸ — ص ۲۳۵-۲۳۶ پر علامہ ابن کثیر نے یزید  
 کے فسق و فجور اور کفر و الحاد کی جو تفصیل لکھی ہے اور اس کی ضلالت و گمراہی اور  
 اس کی عیاشیوں، فحاشیوں اور بد معاشیوں کی جو گھناؤنی تصویر پیش ہے، وہ ان  
 خارجی و نجدی مولویوں کے لئے درسِ عبرت ہے۔

چنانچہ وہ لکھتے ہیں —

ان یزید قد اشتهر بالمعارف و شرب الخمر واتخذ الغلمان

— اور اس سے لگا ہوا

والقیان — وما من یوم الا لصبح فیه مخمورا وکان اذلیات  
القدر حزن علیہ —

”یزید راگ زنگ کا متوالا تھا اور شراب بھی پیتا تھا اور اپنے  
پاس حسین دوشیزاؤں اور گانے والی جوان لڑکیوں کو رکھتا تھا  
اور خوبصورت لڑکوں کو بھی اپنے پاس رکھتا تھا اور صبح اٹھتا  
تو شراب کے نشہ میں بدست ہوتا تھا۔ کتوں کا شکاری تھا اور  
بندروں کے سروں پر سونے کی ٹوپیاں پہناتا تھا اور جب کوئی  
بندر مر جاتا تو اس کا سوگ مناتا تھا۔“

علامہ ابن حجر مکی اپنی کتاب صواعق المحرقہ ص ۱۲۴ میں یزید کے بیٹے کا  
بیان جو اس نے اپنے باپ کے متعلق دیا ہے، اس کی تفصیل اس طرح لکھتے ہیں  
کہ ”پھر میرے باپ کو حاکم بنایا گیا۔“  
وقد کان غیر اهل

” حالانکہ وہ اس کا اہل نہیں تھا۔“

لقصت عمرہ

” اس کی عمر کم ہو گئی “

وصار فی قبرہ معتوبا بذنوبہ

” اور وہ اپنے گناہوں کے سبب قبر میں مبتلائے عذاب ہو چکا ہے۔“

وقد قتل عترت رسول اللہ (سلی اللہ علیہ وسلم)

” اور اس نے عترت رسول کو قتل کیا۔“

ریباح الخمر وخراب الکعبۃ۔

” اور اس نے یعنی میرے باپ نے شراب کو حلال کیا اور خانہ کعبہ کی

بے حسرتی کی۔“

علامہ ابن کثیر اور علامہ ابن حجر الملکی نے یزید کی جن بد اعمالیوں —  
 بد اخلاقیوں اور بد کرداریوں کو جن کھلے انداز میں بیان کیا ہے اور —  
 یزید کے بیٹے کا بیان اپنے باپ کے متعلق لکھتے ہوئے اس کی ضلالت و  
 گمراہی اور عیاشی و بد معاشی کا جو نقشہ پیش کیا ہے — کیا اس کے بعد بھی کسی  
 شریف انسان کو یہ جرأت ہو سکتی ہے — — — — — کہ  
 وہ یزید جیسے فاسق و فاجر اور ظالم و بے دین انسان کو متقی — امام برحق  
 پیدائشی جنتی اور کامل مومن سمجھے — — — — —

۱: — — — — — مزے کی بات تو یہ ہے کہ یزید کا اپنا حقیقی بیٹا تو اپنے باپ کو  
 مسلمانوں کا حاکم بننے کا اہل نہیں سمجھتا لیکن پاکستان کے خارجی و نجدی مولوی  
 اسے امیر المؤمنین اور خلیفہ برحق مانتے ہیں —

۲: — — — — — اور پھر — — — — — یزید کا بیٹا تو اپنے باپ کے خلاف  
 بیان دیتے ہوئے کہتا ہے — — — — — کہ

میرے باپ کو گناہوں کے سبب قبر میں عذاب ہو رہا ہے — — — — — لیکن  
 پاکستان کے بے ادب اور اہلبیت کے دشمن نجدی لوگ اسے پیدائشی جنتی تسلیم  
 کرتے ہیں — — — — —

۳: — — — — — یزید کا بیٹا تو کھلے الفاظ میں اقرار کرتا ہے کہ میرے باپ نے  
 عمرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا — — — — — خانہ کعبہ کی بے حرمتی کی اور شراب  
 کو حلال کیا — — — — — لیکن اس کی صفائی کے گواہ — — — — — اس کے  
 خیر خواہ اور وفادار لوگ اُسے قتل حسین سے بری الذمہ مانتے ہوئے اسے ایک شریف  
 اور معزز انسان سمجھتے ہیں اور اسے امام برحق تسلیم کرتے ہیں — — — — —

حالاںکے ع

امام وقت وہ ہوتا ہے جو منظورِ قدرت ہو!  
 امام وقت وہ ہوتا ہے جو منصورِ قدرت ہو!  
 امام وقت ہر ظالم کے سر پر بار ہوتا ہے  
 امام وقت ہر مظلوم کی تلوار ہوتا ہے  
 نہیں ہرگز نہیں ظلمتِ امامت ہو نہیں سکتی  
 نبی کے دین کی ضد ہرگز خلافت ہو نہیں سکتی

تاریخ الخلفاء ص ۱۲۶ — حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں : —

ماخرجنا علی یزید حتی خفنا ان نرعى بالجمارة من السماء  
 کہ ” ہم نے یزید کو اس وقت چھوڑا جس وقت کہ ہمیں خوف  
 پیدا ہو گیا کہ کہیں اس کے گناہوں کے سبب ہم پر آسمان سے  
 پتھر نہ برسے لگ جائیں۔“

ان رجلاً بینکم اقمہات الاولاد البنات والاخوات ولیشرب  
 الخمر ویدع الصلوة!

” ایسے کہ یزید سوتیلی ماوں ، سوتیلی بہنوں اور سوتیلی بیٹیوں سے  
 ہمبستری کیا کرتا تھا۔ اور شراب بھی پیتا تھا اور وہ تارکِ نماز

بھی تھا۔!“

تاریخ الخلفاء ص ۱۲۶ حضرت نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک

روز حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ یزید کو ایک آدمی نے  
 امیر المؤمنین کہدیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس آدمی سے کہا : —

تَقُولُ امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

کیا تو یزید کو امیر المؤمنین کہتا ہے ؟  
اس شخص نے کہا — ہاں !  
وَأَمْرٌ بِعِشْرِينَ سَوْطًا -

اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اسے بیس کورے لگوائے -

کاش کہ — پاکستان میں بھی کوئی عمر بن عبدالعزیز ہوتا۔ یہ وہی عمر بن عبدالعزیز ہیں جنہوں نے خلافت راشدہ اور یزید کی غیر اسلامی، غیر دینی۔ اور غنڈہ گردی کی حکومت کے بعد خلافت راشدہ کے ایمان افروز دور کو زندہ کیا۔ اور اپنے عہد خلافت کو عدل و انصاف اور دین و اسلام کے سہری اصولوں اور شریعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اس طرح چلایا کہ ہمارے بعض مورخ اور مجتہدین علماء کرام انہیں بھی خلفائے راشدین میں شمار کرتے ہیں —

چلو! —

پاکستان میں کوئی عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نہیں تو نہ کبھی — مگر یہ حکومت تو اسلامی ہے — ایک دینی ریاست تو ہے — اور ایک مذہبی مملکت تو ہے ! — اس کے حکمران مسلمان تو ہیں — اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی تو ہیں !



# کون زید ہے؟

کثافت اور جہالت کا وہ پیکر ظلم کا بانی  
 شقی ازلی! کھینہ! تنہ خو غول بیا بانی  
 سمٹ کر ساری دنیا کی نحوست اسمیں آئی تھی  
 کہ شیطان لعین نے خود زیدی شکل پائی تھی  
 وہ بدکردار، بد اعمال، ناہنجار، دیوانہ  
 نشاط و عیش کا پتلا، غم عقبی سے بیگانہ  
 جہاں ہر وقت نسوانی جیسا، نیلام ہوتی تھی  
 جہاں ہر اک بڑائی بے حساب عام ہوتی تھی  
 جہاں پھوپھی کی حرمت تھی نہ خالہ کی قدردانی  
 سوئیلی ماؤں تک بھی جا پڑا دست پوس رانی  
 وہ ظالم اتنا شرابی تھا کہ اکثر یہ شعر پڑھتا رہتا تھا۔  
 فَإِنْ حُرِّمَتْ يَوْمًا عَلَىٰ دِينَ أَخَذَ فَخَذَ عَلَيَّ دِينَ مَسِيحِ بْنِ مَرْيَمَ  
 ”اگر دین احمد میں شراب حرام ہے تو تو عیسائی بن کر پیئے جا“  
 یہ ہے — ان خارجی و نجدی مولویوں کا لاڈلا خلیفہ برحق،  
 امام کامل، پیدائشی جنتی اور امیر المؤمنین زید بن حنیف عیسائی بننا تو منظور ہے

صلۃ۔ الصواعق المصراقہ ص ۱۳۴۔ المحدث احمد بن حجر البیتھی المکی المالکی۔

لیکن شراب چھوڑنی ہرگز منظور نہیں۔!

## عظمتِ مکہ مکرمہ

اؤ۔۔۔۔۔ اب ذرا عظمتِ مکہ مکرمہ اور شانِ مدینہ منورہ اور توقیرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، قرآنِ پاک اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ حق ترجمان سے سنیں اور پھر ساکنانِ خطہٴ محبوبِ پاک کی عزت و آبرو ملاحظہ کریں اور۔۔۔۔۔ بوریان نشین دلدار کی شان دیکھیں۔۔۔۔۔ اور اس شہرِ مقدس اور کوچہٴ رحمت میں بسنے والوں کی تکریم پر غور کریں اور۔۔۔۔۔ پھر یزیدِ لعین نے مکہ مکرمہ پر حملہ کر کے وہاں پر قتل و غارت کیا اور۔۔۔۔۔ مدینہ منورہ پر لشکر کشی کر کے وہاں پر جو وحشت و بربیت پھیلانی اور روضہٴ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ گنبدِ خضرا کی بے ادبی کے اور مبنیٰ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور کوچہٴ انوارِ مصطفیٰ کی انوار و تجلیات میں بسنے والوں کی جو بے عزتی اور بے حرمتی کی۔۔۔۔۔ اور اس خطہٴ حُسن و جمال میں رہنے والی شرم و حیا میں رنکِ حورانِ ہستی کی پاک دامن خواتین کی جس طرح و حیثانہ طور پر دولتِ عصمت لُوٹی۔۔۔۔۔ اس کی گھناؤنی تصویر ملاحظہ فرما کر۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ اس کی عیاشی و بد معاشی کی شرم ناک کہانی سُن کر خود فیصلہ کریں کہ۔۔۔۔۔

یزید اسلام کا دشمن — دین کا باغی — مذہب بیگانہ  
 اور شریعتِ مصطفیٰ علیہ السلام و التسلیم کا غدار —  
 اور — اَلِ رَسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَابِے ادب — اور  
 — عترتِ پیغمبرِ کون و مکاں صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاگُتَاخ و بے ادب تھا کہ  
 نہیں ! —

اور — انصاف پسند نگاہیں — اور — حقیقت شناس دل یہ  
 بھی فیصلہ کریں — کہ — بَعْضِ حِثِّیْنِ مِیْنِ سِیْدِہِ رَاہِے رَاہِے سِے بھٹکے ہوئے  
 یہ خارجی و نجدی مولوی اپنے عقائد میں کہاں تک سچے اور راہِ راست پر ہیں ؟  
 قرآنِ پاک میں مکہ مکرمہ کی عظمت — اور — خانہ کعبہ کی شان  
 سے متعلق واضح اور دو ٹوک الفاظ میں ارشادِ خداوندی ہے : —

وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ — کہ

یہ گھر — یعنی بیت اللہ نسلِ انسانی کے لئے رشد و ہدایت کا مرکز  
 وَ اٰمَنًا وَّاٰتِخٰذًا مِّنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی — وَ عٰہِدِنَا اِلٰی  
 اِبْرٰهٖمَ وَاِسْحٰعِیْلَ اَنْ طَهَّرَا بَیْتِیْ لِّلطَّٰہِقِیْنِ وَ الْعٰقِبِیْنِ وَ الرَّکَّعِ  
 السُّجُوْدِ — وَ اِذْ قَالَا اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّا  
 الرُّزْقِ اٰہْلَہٗ مِّنَ الثَّمَرٰتِ مِّنْ اٰمِنٍ مِّنْہُمْ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ

”حق و صداقت کا سرچشمہ، دین و ایمان کا منبع اور مخلوقِ خدا کے لئے

مزاج اور درد کے مارے ہوئے دکھی انسانوں کے لئے پناہ گاہ ہے اور

جس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم مبارک لگے ہیں یعنی مقامِ ابراہیم

علیہ السلام کو جائے نماز بناؤ۔ مطلب یہ ہے کہ ایمان والو میرے

کعبہ کا طواف کرنے کے مقام ابراہیمؑ پر دو نفل پڑھا کرو۔  
 اور جب ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمعیل علیہ السلام  
 سے عہد لیا کہ میرے گھر یعنی خانہ کعبہ کو — طواف کرنے والوں — اور  
 اعتکاف کرنے کے لئے — اور —

رکوع و سجد کرنے والوں کے لئے پاک و صاف رکھو۔ اور  
 حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی — کہ  
 اے میرے رب! اس شہر یعنی مکہ مکرمہ کو امن و سلامتی کی جگہ بنا دے  
 اور — یہاں رہنے والوں کو اچھے اور صاف ستھرے پھل عطا کر۔ ان  
 کے لئے کہ — جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ —  
 سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ — مسجد حرام میں ایک نماز  
 پڑھنے سے ایک لاکھ نماز کے برابر ثواب ملتا ہے۔

مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۰ — حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں  
 کہ — نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کعبہ کی طرف منہ کر کے تھوکتے  
 دیکھا اور پھر اس شخص کو کسی جگہ امامت کرتے دیکھا —

جب نماز ختم ہو گئی تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا —  
 لَا يُصَلِّيَنَّكُمْ

تمہاری نماز نہیں ہوئی — کیونکہ  
 اس امام نے ایک دفعہ کعبہ اللہ کی طرف منہ کر کے تھوکا تھا۔ اس آدمی  
 کی خانہ کعبہ اللہ کی اس بے ادبی کو دیکھ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: —

إِنَّكَ قَدْ آذَيْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ————— کہ  
 ”تو نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دی ہے۔“  
 قارئین حضرات کو یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ  
 وسلم کو ایذا دینے والا لعنتی ہوتا ہے —————

جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے: —————  
 إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا  
 وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝

” بیشک وہ لوگ جو اللہ و رسول کو ایذا و دکھ دیتے ہیں، اللہ  
 تعالیٰ ان پر دنیا و آخرت میں بھی لعنت بھیجتا ہے اور ان کے  
 رموائی اور ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

اس کی تفصیل و تشریح تو انشاء اللہ آگے عرض کروں گا یہاں صرف اتنا  
 ہی کافی ہے ————— کہ

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق جس نے کعبہ کی طرف منہ کر کے تھوکا،  
 اس نے اللہ تعالیٰ و رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچائی ————— اور  
 پھر ارشادِ خداوندی کے مطابق ایسے شخص پر دنیا و آخرت میں اللہ  
 تعالیٰ کی لعنت ہے۔

تو ————— یزید نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے  
 کی خاطر مکہ مکرمہ پر حملہ کر کے اس کا محاصرہ بھی کیا —————  
 خانہ کعبہ پر تیر برس لے ————— اس کی دیواروں پر منجھنق سے بھاری  
 پتھر برسائے ————— اور پھر غلاف کعبہ بھی جلا ڈالا —————

تو کیا نیرید کے۔ یہ سب کچھ کرنے پر بھی اللہ اور اس کے حبیب پاک ﷺ  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچی۔ یا نہیں؟  
 اگر۔ نہیں۔۔۔ تو۔ نیرید کا کوئی ذفا دار ساتھی، نجدی و خارجی  
 مولوی ثابت کرے۔۔۔ اور اگر پہنچی اور یقیناً پہنچی  
 تو۔۔۔ پھر اسے لعنتی کیوں نہ سمجھا جائے اور اسے دردناک اور ذلت آمیز عذاب  
 کا مستحق کیوں نہ سمجھا جائے۔۔۔

## وہ مکہ مکرمہ! کہ

جس کی سر زمین مقدس میں صفا و مردہ کی فلک بوس پہاڑیاں ہیں جو اپنے  
 دامن میں ہزاروں رحمتوں کے خزانے چھپائے کھڑی ہیں۔۔۔ جن کو خدا تعالیٰ  
 نے شعار اللہ فرمایا ہے۔۔۔ اور جن کے درمیان حضرت اسماعیل علیہ السلام  
 کی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام۔ اپنے نخت جگر کے لئے پانی کی تلاش  
 میں سات دفعہ دوڑی تھیں اور پھر خداوند کریم نے قیامت تک مسلمانوں پر حج قبول  
 کرانے کے لئے اس ادائے حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو ایک اہم رکن بنا دیا۔  
 اور جہاں دنیا کے بڑے بڑے شہنشاہ۔۔۔ بڑے بڑے تاجدار۔۔۔  
 امیر و غریب۔۔۔ شاہ و گدا۔۔۔ پیرو جوان اور مردوزن قبولیت حج کی تمنا میں آج  
 بھی ان پہاڑیوں کے درمیان دوڑتے نظر آتے ہیں!۔۔۔

## وہ مکہ مکرمہ!

جس کے رنگستان سے حضرت ذبیح اللہ علیہ السلام کی مقدس ایڑیوں کی ٹھوکر  
 سے آب زمزم کا چشمہ پھوٹ نکلا!۔۔۔ جو اکناف عالم سے آنے والے مسلمان ماجیوں  
 کے لئے اور دُور دراز سے آنے والے مسلمان مسافروں کے لئے آج بھی ہر وقت موجزن

رہتا ہے اور جسے تبرک کے طور پر پینے کی خاطر مخلوقِ خدا بے چین و بے تاب رہتی ہے اور گنہگار انسان اپنی نجات و بخشش کا ذریعہ بنانے کے لئے اپنے کفن کی سفید چادریں، امی آب زمزم میں ڈبو کر لاتے ہیں۔

### وہ مکہ مکرمہ — کہ

جو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش و ولادت باسعادت ہے۔ اور جسکی مقدس گلیوں کی خدا تعالیٰ ایسے قسم کھاتا ہے کہ یہاں اس کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی قدم آئے ہیں۔ اور جس کی بلند پایہ پہاڑیوں میں وہ رشکِ طور غارِ حرا بھی ہے، جس میں مکلی والے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ طیبہ کے ۴۰ سال پرانے و عبادت اور ذکر و فکر میں گزارے۔ اور

پھر جس نورانی غار میں حضرت جبرئیل امین علیہ السلام پہلی بار اس رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید لے کر آئے اور پھر محبوبِ خدا کے مراقبہ پر آخری نبوت کا تاج رکھا اور جہاں سے پھر دین و ایمان کے چشمے پھوٹے! حق و صداقت کے دریا اُبلے۔ رُشد و ہدایت کے چراغ جلے! رحمت و بخشش کے باغات کھل اٹھے! اخوت و مساوات کے مہولے مہک اٹھے اور پیار و محبت کے نغمے گونج اٹھے!

### وہ مکہ مکرمہ — کہ

جس کو امّ القریٰ یعنی بستیوں اور شہروں کی ماں بھی کہتے ہیں۔ اور جس شہرِ محبت و عشق کی مسجد الحرام میں ایک نماز پڑھنے پر ایک لاکھ نمازوں کا ثواب عطا ہوتا ہے۔ اور

جس ناران کی چوٹیوں سے آفتابِ نبوت نے طلوع ہو کر اس خطہٴ  
ارضی پر سے پھائی ہوئی کفر و شرک کی اندھیری راتیں ختم کر کے اسلام و توحید کی  
روشنی پھیلانی اور جس کے گوشہٴ فلک سے ماہتابِ رسالت نے نمودار ہو کر  
ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں میں بھٹکے ہوئے انسانوں کو حق و ہدایت کا اجالا  
کر کے سیدھی راہ دکھائی ! —

### وہ مکہ مکرمہ — — کہ

یہی وہ شہرِ مکہ ہے جسے بدلائیں کہیے  
یہی وہ گھر ہے جسکو بر زمینِ عرش بریں کہیے  
یہیں اسلام کے سردوس کی تازہ بہاریں ہیں  
خدا کے برگزیدہ دوستوں کی یادگاریں ہیں  
وہی زمزم کا پانی ہے وہی کوہِ صفا مروہ  
وہی کلیساں وہی کوچے وہی مسجد وہی قبلہ

### وہ کعبہ! — — کہ

جس کو خدا تعالیٰ نے اپنا گھر فرمایا اور ساری دنیا و کائنات کے  
مسلمانوں کے لئے قبلہ بنایا اور جس کا طواف مخلوقِ خدا کے لئے رحمت و بخشش  
کا ذریعہ ہے — — اور

جس کی زیارت بندگانِ خدا کے لئے وسیلہٴ نجات ہے —

### وہ کعبہ! — — کہ

جس کے حجرِ اسود کو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے ہی پیار سے  
چوما اور انتہائی عقیدت و احترام سے بوسہ دیا۔ اور پھر اسی سنتِ رسولؐ کو

کو ہمیشہ کے لئے زندہ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے اکنافِ عالم سے آنے والے حاجیوں کے حج کو شرفِ قبولیت بخشے۔ کی خاطر اس پتھر کو ان کے لئے بوسہ گاہ بنا دیا۔ اور

جس کے کالے غلاف کو امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عشق و مستی میں اپنی آنکھوں پر سگا کر اپنے گناہوں کی معافی کی التجا میں کرتی ہے۔

وہ کعبہ! ————— کہ

جس کا نشانِ خدا تعالیٰ نے خود بتایا — اور نقشہ جبرئیل علیہ السلام

نے بنایا۔ اور جس کے معمار خود خلیل اللہ ہیں اور ان کے ساتھ

مزدور حضرت اسمعیل ذبیح اللہ — اور جس کی تعمیر و تکمیل کے بعد

صحنِ بیتِ الحرام میں کھڑے ہو کر اور اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر۔

حضرت جدِ الانبیاء، ابراہیم علیہ السلام نے مولودِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے

لئے یہ دعا فرمائی تھی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا ————— کہ

”اے ہمارے رب! ہم نے تیرا گھر تو بنا دیا ہے

لیکن — اپنے اس گھر کو آباد کرنے کے لئے اپنے محبوبِ پاک صلی اللہ

علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر اپنی باطل پرست مخلوق کو آخری پیغامِ حق سنا دے!“

پھر — اسی لئے نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا!

أَنَا دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ! ————— کہ

”میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں!“

وہ کعبہ! — کہ جس کے مقدس دِلان میں کھڑے ہو کر جناب خلیل اللہ

نے نسلِ انسانی کو حج کے لئے آواز دی تھی اور پھر اس ندائے مخیل کو جن دنوں نے بھی سنا — اور — زمین و مکان نے بھی ! —

اور حجر و شجر نے بھی سنا — اور — بحر و بر نے بھی ! — اور  
فرش و عرش نے بھی سنا — اور — افلاک و ادراک نے بھی ! —  
اور — اصلابِ پدر والوں نے بھی سنا اور ارحامِ مادر والوں

نے بھی سنا —

وہ کعبہ ! — — — — — کہ

جہاں قدم قدم پر دعائیں قبول ہوتی ہیں اور ہر آن التجائیں منظور ہوتی ہیں  
اور — جہاں ہر گھڑی گناہ معاف ہوتے ہیں اور ہر لمحہ رحمت برسی ہے !  
اور — جہاں سے ایک مسلمان گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر آتا ہے، جیسا  
کہ وہ ماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوا ہے —

وہ کعبہ ! — — — — — کہ

جس کے در و دیوار سے رحمتِ حق کی بارش ہوتی ہے — اور  
جس کے سیاہ غلاف سے بوسے رحمن آتی ہے — اور  
جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا پر قبلا بنا دیا  
اور — جس کی آبر و بچلنے کے لئے خداوند کریم نے ابرہہ کے ہاتھیوں کے  
شکر کو چھوٹی چھوٹی اور ننھی ننھی چڑیوں کی فوج سے مروا دیا — اور  
جہاں مقامِ ابراہیم بھی ہے اور — بابِ رحمت بھی — اور —  
جہاں رکنِ یمانی بھی ہے — اور — بابِ جبرئیل بھی !  
اور جو سع — دُنیا کے بُت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا ! —

# شانِ ندینہ و روضہ رسول ﷺ

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرَ بِاللَّهِ  
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ - پارہ ۵ - سورۃ النساء - آیت ۶۴

” وہ لوگ جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اے میرے محبوب  
(علیہ السلام) ان کو چاہیے کہ تیرے پاس آئیں پھر اللہ سے بخشش مانگیں  
اور رسول ان کو بخشوائے !“

اس آیت پاک میں خدا تعالیٰ نے گنہگاروں کو اپنے گناہ بخشوانے کے  
لیے امام الانبیاء علیہ السلام کی بارگاہِ رحمت میں حاضر ہونے کی تاکید فرمائی ہے کہ  
میرے محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے بندے اپنی جانوں پر ظلم  
اور گناہ کرتے ہیں — اور پھر مجھ سے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں — مگر  
میں ان کو اس وقت تک نہیں بخشوں گا جب تک کہ یہ تیرے پاس نہ  
آئیں اور تو ان کی سفارش نہ کرے ! —

**طریقہ منورہ** — کی حاضری اور دربار رسالت کے

گدائی صرف اس رحمتِ دو جہاں کی حیاتِ طیبت تک محدود نہیں تھی — بلکہ  
یہ حکمِ خداوندی قیامت تک کے لئے ہے ! —

اسی لئے کہ — اپنی جانوں پر ظلم و ستم اور گناہ و معصیت کی معافی

تو انسان قیامت تک کرتے رہیں گے۔ اور  
 ان ظلم و ستم اور گناہ و معصیت کی معافی کے لئے دربار رسالت کی ماضی اور  
 پھر کالی مکلی والے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کرنے کو ضروری  
 قرار دیا گیا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ  
 سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پاک کے بعد اب یہ گناہ گار،  
 لوگ اپنے گناہوں کی معافی کے لئے دربار مصطفیٰ، روضہ رسول پر حاضری دیتے  
 رہیں گے۔

قرآن پاک کی اس آیت میں انسانی جانوں پر ظلم و ستم کرنے والے افراد  
 اور گناہ و معصیت میں مبتلاء رہنے والے بندگانِ خدا کی معافی کے لئے تین  
 شرطیں رکھی گئی ہیں !

شرط اول: — بارگاہ نبوت میں حاضری۔ !

شرط دوم: — اپنے گناہوں سے توبہ۔ !

شرط سوم: — امام الانبیاء علیہ السلام کی سفارش !

چونکہ — نبی کریم علیہ السلام ، بارگاہ الہی کے وکیل اور مختار عام ہیں۔  
 ایسے گناہ تو کیا اللہ تعالیٰ — مگر! معافی کے لئے جانے کا  
 حکم ہے ، دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ! —  
 جیسے جرم تو ہوتا ہے حکومت کا — مگر — رہائی کے لئے جانا پڑتا  
 ہے کسی وکیل یا کسی مختار عدالت کے پاس —

جس طرح وکیل کے بغیر دنیا کی کسی عدالت میں کوئی شنوائی نہیں ہوتی ،  
 اسی طرح عدالتِ الہیہ میں مکلی والے آقا و مولا علیہ السلام کے بغیر رہائی نہیں ہوگی۔

دروازہ مصطفیٰ! دروازہ خدا ہے! — اور  
 اگر کسی نے مانگنا ہوتا ہے تو مکان کے دروازہ کے آگے آکر مانگتا ہے۔  
 جب خدا سے کچھ مانگتا ہے تو خدا کے دروازہ یعنی در مصطفیٰ پر آکر مانگنا چاہیے!  
 ۱۔ بخدا، خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مفر

جو وہاں ہے یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں!  
 مشکوٰۃ شریف ص ۵۲۶۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-  
 مَا مِنْ يَوْمٍ يُطْلَعُ الْأَنْزَلُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى  
 يُحْفُوا بِقَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضْرِبُونَ بِأَجْجَعَتِهِمْ  
 وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ————— کہ

”کوئی دن ایسا طلوع نہیں ہوتا کہ تترتار فرشتے ہر روز امام الانبیاء صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر ارد گرد گھبرا ڈال لیتے ہیں اور اپنے پروں کو  
 روضہ اطہر پر لٹکتے ہیں اور نبی کریم علیہ السلام پر درود پاک پڑھتے ہیں۔ اور  
 جو ایک دفعہ آجاتے ہیں۔ پھر قیامت تک ان کی باری نہیں آئے گی۔“

مسلم شریف۔ جلد ۱ ص ۲۲۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنه فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا:-

مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ  
 وَمِنْبَرِي عَلَى الْحَوْضِ ————— کہ

”میرا جائے سکونت اور منبر پاک کی درمیانی حصہ جنت کے

باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر حوض کوثر پر ہے“

مشکوٰۃ شریف ص ۲۴ جلد مسلم شریف جلد ۱ ص ۲۴۲ سید المرسلین صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: —————

مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَتْ فِي جَوَارِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَكَنَ  
الْمَدِينَةَ وَصَبَّرَ عَلَيَّ بَلَاءُهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

کہ ” جس نے میری قبر شریف کی قصد زیارت کی ، وہ قیامت کے دن

میری پناہ گاہ میں ہوگا۔ ————— اور جس نے مدینہ منورہ میں

سکونت اختیار کی اور پھر ہر دکھ اور تکلیف میں صبر کیا۔ قیامت

کے دن میں اس کے ایمان کی گواہی دوں گا۔ اور اس کے

شفاعت کروں گا۔ ،،

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: —————

” قیامت کے دن فرشتے حکم خداوندی کے تحت خانہ کعبہ

کو غسل دیں گے اور نئی دلہن کی طرح سجائیں گے اور پھر

کعبہ اللہ کو اٹھا کر میدان حشر میں لے جائیں گے۔“

در اثنائے راہ قبر میں گذر افتد پس کعبہ بزبان فصیح بگوئد کہ السلام علیک

یا محمد۔

در جواب بگوئیم کہ وعلیک السلام یا بیت اللہ یا تو امت من چہ سلوک

کرد، و تو با آہنا چہ سلوک خواہی کرد۔؟

کہ ” راستے میں میری قبر انور سے گزریں گے۔ تو خانہ کعبہ بلند آواز سے

کہے گا۔ السلام علیکم یا محمد! اور اس کے جواب میں،

” میں کہوں گا وعلیک یا بیت اللہ کہ میری امت کے میرے بعد تیرے

ساتھ کیا سلوک کیا اور آج میری امت کے ساتھ تو کیا سلوک کرے گا؟

تو خانہ کعبہ جواب دے گا! — کہ  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس نے میری زیارت کی اس کی شفاعت  
میں کروں گا — اور

جو میری زیارت کو نہیں آیا اس کی شفاعت آپ کریں۔

کنز العمال - جلد ۶ ص ۲۳۸  
غَبَارُ الْمَدِينَةِ شِفَاءٌ مِنَ الْجَنَامِ يَبْرَأُ الْجَنَامَ يُطْفِئُ الْجَزَامَ -

کہ — ”خاکِ مدینہ کوڑھ کے لئے شفاء ہے۔“

مشکوات شریف ص ۷۲ - وابن ماجہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں — کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: —

وَصَلَوَاتُهُ فِي مَسْجِدِي خَمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةٍ — کہ

”میری مسجد یعنی مسجد نبویؐ میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب پچاس

ہزار نمازوں کے برابر ملتا ہے۔“

تاریخ الخلفاء بحوالہ مسلم شریف - سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: —

مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَخَافَهُمُ اللَّهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ

اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ — کہ

”جس نے مدینہ پاک میں بسنے والوں کو خوفزدہ کیا - قیامت کے

دن خدا اس کو خوفزدہ کرے گا اور اس پر اللہ، اس کے

ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔“

ابن ماجہ شریف ص ۱۲۱ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

کہ — نبی کریم علیہ السلام نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت فاطمہ رضی

اللہ عنہا اور حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا،۔

أَنَا سَلِمْتُ لِمَنْ سَأَلْتُمْ وَحَسْرَتٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ — کہ

”جس نے تمہاری سلامتی پاہی، اس کے میں سلامتی چاہتا ہوں اور

جو تم سے لڑا۔ اس نے مجھ سے لڑائی کی۔“

ترندی شریف۔ جلد ۲۔ ص ۲۲۲۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: —

مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنْلُهُ

مَوَدَّتِي — کہ

”جس نے اہل عرب کو ڈرایا۔ دھمکایا، قیامت کے دن میری

شفاعت سے محروم رہے گا اور میری ہمدردی و محبت نہ پائیگا،“

وہ مدینہ منورہ

جس کی سرزمین مقدس پر تاجدار عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری نے

قدم رکھے اور جبرئیل علیہ السلام خدا کا کلام لے کر آتے تھے، اور حضرت میکائیل

علیہ السلام جس کے درو دیوار کو اپنے نورانی پروں سے جھاڑتے تھے اور جہاں

حضرت اسرافیل علیہ السلام حسن ازلی کا نظارہ کرنے کی خاطر گھومتے رہے اور جہاں

حضرت عزرائیل علیہ السلام آکر اپنی زندگی کی بھیک مانگتے رہے۔

وہ مدینہ منورہ

جس کی مقدس گلیوں میں خضر و الیاس علیہم السلام تاجدار نبوت کی  
چوکھٹ پر اپنی جبینِ نیاز جھکاتے رہے۔ اور جس کی خاک کے  
ذرے، رحمتِ دو جہاں کے نقشِ کفِ پاچوم کر چاند ستاروں کو شرمندہ  
کرتے رہے! اور

جس کے سنگریزے آفتابِ رسالت کی گواہی دے کر دنیا والوں کو  
حق و ہدایت کا پیغام دیتے رہے!۔

وہ مدینہ منورہ

جہاں سے حق و صداقت کے چشمے پھوٹے، جسالت و عدالت کے  
کے دریا اُبلے!۔ ریاضت و عبادت کے گلشنِ مہکے۔ اور سخاوت و  
شجاعت کے پھول کھلے!

اور۔۔۔ جہاں سے پیار و محبت کی نہریں جاری ہوئیں، اخلاص و  
اخلاق کی کلیاں مہکیں!۔ اخوت و مساوات کے چراغ جگمگائے۔ اور  
دیانت و شرافت کی قندیلیں روشن ہوئیں۔ اور جہاں  
سے حق و صداقت کا آفتاب طلوع ہوا، رشد و ہدایت کا ماہتاب چمکا۔ نفاست  
و طہارت کے جگنو چمکے اور حقیقت و معرفت کے موتی بکھیرے!۔

وہ مدینہ منورہ

جس کی حسین گلیوں کے نیاز مند گھٹے آج بھی اکنافِ عالم سے آنے  
والے غلامانِ مصطفیٰ علیہ السلام کے پاؤں چوم کر استقبال کرتے ہیں۔ اور

حس کے نورانی درود پوار سے آج بھی جمالِ مصطفیٰ علیہ السلام کے  
 رنگ نظر آتے ہیں — اور حس کے کوچہ و بازار کی دُھوڑ آج بھی مسلمانوں  
 کی آنکھوں کا سرمہٴ بصیرت ہے —

### وہ مدینہ منورہ ————— کہ

جہاں سے اللہ کے شیر - محمد کے غلام - اسلام کے مجاہد اور حق کے  
 پرستار اپنی پیشانیوں پر سجدوں کے نشان ! نگاہوں میں حسنِ یار کے جلوے  
 دلوں میں شہادت کا شوق اور ہاتھوں میں ٹوٹی ہوئی تلواریں لے کر جب برائی  
 اور ظلمت کے خلاف ، توحیدِ باری تعالیٰ کا پیغام ، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی رسالت کا پیام ————— اور

اسلام کی صداقت کی تبلیغ — اور نسلِ انسانی کو کفر و باطل کے ظلمت  
 کدہ سے نکال کر دین و ایمان کے نور کی طرف لانے کے لیے سر بکھٹ اور کفن  
 بردوش ہو کر نکلے ! ————— تو پھر

نہ پہاڑ ہی ان کا راستہ روک سکے اور نہ دریاؤں اور سمندروں کے طوفان  
 ان کے سدا رہ بن سکے — اور — یہی وہ خدائی یلغار تھی جو  
 مدینہ منورہ سے ایک آنڈھی بن کر اٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے مصر و عراق ، روم و  
 شام کو اپنی پیٹ میں لیتی ہوئی — افریقہ کے پتے ہوئے صحراؤں کو عبور  
 کرتی ہوئی ، بحرِ ظلمات کی طوفانی موجوں کو پھٹاڑتی اندلس کے ساحل پر جا آئی !  
 خلیجِ فارس اور بحیرہٴ عرب کو چیرتی ہوئی ایران و ہندوستان میں توحید و رسالت کے  
 پھریرے اڑانے لگی —————

تاریخ کے اوراق گواہ ہیں — پہاڑوں کی ایک ایک چوٹی ! ریگستانوں کا

ایک ایک ذرہ اور جہنما کی ایک ایک موج اس بات کی گواہ ہے کہ مسلمانوں کی اس  
خدائی یلغار کو نہ روم و شام کے قیصر و کسریٰ روک سکے۔

اور نہ ہی افریقیہ کے تدمیر و زریق اور اس کا مقابلہ ایران کے رستم کی تلواریں  
کر سکیں اور نہ ہی ہندوستان کے پرتھوی راج کے ہاتھی۔

**وہ مدینہ منورہ** ————— کہ جس کی شان میں علامہ اقبال

مرحوم کہتے ہیں کہ

خاکِ بطحا از دو عالم خوشتر است

اے حنکِ شہرے کہ آنجا دلبر است

اور۔ جس کے متعلق جوش ملیح آبادی کہتا ہے ————— کہ

قسمت میں میری چین سے جینا لکھدے

ڈوبے نہ کبھی میرا سفینہ لکھدے

جنت بھی گوارا ہے مگر میرے لئے !

اے کاتبِ تقدیر مدینہ لکھدے

اور۔ جس کی شان میں امیر مینائی کہتا ہے ————— کہ

لٹائے سجدے نہ کیوں آسماں مدینے میں !

رسولِ پاک کا ہے آستاں مدینے میں !

ادب سے چلتی ہے دیکھو یہاں نسیمِ سحر !

کہ محو خواب میں رحمتِ دو جہاں مدینے میں !

**وہ روضہ مصطفیٰ** ————— کہ

جہاں کتر ہزار فرشتے جن کی نورانی چٹانیں <sup>ست</sup> درودِ سلام کے پھول پھلاور

کرنے کے لئے اور اپنے نورانی پردوں سے تربتِ رسولِ علیہ السلام پر جھاؤ دینے کے لئے حاضر ہوتی ہے۔

اور — جس پر شب و روز انوار و تجلیاتِ الہی کی بارش ہوتی رہتی ہے اور جس کو دیکھنے کی خاطر عرش بھی جھکا رہتا ہے۔

**وہ روضہ مقدس!** — کہ

جس میں شہنشاہِ کون و مکان آرام فرما ہیں اور جہانِ دنیا کے بڑے بڑے تاجدار اپنے ہاتھوں میں کاسٹ گدائی لے کر رحم و کرم کی بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ اور جہاں بادشاہانِ جہان اپنے دامن پھیلا کر رحمت و بخشش کی خیرات طلب کرتے ہیں اور جہاں فرمانروایانِ عالم نظرِ کرم کے سوالی بن کر اپنی جھولیاں کھول کر سر جھکا کر کھڑے رہتے ہیں!

اور جہاں — اس دروازہٴ حُسن و جمال کی چوکھٹ پر جنید و بایزیدِ عشق و محبت کے بہکاری بن کر زینباز سے دستِ سوال دراز کرتے ہیں۔ اور پھر — اُمید بھری نظروں سے سوئے خانہٴ محبوب دیکھتے ہیں۔

**وہ روضہ مقدس!** — کہ

جس کی طرف نگاہ اٹھتے ہی دل کی تمام سیاہی مٹ جاتی ہے اور گناہ و معصیت کے دریا میں ڈوبے ہوئے انسانوں کو بخشش و نجات کا کنارہ مل جاتا ہے۔ اور جس کا گنبدِ خضر اور بچھنے والوں کو رحمت و شفاعت کی بشارت دیتا ہے اور جس کی سہری جالی چومنے والوں کو جنتی ہونے کا مشرودہ جانفزا دیتی ہے!

**وہ مقدس روضہ مبارک** — کہ

جہاں اپنے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے صدیق

اکبر اور فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہم با وفا غلاموں اور جانثار سپاہیوں کی طرح پہلوؤں میں لیٹے ہوئے ہیں،

اور جہاں آج بھی بلند آواز سے بولنا ایسے منع ہے کہ مجبُوبِ خُدِ اِصْلِ اللّٰہِ علیہ وسلم کے آرام و راحت میں فرق نہ آجائے اور کہیں اس شہنشاہِ دو عالم کی بے ادبی نہ ہو جائے!

وہ روضہ مقدس! ————— کہ

جس کی شان میں فاضل بریلوی اعلم حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

حاجیو! او شہنشاہ کا روضہ دیکھو!

کعبہ تو دیکھ چکے ہو اب کعبے کا کعبہ دیکھو!

اور جس کے متعلق علامہ اقبال نے اپنا نذرانہ عقیدت یوں پیش کیا

ہے،

وہ زمیں ہے تو مگر اے خوابِ گاہِ مصطفیٰ

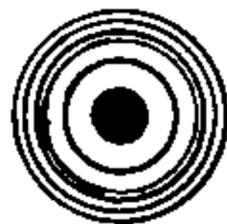
دید ہے کعبے کو نیری حجِ اکبر سے سوا

تجھ میں راحت اس شہنشاہِ دو عالم کو ملی

جس کے دامن میں اماں اقوامِ عالم کو میلی

جب تلک باقی ہے تو دنیا میں باقی ہم بھی ہیں

صبح ہے تو اس چمن میں گوہرِ شبنم بھی ہیں



# گفر زید

مکہ مکرمہ کی عظمت - مدینہ منورہ کی شان - روضہ اظہر کی تعظیم - گنبدِ  
خضریٰ کی عظمت اور وہاں کے رہنے والوں کے مقام و احترام کو قرآن و حدیث  
اور روایاتِ معتبرہ کی روشنی میں سمجھنے کے بعد۔

آئیے! اب ذرا زید ملعون کے ان سیاہ کارناموں  
کو بھی دیکھیں جو اس نے اپنی شخصی حکومت کے سزور میں کیے کیسے و اہمیت اور  
انسانیت سوز طریقوں سے مکہ معظمہ کی عظمت کو پامال کیا۔  
مدینہ منورہ کی شان کو برباد کیا۔ روضہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی بے حرمتی کی!

مبشر رسول اکرم علیہ السلام کی توہین کی اور ساکنانِ مکہ اور اہالیانِ مدینہ  
کی بے عزتی اور بے ادبی کی اور مدینہ پاک کی عفت مآب عورتوں کی عصمت لوٹی،  
وحشت و بربریت پھیلانی اور قتل عام کیا۔ اور  
مکہ مکرمہ پر حملہ کر کے تیر بھائی - غلاف کعبہ کو آگ لگائی۔  
اور پھر آنکھوں سے تعصب کے پردے ہٹا کر اور دل سے بغض و عناد کا  
غبار مٹا کر حق و صداقت کی راہ اختیار کر کے اور عدل و انصاف کے راستے پر چل کر

صحیح فیصلہ کریں کہ ایسے ملحد بے دین - فاسق و فاجر، ظالم و گمراہ اور زانی و شرابی انسان کو مسلمان و مومن اور غیر لعنتی سمجھنے والے توحید پرستی کے علمبردار کہا ٹھک سچے ہیں؟ اگر — ہر تاریخ کی کتاب میں یزید پلیدی کی مذکورہ بالا بد اعمالیوں، بد کرداریوں اور سیہ کاریوں کا تذکرہ بڑی وضاحت کے ساتھ موجود ہے — لیکن میں چند کتابوں سے ہی ملعون یزید کا کافر و لعنتی ہونا ثابت کر کے اپنے غلط انداز فکر کی وجہ سے غلط راستے پر چلنے والوں کو سیدھا راستہ دکھانے کی پوری پوری کوشش کروں گا۔

**حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جنھوں نے ہندوستان میں علم و حکمت کے دریا بہا کر خطہ ارضی کے اطراف و اکناف کے پیاسوں کو سیراب کیا**

قرآن پاک و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے رموز و نکات کے چراغ جلا کر کروڑوں طالبانِ حق کے تاریک سینوں کو روشن کیا اور جنھوں نے عقائدِ حقہ اہل سنت و جماعت کے لئے اپنی تصنیف کردہ سلیکٹڈ کتابوں کا ذخیرہ جمع کر کے ملتِ اسلامیہ پر ایک احسانِ عظیم کیا۔ اور

جنھوں نے درس و تدریس، وعظ و تقریر اور کتابت و تحریر کے ذریعے سے جہالت کی تاریکیوں میں علمِ دین کی شمع جلا کر سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے بندگانِ خدا کو صحیح راستہ دکھایا۔ اور

جو نہ صرف یہ کہ وہ اصلیت کا سنیت و بریلویت کی جان ہیں بلکہ آج سنیت و بریلویت کے عقائدِ حقہ کا دار و مدار ہی انہی کتابوں کی روشنی پر ہے! چنانچہ وہ اپنی کتاب ”تکمیل الایمان“ میں یزید کے متعلق وضاحت

کرتے ہوئے اپنا عقیدہ لکھتے ہیں۔

ترجمہ تکمیل الایمان ص ۱۳ تا ۱۳۲ ناشر ادارہ نعیمیہ رضویہ ہفت روزہ سواد اعظم

لاہور۔۔۔۔۔ ذکرِ یزید کے عنوان سے محقق شیخ لکھتے ہیں:-

” یہاں تک کہ بعض علماء یزید شقی کے بارے میں توقف رکھتے ہیں

اور کہتے ہیں کہ وہ بعد ازاں بالفاق مسلمانان امیر ہو گیا تھا اور اسکی اطاعت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر واجب ہو گئی تھی۔ (التَّوَدُّ

بِاللَّهِ مِنْ هَذَا الْقَوْلِ وَهَذَا لِإِعْتِقَادِ) حالانکہ حضرت سیدنا

امام حسین رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں وہ امام و امیر ہو جائے اور اس پر

مسلمانوں کا اتفاق ہو جائے۔ کیسے ہو سکتا ہے؟۔“

اس کے زمانہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کی اولاد کی ایک

جماعت اس کی اطاعت کی منکر رہی۔

ہاں! مدینہ طیبہ کی ایک جماعت طوعاً و کرہاً شام لے جانی گئی اور اس جماعت

کے آگے خلعت ہائے فاخرہ اور سیم و زر کے ڈھیر لگا دیئے گئے، لیکن جب

ان پر اس کے انجام کی قباحت منکشف ہوئی تو وہ مدینہ طیبہ واپس آگئے اور بیعت

کا قلابہ اتار پھینکا۔

اور منقول ہے کہ

یزید عدو اللہ، شرابی، زانی، تارک الصلوٰۃ، فاسق اور حرام کو حلال جاننے

والا تھا۔۔۔۔۔ اور

بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ اس نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے شہید

کرنے کا حکم نہ دیا تھا اور نہ اس پر راضی تھا اور بعد از شہادت امام و اہل بیت اطہار پر

مسرت و انبساط کا اظہار نہ کیا تھا۔

## یہ بات بھی مردود و باطل ہے!

اس لئے کہ اس بد بخت کی اہل بیت نبوت سے عداوت اور ان کی شہادت کی خبر، خوشی کا اظہار اور مظلومانِ کربلا کی اہانت و تذلیل درجہ تو اتر معنی کو پہنچ چکی ہے، کچھ لوگ یہ کہتے ————— کہ

امام حسین کا قتل گناہ کبیرہ ہے، اس لئے کہ کسی مسلمان کی جان کو ناحق ہلاک کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ نہ کہ کفر اور لعنت کافروں کے لئے مخصوص ہے۔

## شیخ محقق کا فیصلہ!

کاش! ————— یہ ارباب تاویل جانتے کہ احادیث نبوی جو کہ اس بارے میں ناطق ہیں، ان میں ہے کہ سیدہ فاطمہؑ اور ان کی اولاد سے بغض و عداوت اور ایذا و اہانت، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و عداوت اور ایذا و اہانت کا موجب ہے یہ لوگ کیا کہتے ہیں —————

حالانکہ یہ سب کفر ————— موجب لعن اور خلودِ نارِ جہنم ہے۔ بلاشبہ یہ اس آیت کا موجب ہے —————

” بیشک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ان پر لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے رسوائی کا عذاب ہے۔“

بعض دیگر مورخین کہتے ہیں کہ اس کے فطرتی کے حال معلوم نہیں شاید کہ وہ

اس کفر و معصیت کے ارتکاب کے بعد توبہ کر چکا ہو اور اس کا آخری سانس توبہ پر نکلا ہو!  
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا احیاء العلوم میں اس حکایت کی طرف میلان ہے اور بعض  
علماء سلف اور بزرگانِ امت میں سے جیسے امام حنبل وغیرہ ہیں۔

اس پر لعنت کرنا منقول ہے! ————— اور

وہ ابن جوزی جو سنت و شریعت کے تحفظ میں کمال شدتِ عصیت رکھتے ہیں  
انہوں نے اپنی کتاب میں سلف سے اسی پر لعنت کو نقل کیا ہے اور بعض نے منع کیا  
ہے اور بعض حالتِ توقف میں رہ گئے ہیں۔

خلاصہ بحث یہ ہے کہ

ہمارے نزدیک یزید لوگوں میں انتہائی مبعوض شخص ہے، اس بد بخت و بد  
نسیب نے امت میں جو کام کئے وہ کوئی اور سرگز نہیں کر سکتا تھا! —  
بعد از قتلِ امام حسین علیہ السلام و اہانتِ اہل بیت اطہارؑ نے مدینہ مطہرہ کی  
تخریب اور اس شہر کے رہنے والوں کے قتلِ عام کی غرض سے لشکر کشی کی اور  
جو صحابہؓ و تابعینؓ باقی تھے، ان کے قتلِ عام کا حکم دیا اور مدینہ مطہرہ کی تخریب کے  
بعد مکہ مکرمہ کو منہدم کرنے اور

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتلِ عام کرنے کا حکم دیا۔

ایسی حالت کے درمیان وہ دنیا سے جہنم کی طرف کوچ کر گیا۔ اب یزید  
کی رجوع و توبہ کا احتمال کہاں رہا۔

یہ شیخ محقق و محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ ہے۔ جو انہوں نے

یزید کے سیاہ کارناموں پر تبصرہ کرنے کے بعد دیا۔

اگرچہ شیخ محقق و محدث کے اس منصفانہ فیصلے پر کسی تنقید و تبصیر کی نہ تو

کوئی ضرورت ہے اور نہ ہی کوئی گنجائش! — لیکن چند ایک امور کی وضاحت  
 مزدوری سمجھتا ہوں تاکہ یزید کی صفائی کے گواہوں کی آنکھیں کھل جائیں —  
 اول: — یہ کہ یزید عَدُوٌّ لِّدِیْنِہَا — یعنی اللہ تعالیٰ کا دشمن تھا۔  
 آدابِ قرآنِ پاک کو دیکھیں کہ وہ عَدُوٌّ اللہ کے بارے میں کیا فیصلہ دیتا ہے۔

پارہ ۱۔ سورۃ البقرہ۔ آیت ۹۶ — ۹۷ —

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِئِيلَ وَ

مِيكَائِيلَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ ۝

ترجمہ: حضرت مفتی احمد یار خاں صاحب کہ — ”جو شخص دشمن ہو  
 اللہ کا اور اس کے رسول کا اور جبرائیل اور میکائیل کا تو تحقیق اللہ  
 دشمن ہے کافروں کا۔“

مطلب یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کا دشمن ہو وہ کافر ہے اور اللہ تعالیٰ  
 کافروں کا دشمن ہے! —

شیخ محقق کے قول کے مطابق یزید بھی اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے تو پھر اس  
 کے کافر ہونے سے انکار کیوں؟ — اور پھر پہلی آیت کے اول میں  
 ”قُلْ“ کا لفظ ہے کہ جو اے میرے محبوب علیہ السلام آپ فرمادیجئے (تو ایک  
 طرح سے فرمانِ خدا بھی ہے اور دوسری طرف زبانِ مصطفیٰ بھی! —

دوم: — یہ کہ جو لوگ اپنے تعصب کی بنا پر یہ کہہ کر یزید کی صفائی  
 پیش کرتے ہیں کہ شہادتِ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے یزید کا کوئی تعلق نہیں  
 ہے اور اس نے شہادت کے بعد کوئی خوشی نہیں منائی تھی! —

شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے ان لوگوں کی بھی تردید کی ہے کہ یہ بات بھی مردود و  
 باطل ہے! —

سوم : ————— یہ کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ —————  
 قتلِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ گناہِ کبیرہ ہے، کُفر نہیں اور لعنت کافروں کے  
 لئے مخصوص ہے، ایسے یزید کا کافر ہے اور نہ ہی لعنتی! —————  
 شیخ محدث نے قرآن و حدیث سے ثابت کر کے ان لوگوں کی بھی تردید  
 کر دی ہے۔ ————— کہ

عزرتِ رسول علیہ السلام کی توہین اور اہلبیت کی تذلیل و اہانت اور ایذا و  
 دکھ چونکہ نبی کریم علیہ السلام کی توہین و اہانت کرنی اور ان کو ایذا و دکھ پہنچانا ہے  
 اس لئے یہ سب کُفر، موجبِ لعن اور خلودِ نازِ جہنم ہے۔ —————  
 چہارم : ————— یہ کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ یزید نے توبہ کر لی ہو،  
 ایسے اسے کافر و لعنتی کہنا نہیں چاہیے! —————

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل سے یہ ثابت کرنے کے بعد ان لوگوں کی  
 بھی تردید کی ہے اور اپنا فیصلہ تحریر فرما دیا ہے کہ —————  
 ” ایسی حالت میں وہ دنیا سے جہنم کی طرف کوچ کر گیا اور یزید کی  
 رجوع اور توبہ کا احتمال کہاں رہا۔ “  
 سوال یہ ہے کہ ہمیں یہ کیسے یقین ہے کہ ان گستاخانِ نبوت نے توبہ کی

ہی نہیں! —————

مشکوٰۃ شریف ص ۵۲۵ — حضرت سعید بن عبد العزیز فرماتے ہیں :-

لَمَّا كَانَتْ أَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤْذَنْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقْتَمَ ————— کہ

یزید نے جب مدینہ منورہ پر حملہ کیا جس کو کہ ایامِ حرّہ کہتے تو انا قتلِ عام ہوا اور

اتنی وحشت و بربریت پھیلی اور اتنی تباہی مچی کہ تین دن تک مسجد نبویؐ میں اذان ہوئی نہ جماعت۔

حضرت سعید بن مسیبؓ فرماتے ہیں کہ میں خوف اور ڈر کے مارے ایک کونے میں بیٹھا تھا اور مجھ کو نماز کے اوقات کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ مگر جب نماز کا وقت ہوتا تو — سید المرسلین علیہ السلام کے روضہ اطہر سے اذان کی آواز —  
اللہ اکبر — اللہ اکبر آتی تھی۔

تاریخ الخلفاء ص ۱۳۶ — علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں کہ

یزید نے جب مدینہ منورہ پر چڑھائی کی تو  
نَهَبَتِ الْمَدِينَةَ وَاقْتَضَتْ فِيهَا الْفُعُضَاءَ۔

البدایہ والنہایہ — جلد ۸ ص ۲۳۱ —

” قَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ وَلَدَتْ الْفُ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ  
بَعْدَ وَقْعَةِ الْحَرَّةِ مِنْ غَيْرِ زَوْجٍ۔ “

ترجمہ :- مدینہ منورہ کو لوٹا گیا۔ تباہ و برباد کیا گیا۔ اجاڑا گیا اور کلی  
والے کے مقدس شہر میں رہنے والی خواتین کی عصمت دری کی گئی،  
یہاں تک کہ ایک ہزار عورتوں نے ناجائز بچے جنم دیے۔

اور — پھر جب یزید پلید نے حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہم کو قتل

کرنے کے لئے مکہ مکرمہ پر حملہ کیا

” وَرَمَوْهُ بِالْمُنْبَجِقِ “

تو کعبہ شریف پر منجنیق کے ذریعے پتھر برسائے گئے اور تیر چیلائے گئے۔!

وَاحْتَرَقَتْ مِنْ شَرَارَةِ نَيْرِ الْهَمِّ اسْتَارَ الْكَعْبَةَ وَسَقَفَهَا -  
اور کعبہ شریف کی چھت اور غلاف کو جلایا۔ (منجیق) ایک قسم کی غلیل جس سے

تیر اور پتھر خانہ کعبہ پر پھیلانے جاتے تھے)۔

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد و ماترہ حاضرہ حضرت مولانا قبلہ احمد رضا خان  
صاحب رحمۃ اللہ علیہ، جنھوں نے نجدیوں، دیوبندیوں اور وہابیوں کی برہمتی ہوئی  
بلغار اور ان کی پھیلائی ہوئی ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں میں اپنے علمی تبحر کی تلوار  
سے مقابلہ کر کے حق پرستی اور عقائد صحیحہ اہل سنت و جماعت کی ایک ایسی قندیل روشن  
کی

جس کی نو سے صداقت و ہدایت چمک اٹھی اور جنھوں نے ہر باطل فرقہ کو ہر  
میدان میں شکست دے کر اصلی سنیت کا پرچم بلند کیا! اور  
جنھوں نے سنیت کے چمن کی رکھوالی کے لئے اپنی تصنیف کردہ سینکڑوں

کتابوں کا خزانہ پھوڑ کر حق پرست انسانوں پر بڑا احسان کیا ہے!  
بریلی! جو ان سے پہلے صرف بریلی تھا، لیکن ان کے علم و اجتہاد  
لطف و کرم اور اتقا و حق پرستی کی بدولت بریلی سے شریف ہو گیا! اور  
ان کے عقائد حقہ کی حفاظت اور صداقت و ہدایت کی پاسبانی نے یہاں  
تک مقبولیت زمانہ اور شہرت عامہ حاصل کر لی ہے کہ آج سنیت کے ساتھ بریلویت  
کا اضافہ ہو گیا ہے اور

اصلی سنی کی پہچان کے لیے بریلوی کے لفظ کی نسبت بھی ضروری سمجھی جاتی  
ہے اور آج ہر مسلمان اپنے سنی ہونے کے ساتھ ساتھ  
بریلوی ہونے پر فخر کرتا ہے۔

چنانچہ — اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”عرفان شریعت“ کے  
 ص ۵۶ میں یزید کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔ (سنی  
 دارالاشاعت علویہ رضویہ لاہل پور) ————— کہ  
 ”یزید قطعاً، یقیناً، باجماع اہلسنت — فاسق، فاجر و جری  
 علی الکبائر تھا اور اس قدر پر ائمہ اہلسنت کا اطباق و اتفاق ہے  
 صرف اس کی تکفیر و لعن میں اختلاف ہے!“

حضرت امام حنبلؒ اور ان کے متابع و موافقین اسے کافر کہتے ہیں۔ اور  
 بہ تخصیص نام اس پر لعنت کرتے ہیں اور اس آیت کریمہ سے استدلال لاتے ہیں۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ وَتَقَطَعُوا  
 اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ — الخ ————— کہ  
 ترجمہ :- کیا قریب ہے کہ اگر والی ملک ہو تو زمین میں فساد پھیلاؤ  
 اور اپنے نسبی رشتے کو کاٹ دو، یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت  
 فرمائی ہے۔“

شک نہیں کہ یزید نے والی ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلایا، حریمِ طیبین و  
 خود خانہ کعبہ مقدسہ و روضہ طیبہ کی سخت بے حرمتی کی، مسجدِ کریم میں گھوڑے باندھے  
 ان کی لید اور پیشاب منبرِ اطہر پر پڑے ————— تین دن تک مسجد میں اذان ہوئی  
 نہ جماعت ————— مکہ و مدینہ اور حجاز میں ہزاروں صحابہ و تابعین بے گناہ شہید  
 کئے ————— کعبہ پر پتھر برسائے — غلافِ کعبہ کو پھاڑا اور جلایا گیا۔ مدینہ طیبہ کی  
 پاکدامن پارسا خواتین، تین دن رات اپنے خبیث لشکر پر جلال کر دیں —————  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشوں کو تین دن بے آب و دانہ رکھ کر معہ

ہمراہیوں کے تیغِ ظلم سے پیاسے ذبح کیا! — مصطفیٰ اصل اللہ علیہ وسلم کے گود کے پالے ہوئے تنِ نازنین پر بعد از شہادت گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام امتحان مبارک چور چور ہو گئیں! — سرِ انور کہ جو حضرت محمد مصطفیٰ اصل اللہ علیہ وسلم کا بوسہ گاہ تھا، کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا گیا — اور منزلوں پھرایا گیا! — حرمِ محترم مندرجات مشکوٰۃ رسالتِ قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس عبیث کے دربار میں لائے اس سے بڑھ کر قطع رحم اور زمین پر فساد اور کیا ہوگا؟ —

ملعون یہ ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق و فجور نہ جانے! —  
قرآنِ پاک میں ملاحظہ اس پر لعنم اللہ فرمایا ہے —

لئذا — امام احمد رحمۃ اللہ علیہ — اور ان کے موافقین اس کے

موافقین اس پر لعنت فرماتے ہیں — اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ لعن و تکفیر سے احتیاطاً سکوت کرتے ہیں کہ اس تکفیر سے فسق و فجور متواتر ہیں کفر متواتر میں کفر متواتر نہیں — اور بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر — یہ ہے یزید کے فسق و فجور — ظلم و ستم اور کفر و الحاد کی گھناؤنی تصویر اور اس کی بدکاریوں — سید کاریوں — بد اخلاقیوں — عیاشیوں — فحاشی اور بد معاشیوں کا مکروہ نقشہ جسے

اہل امام اہلسنت و جماعت! مجدد مائتہ — حاضرہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کیا ہے — اور ساتھ ہی اس کی تصدیق بھی کر دی ہے کہ — امام احمد اور امام حنبل اور ان کے موافقین یزید کو کافر اور لعنتی کہتے ہیں — اگرچہ — امام اہلسنت و جماعت نے اپنے موافقین و تبعین کے لئے یزید کے کفر و لعنت میں اگرچہ کوئی گنجائش نہیں چھوڑی اور اصلی سنیت و بریلوی کے

علمداروں کو امام اہلسنت کے نقش قدم پر چل کر یزید کو کافر و لعنتی مان لینا چاہیے؛  
لیکن ————— اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ بالا عبارت کے چند اقتباسات

کی وضاحت کرنی ضروری سمجھتا ہوں تاکہ وہ لوگ جو اپنی کم علمی و تنگ نظری کی بنا پر  
یزید کے بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بذمہ کر کے مخالفت بھی کر رہے ہیں  
ان کو اصل حقیقت کا پتہ چل جائے —————

اول: ————— یہ کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پہلے تو صاف طور پر لکھا  
ہے کہ یزید قطعاً، یقیناً باجماع اہلسنت فاسق و فاجر ہونے کے ساتھ ساتھ کبیرہ  
گناہوں کا مرتکب تھا —————

اور پھر آگے چل کر فرماتے ہیں کہ (بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں) ایک  
شخص کو کبیرہ گناہوں کا مرتکب سمجھنا اور پھر اسی وقت اس شخص کو کبیرہ گناہوں سے  
مبرا جاننا محض اس بنا پر ہے کہ شاید اس نے توبہ کر لی ہو، —————

لیکن شیخ عبدالحق محققؒ - امام حنبلیؒ - امام احمدؒ اور دوسرے موافقین کے

نزدیک چونکہ یزید کی توبہ کا احتمال نہیں ہے - ایسے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی  
عبارت درست ہوگی اور دوسری محل نظر ہے -

ایسے کہ ————— یزید لعنتی کے کبیرہ گناہوں کی اگر فہرست تیار کی جائے تو شیطان

بھی پناہ مانگے -

زنا ————— ایک کبیرہ گناہ ہے اور ایسا گناہ کہ جس کے متعلق امام الانبیاء صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

الزَّوْنَةُ بِمُخْرِجِ الْبِنَاءِ ————— کہ زنا انسان کی جڑیں کاٹ دیتا ہے اور

جس کی سزا وحد شرعیہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں رجم ہے یعنی زانی کو پتھر بار بار کر لاک

کر دینا -

سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا! ———  
 لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ — (مشکوٰۃ شریف ص ۱)  
 ترجمہ: ”کہ کوئی شخص جب زنا کرتا ہے تو مؤمن نہیں رہتا۔“

ہاں اگر توبہ کر لے تو اس کا ایمان لوٹ آتا ہے! ——— اور  
 یہ زید کے زانی ہونے کا توبہ حال ہے کہ وہ بد معاش دوسری عورتوں کے علاوہ اپنی  
 سوتیلی بیٹیوں، ماؤں اور بہنوں سے بھی زنا کیا کرتا تھا ——— اور  
 پھر جب اس کی توبہ کا احتمال بھی نہیں ہے تو پھر اس کو مؤمن و مسلمان اور  
 غیر لعنتی سمجھنا ظلم و ستم نہیں تو اور کیا ہے؟ ———

روم: ——— یہ کہ ——— اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی اس  
 آیت کریمہ کو پیش کر کے جس کے زید کو کافر و لعنتی کہنے والے استدلال پکڑتے ہیں  
 لکھا ہے کہ ———

”شک نہیں کہ زید نے والی ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلایا۔  
 اور آگے زید کے ظلم و ستم و فسق و مجور اور کفر و الحاد کی گناہوں  
 تصویر پیش کی ہے۔“

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ کیا قریب ہے کہ والی ملک ہو تو زمین میں  
 فساد پھیلاؤ اور اپنے نسبی رشتہ کو کاٹ دو۔

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت فرمائی! تو اعلیٰ حضرت اس بات کی تصدیق  
 کرتے ہیں کہ شک نہیں کہ زید نے والی ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلا یا اور اس پر  
 اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ——— اور لعنت کافروں کے لئے مخصوص ہے!  
 سوم: ——— آپ لکھتے ہیں کہ! ———

” ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق و فجور نہ جانے۔ قرآن

پاک نے صراحتاً اس پر لعنہم اللہ فرمایا ہے۔ “

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بیزید کے کفر و لعنت کے بارے میں خاموشی سمجھنے والے غور کریں کہ بھلا وہ مردِ حق جو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ پاک، رضیٰ مصطفیٰ علیہ السلام کی حرمتِ منبرِ رسول علیہ السلام کی آبرو، مسجدِ نبوی کی عزت، کعبہ و غلافِ کعبہ شریف کی توقیر، رسول علیہ السلام کے صحابہ کرامؓ کی عظمت، اہلبیت اطہار کی طہارت، اولیاءِ عظام کی بزرگی، اور

آئمہ مجتہدین نقاہت اور بزرگانِ دین کی شرافت کی حفاظت کے لئے، فتنہ دیوبندیت و بخریت اور مرزائیت و شیعت کو مٹانے کی خاطر گستاخ و بے ادب لوگوں سے ساری زندگی لڑتے رہے ہوں اور ان پر کفر کے فتوے لگاتے رہے ہوں اور ان پر کفر کے فتوے لگاتے رہے ہوں، وہ یہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ شخص، مدینہ منورہ کو بھی اجاڑے!

مسجدِ نبوی میں گھوڑے بھی باندھے! منبرِ رسول پر گھوڑوں کی لید اور پیشاب بھی ڈالے! مدینہ طیبہ کی پاک دامن خواتین کی عصمت بھی لوٹے۔ صحابہ کرامؓ کو قتل بھی کرے!

کعبہ شریف پر تیر بھی برسائے، غلافِ کعبہ بھی جلائے اور اہل بیتِ نبوت کو کربلا کے پتے ہوئے ریگستان میں تین دن بھوکا پیاسا رکھنے کے بعد ان کو وحشیانہ طریقہ سے شہید بھی کرے اور

نبیؐ کی نوایسوں اور علیؑ کی بیٹیوں کو قیدی بنا کر شام کے بازاروں میں بھی پھرائے اور پھر وہ مسلمان کا مسلمان ہی رہے۔

شرح عقائد نفسی ص ۱۱۱ : — اَطْلَقِ اللَّعْنَ عَلَيْهِ لَمَّا  
 اَنْتَ كَفَرْتَ حِينَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ — — — کہ  
 ”یزید پر لعنت بھیجنا علی الاطلاق جائز ہے، ایسے کہ اس نے  
 حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم دیکر کفر کیا ہے۔“  
 وَالْفُقُوْا عَلٰی جَوَازِ اللَّعْنِ عَلٰی مَنْ قَتَلَهُ وَاَمْرِهِ وَاِجَازَهُ  
 وَرَضِيْهِ —

” اور جس نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کیا اور  
 جس نے ان کے قتل کو جائز سمجھا اور جو بھی ان کے قتل پر راضی ہوا،  
 ان سب پر لعنت کرنا جائز ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔“  
 وَالْحَقُّ اَنْ رَضِيَ يَزِيْدُ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ وَاَسْتِثْنَاءُ بِذَلِكَ  
 وَاِهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ —  
 ” ہمیں کوئی شک نہیں ہے کہ یزید، حضرت امام حسین علیہ السلام  
 کے قتل پر راضی ہوا اور خوش بھی اور اس نے اہل بیت اطہار رضی  
 توہین کی ہے۔“

وَقَبْلُ قَدْ تَوَاتَرَ اَنْ يَزِيْدًا ارْسَلَ الْجُنْدَ عَلٰى  
 الْحُسَيْنِ فَقَتَلُوْهُ —

” اور یہ بھی تواتر سے ثابت ہے کہ یزید نے حضرت امام حسین  
 رضی اللہ عنہ پر لشکر کشی کی اور انہوں نے امام پاک کو قتل کیا۔“  
 کلمات طیبات ص ۱۵۲۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ، — کہ  
 ”غرضیکہ کفر یزید از روایات معتبرہ ثابت می شود پس از مستحق لعنت است  
 اگرچہ در لعن گفتن فائدہ نیست لیکن الحب للہ و البغض فی اللہ مقتضی آلت،“

”یہ کہ یزید کا کفر معتبر روایات سے ثابت ہو چکا ہے اس لئے یزید لعنت کا مستحق ہے۔ اگرچہ اس پر لعنت کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے پیش نظر کہ کسی سبقت بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہو اور دشمنی بھی اللہ کے لئے۔

یہ حدیث پاک اس بات کی مقتضی ہے کہ یزید پر لعنت کی جائے“

تفسیر مظہری ۱۲۔ سورہ ابراہیم ص ۲۷۱ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

ثُمَّ كَفَرَ يَزِيدٌ وَمَعَهُ - وَقَتَلُوا حُسَيْنًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
ظُلْمًا وَكَفَرَ يَزِيدٌ بِدِينِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”کہ۔ پھر یزید اور اس کے ساتھیوں نے حضرت امام حسین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر کے کفر کیا۔ اور یزید نے امام الانبیاء

صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے بھی کفر کیا۔“

مکتوبات شریف حصہ اول ص ۱۷۱۔ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی

”کارے کہ آں بد بخت کردہ پیچ کافر فرنگ نکنند“۔۔۔۔۔ کہ

” اس بد بخت یزید نے ایسے داہیات کام کیئے جو کسی کافر

فرنگ نے بھی نہ کیئے۔“

کافر فرنگ، عرف عام میں یہودیوں اور عیسائیوں کو کہا جاتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ وہی مرد کامل اور مرد حُرّ ہیں جن کی ذات

اقدم پر ساری ملت اسلامیہ کو فخر و ناز ہے اور یہ وہی امام ربانی اور عالم حقانی

ہیں کہ جنھوں نے ہندوستان کے مغل شہنشاہ بد بخت اکبر جلال الدین کے پھیلے

ہوئے ضلالت و گمراہی کے اندھیروں میں حق و ہدایت کی شمع روشن کر کے اور الحاد و

بدعت کی تاریکیوں میں سنت و شریعت کے چراغ جلائے اور اس وقت کے مسلمانوں کی دین و ایمان کی کشتی کو ناخدا ئے حق پرست بن کر مغل ایما ئر کے طوفان و طغیان سے تن تنہا مقابلہ کر کے ساحلِ مراد تک پہنچانے میں متوفیقِ الہی کامیاب و با مراء ہوئے، جبکہ:

مغل بادشاہ اکبر اعظم کی پھیلانی باطل پرستی کی وجہ سے کفر و طغیان کے طوفان میں دینِ محمدی کی کشتی سخت طوفانی لہروں کی زد میں آچکی تھی۔ صاف بچا کر نکال لے گئے اور پھر اکبر کے بیٹے جہانگیر کی پھیلانی ہوئی سجدہ تعظیم کی رسمِ مشرکانہ کے خلاف بھی انتہائی بے سرو سامانی اور تن تنہائی کے عالم میں اپنے دین و ایمان کی قوت سے حق و صداقت اور توحید کی آواز کو بلند کر کے جہانگیر کے شاہی محلات کو لرزہ بر اندام کر دیا۔۔۔۔۔ اور

مغل تاجدار کی سطوت و جبروت کے نشان تختِ طاؤس میں جڑے ہوئے لعل و جواہر کو اپنی جوتیوں سے ٹھکرا کر شہزادہ سلیم کے تاریک دل میں رشد و ہدایت اور حق و صداقت کا چراغ روشن کر دیا۔۔۔۔۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی، حضرت سکینہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔۔۔ نور الابصار ص ۱۳۸۔ تاریخ طبری ص ۲۰۲۔۔۔ کہ

مَا رَأَيْتُ كَافِرًا بِاَللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ يَزِيدٍ۔۔۔ کہ

”میں نے کافروں میں سے یزید سے اچھا کافر کوئی نہیں دیکھا“،

یہ حضرت سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت امام حسین علیہ السلام کی پیاری بیٹی ہیں جو کربلا کے حق و باطل کے معرکہ میں اپنے باپ کے ساتھ تھیں اور پھر کربلا کے تینتے ہوئے ریگستان میں جس کے سامنے حضرت عباسؓ کے بازو قلم ہوئے۔ جس کے سامنے،

عون و محمد کی لاشیں تڑپیں —————

جس کے سامنے اکبر کی لاش پر گھوڑے دوڑائے گئے۔ جس کے سامنے قاسم کاتن سر سے جدا ہوا۔ جس کے سامنے اصغر کے گلے میں حریل کا تیر ترازو ہوا۔ اور

جس کے سامنے اس کے پیارے بابل حضرت امام پاک حسین علیہ السلام کے گلے پر شمر لعین عین بحدے کے عالم میں خنجر چلایا اور ان کا تقدس مآب سر نیزے پر لٹکا

جس کے سامنے اہلبیت اطہار کے خمیوں کو آگ لگی اور پھر جس کے کانوں سے بالیاں نوحی گئیں۔ اور دوسری عفت مآب اور پاک امن بیبیوں کے ساتھ اسیری کی حالت میں برمنہ سر نیزہ کے دربار میں پیش ہوئیں۔ ان کا نیزہ کے کُفر کا اعلان کرنا ساری ملتِ اسلامیہ اہل سنت و جماعت کے لئے قابل قبول ہونا چاہیے!

اس لئے کہ

دوسروں کا نیزہ کے کُفر کا اعلان کرنے والوں پر تو ممکن ہے۔ کچھ لوگ اپنے تعصب کی بناء پر یہ اعتراض کریں کہ ان کا انبساط و اجتہاد درست نہیں ہے اور انہوں نے محض محبتِ اہلبیت کے جذبات سے مغلوب ہو کر نیزہ کو کافر و لعنتی کہا ہے۔ لیکن حضرت بی بی سکینہ رضی اللہ عنہا نے جو نیزہ کو کافر کہا ہے۔ تو وہ نیزہ کے کُفر کو دیکھ کر کہا ہے۔ یعنی شہادت کی بناء پر کہا ہے اور۔ حقیقت کی روشنی میں کہا ہے۔

اسی لئے کہ واقعہ کربلا کی تمام خونین واردات مملکتِ اسلام

کی مقدس شہزادی کے سر پر گزری ہیں اور —————  
 حق و باطل کی جنگ کے سارے المناک حادثات نبیؐ کی اس پیاری نواسی نے  
 اپنی جان پر برداشت کئے ہیں اور نیکی و بدی کی اس لڑائی کے تمام خوفناک مناظر  
 حضرت امام حسین علیہ السلام کی اس لاڈلی بیٹی نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے  
 علاوہ خود سہے ہیں —————

پھر نبیؐ کی سکینے رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے استنباط و اجتہاد کے غلط ہونے  
 کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور ان کے ارشاد و فرمان میں کسی قسم کے شک و شبہ  
 کا احتمال بھی باقی نہیں رہتا۔

پھر خدا جانے یہ نجدی مولوی اکابرین اسلام رضی اللہ عنہم کے ارشادات  
 کو ٹھکرا کر اور حضرت سکینے رضی اللہ عنہا کے فرمان کو جھٹلا کر زید کو مسلمان و مومن  
 اور غیر ملعون کیوں کہتے ہیں؟

تاریخ الخلفاء ص ۱۲۶ بحوالہ مسلم شریف :- زید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے :-

مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَخَافَهُ اللَّهُ وَعَلَيْهِ

لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ! - کہ

” جس نے بھی مدینہ طیبہ میں رہنے والوں کو خوفزدہ کیا، قیامت

کے دن، خدا تعالیٰ اس کو خوفزدہ کرے گا اور اسی پر اللہ تعالیٰ

اور اس کے تمام فرشتوں اور اس کے تمام انسانوں کی لعنت ہے۔“

اب سوال یہ ہے کہ کیا زید نے مدینہ منورہ پر حملہ کر کے اور پھر مدینہ منورہ

کو لوٹ کر اور مسجد نبویؐ کی بیحرمتی اور منبر رسول علیہ السلام کی بے ادبی اور روضہ

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور صحابہ کرام کو شہید کر کے اور تین دن تک مسجد نبویؐ میں اذان و جماعت بند کر کے اور وہاں کی پاک دامن، عفت مآب خواتین کی آبرو ریزی کر کے مدینہ منورہ میں رہنے والوں کو خوفزدہ کیا یا کہ نہیں؟

اگر نہیں تو کوئی نام بہاد مفتی ثابت کرے! —————

اور ————— اگر خوفزدہ کیا ————— اور یقیناً کیا ————— تو پھر —————

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق یزید پر اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوئی یا کہ نہیں؟

اگر نہیں ————— تو ثابت کیجئے! —————

اور اگر ————— ہوئی تو پھر یزید کے کافر اور لعنتی ہونے میں سکوت و

توقف کیوں؟ —————

مگر ————— خدا جانے یزید کو مسلمان اور غیر لعنتی سمجھنے والے لوگ نسل انسانی کی کس قسم سے تعلق رکھتے ہیں کہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی انکار کرتے ہیں ————— اور پھر اپنے آپ کو توحید و سنت کا ٹھیکدار بھی سمجھتے ہیں۔

(ترمذی شریف - جلد ۲ - ص ۲۳۲) —————

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ————— کہ۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: —————

مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شِفَاعَتِي وَلَمْ

تَنْلَهُ مَوَدَّتِي۔

ترجمہ: کہ جس نے اہل عرب کو ڈرایا دھمکایا۔ وہ قیامت کے دن

میری شفاعت سے محروم رہے گا اور میری محبت محروم اور میری

ہمدردی کو ہرگز نہ پاسکے گا۔! —————

یزید کے دوسرے اعمالِ سیئہ اور افعالِ قبیحہ اور اس کی دوسری کئی قسم کی بد اخلاقیوں - بد کرداریوں - بد معاشیوں اور بد کاریوں کے قطع نظر اس کی شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت و انحراف اور امانتِ الہیہ میں خیانت اور دین و اسلام کے خلاف منظم سازش کے علاوہ اگر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ ذیل حدیثِ پاک پر ہی غور کیا جائے تو یزید کے کافرو ملعون ہونے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا ہے -

ایسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ —————  
 ” جس نے عرب والوں کو ڈرایا دھمکایا۔ وہ قیامت کے دن میری شفاعت سے محروم رہے گا۔ “

اور — مکہ مکرمہ — اور مدینہ منورہ بھی عرب مقدس کے دو حسین و جمیل اور انتہائی مقدس و محرم ، بابرکت اور رحمتوں والے شہر ہیں — ایک شہر میں خانہ خدا ہے اور دوسرے میں محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک ہے — اور جہاں ہر وقت خدا تعالیٰ کی رحمت برکتی ہے — اور جہاں سے آفتابِ نبوت و رسالت طلوع ہوا — اور — ماہتابِ دین اسلام ضیاءِ پاش ہوا — جہاں سے حق و صداقت کے چشے پھوٹے اور رشد و ہدایت کے دریا اُبلیے! — جہاں دین و ایمان کے جہن کھلے اور نیکی و شرافت کے گے پھول مہلکے ، جہاں سے توحید و قرآن کے نغمے گونجے اور سنت و شریعت کے ڈنکے بجے — جہاں سے رحمت و بخشش کے دھارے پھوٹے اور نیکی و شرافت کے ستارے چمکے —

اب سوال یہ ہے کہ

کیا یزید نے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ پر حملہ کر کے اور پھر تین ماہ تک محاصرہ

کر کے اور اہل مکہ پر ضروریاتِ زندگی بند کر کے ————— اور  
 کعبہ شریف پر پتھر اور تیر برساکر — اور غلاف کعبہ کو جلا کر اور پھر مسجد نبوی  
 میں گھوڑے باندھ کر اور وحشت و بربریت پھیلا کر اور پاکدامن عورتوں کی عصمت  
 کو لوٹکر اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو شہید کر کے اہل عرب کو ڈرایا دھمکایا  
 نہیں ہے —————

اگر نہیں تو — توحید و سنت کا کوئی ٹھیکیدار ثابت کرے ! —  
 اور — اگر نرید نے ان سیاہ کار ناموں سے اہل عرب کو ڈرایا ،  
 دھمکایا تو پھر اس کو کافر و ملعون تسلیم کرے ! —  
 اس لئے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ : —  
 ” جس نے اہل عرب کو ڈرایا دھمکایا وہ میری شفاعت کی مکلی میں داخل  
 نہیں ہوگا۔ “ —————

حالانکہ امام الانبیاء علیہ السلام کی شفاعت ہی گناہگار مسلمانوں کے لئے  
 نجات کا آخری سہارا ہے ————— اور  
 پھر نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ —————  
 میری شفاعت کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے بھی ہوگی ! —  
 مطلب یہ ہے کہ دنیا میں کوئی کتنا بڑا گناہگار و بدکار ہی کیوں نہ ہو بے ادب  
 اور گستاخ نہ ہو ، قیامت کے دن وہ بھی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت و  
 رحمت سے محروم نہیں رہے گا —————  
 ہاں ! — قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت و  
 رحمت سے جو لوگ محروم رہیں گے تو وہ کافر و مشرک ہی ہیں ! ————— اور

چونکہ یزید نے اہل عرب کو نہ صرف یہ کہ ڈرایا، دھمکایا۔ بلکہ ظلم کی  
 آخری حدوں تک ان سے معاملہ کیا تھا۔ لہذا وہ نبی کریم علیہ السلام کے  
 فرمان کے مطابق کلمی والے کی رحمت و شفاعت سے محروم ہو گیا! اور  
 نبی کریم کی شفاعت سے محروم رہنے والے کافر و مشرک ہیں نہ کہ مسلمان! —  
 شرح اکبر (فقہ) — حضرت امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں  
 خلیفہ ہارون رشید کے دسترخوان پر ایک دن کدو پک کر آیا — کسی مصاحب  
 نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو بہت پسند تھا —  
 مگر — فوراً ہی ایک دوسرے مصاحب نے کہا کہ کدو مجھے تو باسکل پسند  
 نہیں ہے! —

اتنی ہی بات کہنے پر امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کو قتل کرنے کے  
 لئے اپنی تلوار نکالی اور فرمایا تو مرتد ہو گیا ہے لہذا تیرے قتل کرنا جائز ہے۔ جب اس نے  
 یہ صورت حال دیکھی تو فوراً توبہ کر لی! —

تفسیر روح البیان جلد ۲ ص ۴۴۹

نبی کریم علیہ السلام سے کسی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ  
 کدو بہت ہی پسند کرتے ہیں اور آپ کدو سے بہت ہی رغبت و محبت کرتے ہیں۔  
 آپ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — ہاں!  
 هِيَ شَجَقٌ أَخِي يُؤْنَسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ — کہ

یہ میرے بھائی حضرت یونس علیہ السلام کا پودا ہے اور اس نے حضرت یونس علیہ  
 السلام کے جسم پاک کو ڈھانپا تھا اور ان کی نبوت کی شہادت دی تھی! —

وَعَنْ أَبِي يُوسُفَ نَوَّالٍ رَجُلٌ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْقُرْمَ فَقَالَ  
 الْآخِرُ إِنَّا لَا أَحِبُّهُ فَهَذَا كُفْرٌ —

” اور حضرت ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ نبی کریم علیہ السلام کو کدو پسند بہت زیادہ تھا تو اگر کسی دوسرے شخص نے یہ کہہ دیا کہ مجھے پسند نہیں تو وہ کافر ہو گیا۔ اسی لئے کہ اس نے گستاخی کی اور بے ادبی کے طور پر کہا ہے۔“

مطلب یہ ہے کہ جس چیز کو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا، اس چیز کی توہین و اہانت کرنے والا کافر ہے۔

آؤ — اب ذرا قرآن و حدیث کی روشنی میں دیکھیں — کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اہلبیت سے کتنی محبت تھی اور حضرت امام حسین علیہ السلام سے کتنا پیار تھا! —

ہر نبی و رسول نے اپنے اپنے وقت میں اپنی اپنی قوم کو توحید باری تعالیٰ احکاماتِ خداوندی اور دین و ایمان کی تبلیغ فرمائی اور ساتھ ہی یہ فرما دیا کہ اس تبلیغ کا اجر میں تم سے طلب نہیں کرتا بلکہ اس کا اجر میں اپنے اللہ سے لوں گا۔

لیکن — جب امام الانبیاء علیہ السلام کا وقت آیا تو پتھروں کے پجاروں کو ایک خدا کا پرستار بنایا اور کفر و شرک کے سمندر میں ڈوبنے والوں کو دین و ایمان کی دولت عطا کر کے کنارے پر لگا دیا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا —

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ۔ کہ

” اے میرے محبوب پاک علیہ السلام، ان کو کدو کہ میں نے تم کو دین و ایمان کی دولت عطاء کی ہے۔ حق و ہدایت کی راہ دکھائی ہے اور نیکی و شرافت کے راستے پر چلایا ہے۔ اب اس کے صلے میں تم سے مال و دولت نہیں مانگتا، البتہ اس کا اجر یہ ہے کہ میری آل سے محبت کرو۔!“

- — علی علیہ السلام کے دامن کو تھام لو!
  - — فاطمہ زہرا کی چوکھٹ پر سر کو جھکا دو!
  - — حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامن سے چمٹ جاؤ!
  - — اور حضرت حسین علیہ السلام کے قدموں کو چوم لو!
- (ترمذی شریف جلد ۲ ص ۲۱۸، مشکوٰۃ شریف) ۵

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں — کہ  
 ” ایک دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کسی  
 کام کے لئے حاضر ہوا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے  
 اور آپ کی چادر مبارک میں کوئی چیز پوشیدہ تھی — اور میں جب  
 اپنے کام سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر  
 قربان یہ آپ کی چادر میں کیا لپٹا ہوا ہے۔“

پس — آپ نے چادر اٹھائی تو اندر سے حضرت حسین رضوان اللہ  
 علیہم اجمعین ظاہر ہوئے — اور

پھر نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا — کہ

یہ میری بیٹی کے بیٹے ہیں! — اور پھر حضور علیہ السلام نے یہ دعا فرمائی  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأُحِبُّهُمَا — کہ

” اے میرے اللہ میں ان دونوں شہزادوں سے محبت کرتا ہوں  
 تو بھی ان سے محبت کر اور ان سے محبت کرنے والوں سے محبت کر“

یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ نبی کریم علیہ السلام کو اپنے بیت اطہار اور حسن و  
 حسینؑ سے کتنی والہانہ محبت تھی — اب امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

کے فتوے پر غور کرو کہ جس چیز سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اتنی زیادہ محبت ہے، اس چیز کی توہین و اہانت کرنے والا کافر کیونکر نہیں؟ — پھر یزید کے ان مظالم پر غور کرو جو اس نے دشمنی اہلبیت اور بغض حسینؑ میں کر بلا کے پتتے ہوئے ریگستان میں خاندان نبوت کے پیروں، جوانوں اور معصوم بچوں اور عفت مآب خواتین پر روا رکھے۔

اگر کدو کی توہین کرنے والا ایسے کافر ہے کہ یہ کملی والے کو پسند تھا تو پھر اہلبیت کی توہین کرنے والا یزید کیوں کافر نہیں؟  
تفسیر روح والبیان — جلد ۲ ص ۵۲۴ میں علامہ اسمعیل حقی نے  
اور — نزہت المجالس — جلد ۲ — ۲۲۲ میں علامہ عبدالرحمن صفوری علیہ  
الرحمہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث نقل کی ہے۔

مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَاتَ مُؤْمِنًا وَمَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ كَافِرًا —  
” جو شخص آل اہلبیت کی محبت پر مرا، وہ مومن مرا، اور جو شخص  
اہلبیت کی دشمنی میں مرا وہ کافر پر مرا۔ “

مطلب یہ ہے کہ اہلبیت کی محبت ایمان کی علامت ہے اور اہلبیت سے

بغض کفری کفر —————

اب سوال یہ ہے کہ ————— میدان کر بلا میں اہلبیت کے ساتھ  
یزید نے جو کچھ کیا وہ اہلبیت کے ساتھ بغض و عناد اور عداوت و دشمنی کی بنا پر تھا  
یا نہیں؟ ————— اگر نہیں تو یزید کی صفائی کا کوئی گواہ ثابت کرے!  
اور اگر وہ ظلم و ستم تھا، جو روح جفا تھا، قتل و غارت گری تھا اور عناد و دشمنی  
کی بنا پر تھا تو پھر نبی کریم علیہ السلام کے فرمان کی مطابقت یزید بھی کافر تھا۔!

قرآن و حدیث کے مطابق! ————— ائمہ مجتہدین کے اعتقادات! —  
 اکابر محدثین کی روایاتِ معتبرہ ————— اولیائے عظام کے نظریات! ————— بزرگانِ دین  
 کے ارشادات اور علمائے حق کے اعتقادات و اقوال اور فرمودات کی روشنی میں اور  
 دوسرے بہت سے دلائل و براہینِ باہرہ کے میں نے پوری احتیاط اور مکمل  
 ذمہ داری سے یزید کو کافر و لعنتی ثابت کر دیا ہے تاکہ گستاخ و بے ادب دیوبندی  
 اور نجدی مولویوں کا پھیلائی گمراہی و ضلالت کی تاریکیوں میں اصل حقائق کے چراغوں،  
 سے اجالا ہو جائے اور کچھ کے متعلق غلط انداز فکر کی بدولت چھائے ہوئے سیاہ  
 بادلوں میں چھپا ہوا صحیح مسک کا ستارہ چمک اٹھے! ————— اور

بد عقیدگی کے سمندر میں سنتوں کی ڈگھکاتی ہوئی کشتیِ حیات کو عقیدت  
 و محبت کا کنارہ مل جائے ————— اور تاکہ  
 میرے سیدھے سادھے، پکتے و سچے سنی و بریلوی بھائی و دوست، یزید کو  
 پکا اور سچا مسلمان کہنے والے مولویوں کے دامنِ مکر و فریب میں آکر اپنی اصلی سنیت  
 و بریلویت کی سفید چادر کو داغدار نہ کریں! —————

اور محبتِ اہلبیتِ اطہارؑ میں گم ہو کر اپنی نجات کا سامان پیدا کریں اور  
 شہادتِ امام حسین علیہ السلام پر آنسو بہا کر رحمتِ خداوندی کو جوش میں لائیں اور قیامت  
 کے دن شفاعتِ مصطفیٰؐ اصلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں پناہ لینے کا وسیلہ تلاش  
 کریں۔ ————— اور

میں نے یزید کو کافر و لعنتی اس لیے بھی ثابت کیا ہے تاکہ اس کو پکا و سچا مسلمان  
 کہنے والے لوگ اپنے اس غلط اور غلیظ عقیدے پر نظر ثانی کر کے ان دلائل  
 کی روشنی میں کوئی فیصلہ صحیح طور پر کر سکیں۔ —————

اور۔ ان کے نزدیک کعبہ شریف پر تیرا اور سچتر برسلنے والا۔ غلاف کعبہ کو آگ لگانے والا اور مسجد نبوی میں گھوڑے باندھنے والا۔ اور منبر رسول کی بے ادبی اور روضہ رسول صلی اللہ کی توہین اور صحابہ کرامؓ کو شہید کرنے والا۔ اور خواتین کی عصمت دری کرنا اور پھر کر بلا کے پتے پھرا میں خاندان نبوت کے جگر یاروں کو تین دن بھوکا پیاسا تر پانے کے بعد بڑے ہی وحشیانہ انداز میں شہید کرنے والا یزید۔ کافر نہیں تو اور کیا ہے؟

قطب دوران حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی اعظم آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کا فتویٰ

مہرِ حشمتیہ ص ۲۶۳ — مولانا مفتی فیض احمد صاحب جامع غوثیہ گولڑہ شریف -

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا  
وَالْآخِرِ — وَاعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا۔ (انزاب - آیت ۵۶)

ترجمہ: تحقیق جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اور دنیا و آخرت میں ہے۔

”فَمَنْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتَقَطَّعُوْا  
اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ الْخ“

”کیا قریب ہے کہ اگر والی ملک ہو تو زمین پر فساد پھیلاؤ اور اپنے  
نسبی رشتہ کو کاٹ دو۔ یہ ہیں وہ لوگ جن پر خدا نے لعنت فرمائی ہے۔“

و نیز حدیث:

فَاَطْمَئِنُّوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ وَبِئْسَ مَا كَانَتْ تَوَلَّوْا

اور حدیث ہے: — مَنْ أَحَبَّ الْحَسْنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ

أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي -

و نیز حدیث: —————

حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنَ الْحُسَيْنِ - أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ الْحُسَيْنَ  
 ”فاطمہؑ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور جس نے فاطمہؑ کو ایذا دی اس نے مجھے  
 ایذا دی۔ جس نے حسن و حسینؑ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی  
 اور جس نے اہل بیت سے دشمنی کی، اس نے مجھ سے دشمنی کی۔“

إِنَّ ابْنِي هَذَا يَعْنِي الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِأَرْضٍ مِنْ أَرْضِ الْعِرَاقِ  
 يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ مِنْ شَهْدِ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَنْصُرُوهُ -

”تحقیق یہ میرا حسینؑ زمین عراق کے میدان کربلا میں شہید کیا جائے  
 گا پس اگر تم میں سے اگر کوئی اس وقت وہاں موجود ہو تو اسے چاہیے  
 کہ میرے بیٹے حسینؑ کی مدد کرے۔“

یہ سب آیات و احادیث صحیحہ زید شقی اور اس کے تابعان کے مستحق لعنت  
 ہونے پر شاہد ہیں۔ کوئی اہل ایمان اس گروہ اشقیاء کی غیر معقولیت و بلعوتیت  
 کا قائل نہیں۔ جن لوگوں نے لعن زید سے منع کیا ہے۔ زید کو اچھا سمجھ کر نہیں کیا۔  
 بلکہ اس خیال سے کہ۔۔۔ بجائے اس کے۔۔۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَلِّ عَلَى الْحُسَيْنِ وَصَلِّ عَلَى ابْنِهِ

ہے۔۔۔ شیطان کو اگر کوئی لعن طعن کرے۔۔۔ بجائے اس کے قرآن کی

تلاوت، ذکر اذکار اور درود شریف پڑھنا زیادہ بہتر اور مفید ہے۔۔۔

اور نیز زید شقی کا بعد از شہادت سید الشہداء علیہ السلام کے کمال خوشی میں

اگر یہ کہنا کہ آج ہم آل محمد سے روزِ بدر کا انتقام اور بدلہ لے لیا ہے۔ زید کے کفر پر

وال۔۔۔ الغرض۔۔۔ زید کے مستحق لعن ہونے میں بتصریح ثقات کوئی شبہ نہیں۔

اگرچہ بے سود امر ہے، مگر اہل ایمان بتقاضائے (الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ  
مِنَ الْإِيمَانِ) ان گروہِ اشقیاء پر لعنت بھیجنے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔

علامہ مفتی فیض احمد صاحب کی تصریح: —

مجوزین لعن اکابر علماء اہلسنت سے ہیں، جن میں سے امام احمد بن حنبل  
قاضی ابوالعلیٰ محدث۔ علامہ ابن جوزی۔ علامہ محدث جلال الدین سیوطی۔ علامہ  
فتنازانی۔ شیخ عبدالحق محقق دہلوی۔ قاضی شہداء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین  
خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مجوزین تکفیر و لعن یزید۔۔۔۔۔ جو ارباب تحقیق و اجتهاد ہیں، ان  
کے خلاف لب کشائی اور طعن و تشنیع سخت غلطی اور بے انصافی ہے۔

ان حضرات اور صاحبان علم کے پاس باقاعدہ دلائل اور تحقیق ہے۔  
حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ سے اگر کسی مستند کتاب میں لعن یزید سے منع نہ  
ہو، تاہم بھی کر لیا جائے تو اس کی یہ توجیہ ہو سکتی ہے جو حضرت قبلہ عالم گڑڑوی  
کے مندرجہ مکتوب میں موجود ہے۔

لہذا، دورِ حاضر کے مداحین یزید کا یہ قول قطعاً بے بنیاد ہے۔۔۔۔۔  
یزید کے خلاف پروپیگنڈہ فقط سبایوں کی چال ہے، بلکہ اس کے برعکس  
یہ ثابت ہوتا ہے کہ مداحین، یزید نو اصحابِ شام اور ان کے ہم نوا ہیں۔

غوثِ زمان اعلیٰ حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس ایمان افروز  
فتویٰ اور گولڑہ شریف کے مفتی اعظم حضرت مولانا فیض احمد صاحب کی حقیقت افروز  
تصریح کے بعد یزید کی صفائی کے گواہوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔

سرکارِ گولڑہ اور مفتی صاحب نے جس شرح و بہت سے یزید ملعون کی گھناؤنی

تصویر پیش کی ہے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ اس کا کافر ہونا ثابت ہوتا ہے۔ بلکہ انہوں نے صاف الفاظ میں یہ تصریح بھی کر دی ہے کہ یزید کی حمایت کرنے والے اور اس کی پاکدامنی کی صفائی پیش کرنے والے، شام کے ان ظالم فوجیوں کے ہونا ہیں۔ جنہوں نے میدانِ کربلا میں چمنستانِ نبوت کے نو بہالوں پر ظلم کے کلہاڑے چلائے اور گلستانِ رسالت کے حسین ترین پھولوں کو اپنے دستِ ستم سے نوجا اور پھر علیؑ اور فاطمہؑ کے جگر گوشوں کے لاشوں پر گھوڑے دوڑائے۔

لیکن اس بغض و عناد اور تعصب و ہٹ دھرمی کا کیا علاج — یہ لوگ اگر اپنی آنکھوں سے تعصب و عناد کی ٹپسیاں اتار کر دیکھیں تو ان کے سامنے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ ہمارے بزرگانِ دین میں سے کسی نے بھی یزید کو مسلمان اور غیر لعنتی نہ کہا اور ہمارے محدثین و مفسرین بھی اس کو کافر و لعنتی کہتے چلے آ رہے ہیں۔

لیکن آج کل کے یہ نام نہاد مفتی، خدا جانے کم ظرفی کی تاریکیوں اور اتنی تنگ نظری کی ظلمتوں کے کس گڑھے میں گر چکے ہیں کہ جہاں سے ان کو روشنی کی ایک کرن بھی دکھائی نہیں دیتی۔

قطبِ عالم، اعلیٰ حضرت، عالیجناب، امیرِ ملت پیرسید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی —!

جناب مولانا مفتی احمد یار خان صاحب بجاتی کے قلم سے .....  
 ”امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک نظر ص ۱۲۲ پر لکھتے ہیں کہ کسی صاحب نے حضرت امیرِ ملت پیرسید جماعت علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز کی خدمت میں عرض کی کہ بعض لوگ ہمارے ہاں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

مصنوعی جنازہ (تازیہ) بنا کر حصولِ ثواب اور عقیدت کی بنا پر صینہ کو بی کرتے ہیں۔ ————— تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ ————— اگر یہ عقلمند زید کا جنازہ بناتے، تو اس پر چار جوتے عم بھی مارتے۔ حضرت امیر ملت محدث علی پوری کے نام سے مشہور ہیں۔ جنہوں نے متحدہ ہندوستان میں حقیقت و معرفت کی شمع روشن کر کے بیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے لاکھوں انسانوں کو نشانِ خزل بتلایا۔

جنہوں نے ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں میں رشد و ہدایت کے چراغ جلا کر بندنِ خدا کو حق پرستی کا راستہ دکھایا اور اپنے فقر و درویشی کے خزانے گداہانِ عشق و سستی کی جھولیاں بھر دیں۔

جنہوں نے اپنی نگاہِ ولایت سے کروڑوں انسانوں کے تاریک دلوں میں نورِ معرفت پیدا کیا۔ اور اپنے سرچشمہ فقر و فیض و کرم سے مخلوقِ خدا کے دلوں کی اجاڑ کھیتوں کو سیراب کر کے سرسبز و شاداب کر دیا۔

جن کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ ہزاروں گداہانِ بے نوا آپ کی چوکھٹ پر جمع رہتے تھے اور کوئی بھی خالی ہاتھ نہ جاتا تھا۔ عشقِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا غلبہ کہ آپ کے نام نامی کو سنتے ہی وجد میں آجاتے۔ ————— حج کو جاتے تو ندینہ منورہ کے کتوں کو بھی گلے لگاتے۔ ————— اور۔

آج مملکتِ خداداد پاکستان، اسی مردِ درویش کی بھرپور کوشش و سعی کا ثمرہ ہے۔ یہ اس مردِ حق شناس کا ارشادِ گرامی ہے کہ

”اگر یہ لوگ زید کا نکالتے تو ہم بھی چار جوتیاں مارتے۔“

زید بدبخت کے حواریوں کو غوثِ زماں کی زید کے جنازے پر چار جوتیاں مارنے

کی آرزو کرنے پر غور کرنا چاہیے کہ کیا کوئی بُرے سے بُرے انسان، کسی مسلمان کے جنازے پر جوتیاں مارنے کی آرزو کر سکتا ہے؟

نہیں ————— ہرگز نہیں! —————

تو — اگر قبہ حضرت محدث علی پوری علیہ الرحمہ، یزید کو مسلمان سمجھتے تو تو اس کے جنازے پر چل جوتیاں مارنے کی آرزو ہرگز نہ کرتے —————

کشف المحجوب فصل ۳ — ص ۱۲۰ ، حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے جو کہ انہوں نے حضرت سیدنا زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا ہے کہ آپ عورتوں پر نگہبان تھے، مگر بیمار تھے اور جب آپ کو یزید کے دربار میں لایا گیا —————

أَخَذَ اللَّهُ تَعَالَى —————

اللَّهُ تَعَالَى يَزِيدَ كَوْرَسًا كَرَسًا! —————

ایک شخص نے حضرت سے پوچھا! —————

كَيْفَ أَجْحَتُمْ يَا عَلِيُّ وَيَا أَهْلَ بَيْتِ الرَّحْمَةِ ————— کہ

اے شہزادہ علی عابد اور اے رحمت کے گھر والے آپ نے صبح کس طرح کی؟

قَالَ أَنْبَحْنَا مِنْ قَوْمِنَا بِمَنْزِلَةِ قَوْمِ مُوسَى مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ

فرمایا! ہم نے صبح اس طرح کی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے فرعون

کی قوم کے ظلم و ستم سے کی تھی کہ وہ بچوں کو تو ذبح کر دیتے تھے اور عورتوں کو زندہ رکھتے تھے

فَلَا نَدْرِي صُبْحَنَا مِنْ مَسَارِنَا ————— کہ

ہم نہ صبح کو جانتے ہیں اور نہ ہی شام کو۔ —————

وَهَذَا مِنْ حَقِيقَةِ بَلَاءِنَا ————— ” پس یہ ہے ہماری مصیبتوں کی

حقیقت! —————

قارئین کرام!

یہ اس دانا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے جو کہ لاہور میں رشد و ہدایت کے سرچشمہ بن کر آئے، جنھوں نے فقر و درویشی کی روحانی قوت سے کُفر و شرک کے سینکڑوں قلعے مسمار کئے اور لاکھوں تارکدلوں میں ایمان کی روشنی پیدا کی اور راجہ راؤ جیسے متکبر و مغرور اور کافر و مشرک گورنر کو حلقہ بگوش اسلام کیا۔ اور جس مردِ کامل کے آستانہ عالیہ سے حضرت خواجہ اجیمیری اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ اجمعین فیوض و برکات کی دولتِ لازوال سے مالا مال ہوئے

اور آخر خواجہ اجیمیر رحمۃ اللہ کو کہنا پڑا: ع

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خرا

ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

اور درویش لاہوری علامہ اقبال مرحوم کو بھی عقیدت سے لکھنا پڑا۔

سید مجتبیٰ مخدوم امتم

مرقد او پیر سنجر احرم

اور خواجہ بھی اپنی قبر پاک سے محکمہ اوقاف کو کروڑوں روپے سالانہ

حیثیت فرما رہے ہیں۔

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جن کی مقدس صورت

دیکھ کر غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہو جایا کرتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں!

حجے کر دینِ مسلم و چ ہوندا تاں سرنیرے کیوں چرھدے ہو

جے کر من دے بیعتِ رسولی تاں پانی بند کیوں کر دے ہو

اٹھاراں ہزار جو عالم آہا کے حسین دے مردے ہو

جے کر دے خوفِ خدا و اتنبو خیمے کیوں مٹو دے ہو  
پر سچا عشق جنھماں دا باہو او سرِ قربانی کر دے ہو  
حضرت سلطان باہو کے ان اشعار سے یزید اور اس کے لشکریوں کے  
متعلق مندرجہ ذیل حقائق روشن ہوتے ہیں: —

۱: — یزید اور اس کے لشکریوں نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی  
ایمانی بیعت نہیں کی تھی۔

۲: — ان ظالموں کے دلوں میں خدا کا خوف ہرگز نہیں تھا۔

۳: — حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے وفادار و جانثار

ساتھیوں کا ایمان کامل، دین پختہ اور عشق پکا تھا۔ اسیلئے وہ دین کی عزت، اسلام  
کی عظمت اور نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر بے نظرو بے مثل قربانی دے گئے۔  
جذب القلوب ص ۳۵ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں۔

حجرہ — مدینہ منورہ تقریباً ایک میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

یہاں پر اس طرح فرمایا ہے کہ: —

”یک ہزار ہفت تن از بقایا مہاجرین و انصار و علماء و تابعین  
اجباراً بقتل رسانیدید۔ و از عوام الناس و رائے نساء و اطفال وہ  
ہزار کس کشتند۔ و ہفت صد تن از حاملانِ قرآن مجید نیز دو ہفت از  
قوم قریش در تحت تیغِ ظلم در آردزدند۔ و فسق و فجور و زنا و فساد را مباح  
ساختند۔ تا بحدیکہ آوردہ اند کہ ہزار زنان بعد ایں واقعہ اولادِ زنا  
زائیہ سزدند“

کہ — یہاں پر ایک ہزار سات سو آدمیوں کو۔ دہزار مہاجرین

وانصار اور علماء و تابعین کے علاوہ شہید کیا گیا — اوز بچوں و عورتوں کے علاوہ عوام میں دو ہزار آدمیوں کو قتل کیا گیا۔ سات سو قرآن مجید کے حافظ شہید کئے گئے۔ نیز قوم قریش کے ستانوے افراد کو ظلم و ستم کی تلوار سے ذبح کیا گیا۔ فسق و فساد اور زنا کو مباح کر دیا گیا۔ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد یہاں کی ایک ہزار عورتوں نے زنا کے پچھے جنے۔“

اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد شریف میں گھوڑوں کو بولانی دیتے تھے اور انتہائی غضب کی بات سُننے کہ روضہ شریف اور منبر پاک کی درمیانی جگہ (ریاض الجنۃ) میں ان لوگوں کے گھوڑے لید اور پیشاب کرتے تھے — اور مسلم بن عقبہ تمام لوگوں کو زبرد پلیدی کی بیعت اور اس کی غلامی پر اس طرح آمادہ کرنا چاہتا تھا کہ چاہے زبرد ان لوگوں کو بیچ ڈالے یا آزاد کرے — خواہ وہ اللہ جل جلالہ کی اطاعت کی جانب بلائے یا گناہ پر جبر و کراہ کرے۔ اور — علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ان دنوں کتوں اور دوسرے جانوروں نے مسجد شریف میں رہنا شروع کر دیا تھا۔

قاریین کرام! —

یہ ہے بے ادب خارجیوں اور گستاخ نجدیوں کا امیر المؤمنین اور سپر الشی جنتی جو مسلم بن عقبہ کے ظلم و ستم کے ذریعہ مدینہ والوں سے اس عہد پر اپنی بیعت کروانا چاہتا تھا کہ کسی کو آزاد کرنا یا فروخت کرنا تو درکنار، اگر اللہ کی نافرمانی اور کسی کبیر گناہ کے لئے بھی کہوں — تو مسلمانوں کو ایسا کرنا ہوگا۔

جذب القلوب (اُردو) ص ۳۶ — زبرد بن معاویہ نے مسلم بن عقبہ کو شامیوں

کا ایک بڑا شکر دے کر اہل مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

مشکوٰۃ شریف ۵۲۵:۔

حضرت سعید بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایامِ احقرۃ میں مدینہ منورہ میں اتنی قتل و غارت گری ہوئی کہ

لَمْ يُؤذَنَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمَّ

کہ ”تین دن تک مسجدِ نبوی میں نہ اذان ہوئی، نہ اقامت اور نہ ہی جماست“

اور حضرت سعید بن المیب مسجد کے ایک کونے میں چھپے رہے۔

وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَثْقَ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَيْبَتِهِ لِيَسْمَعَهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ

عَلَيْهِ السَّلَامُ اور

”وہ نماز کے اوقات کو نہیں جانتے تھے۔ لیکن جب نماز کا وقت

ہوتا تو نبی اکرم علیہ السلام کی قبر مبارک سے آذان کی آواز آتی تھی۔“

طبرانی کے الفاظ۔ جذب القلوب ص ۲۶۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزیدِ پلید کی اطاعت سے اعراض کر کے بیعت سے انکار

کر دیا اور اس کی برائیوں کا برسراعام اعلان شروع کر دیا۔

جب یزید کے مخبروں اور حواریوں نے اسے ان حالات کے بارے میں آگاہ

کیا، تو یزید نے ایک شخص کو حضرت عبد اللہ بن زبیر کی گرفتاری کے لئے بمعمر سلج

فوجی سواروں کے روانہ کر دیا۔ اور اس کو ہدایت کی وہ حضرت عبد اللہ

بن زبیر کے گلے میں طوق ڈالے بغیر ہمارے سامنے ہرگز پیش نہ کرے۔ اور

وہ شخص ہی مسلم بن عقبہ تھا۔ مگر انہی دنوں یزیدِ پلید مر گیا۔ تو

حضرت عبد اللہ بن زبیر نے بلند آواز سے پکارا:۔

يَا أَهْلَ الشَّامِ إِنَّ طَاعَتَكُمْ قَدْ هَلَكَ —————  
 ” اے شام والو! تمہارا شیطان ہلاک ہو گیا۔“

کہ یزید نے اہل مدینہ سے جو سلوک کیا

مَعَ شَرِبِهِ الْخَمْرُ وَاتِّبَانَهُ الْمُنْكَرَاتِ اشْتَدَّ عَلَيْهِ  
 النَّاسُ وَخَرَجَ عَلَيْهِ —————

” اس کے ساتھ ساتھ وہ شراب نوشی اور ممنوعہ اعمال کا مرتکب ہوا

اسی سبب سے لوگوں نے اسپر ناراضگی کا اظہار کیا اور اسی سبب  
 لوگوں نے متفقہ طور پر خروج کا ارادہ کیا“

وَلَمْ يُبَارِكِ اللَّهُ فِي عُمُرِهِ ————— اللہ اس کی عمر میں برکت نہ دے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے یزید کو فارت کرے کہ اس نے مکہ مکرمہ پر چڑھائی کی —

ص ۳۶ - اردو۔ — جب یزید پلپید کے سامنے عبد اللہ بن زمرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے حکم قرآن و حدیث کے مطابق بیعت کا ذکر کیا تو فوراً اسکی گردن ماری۔

ص ۳۷ — اور ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بلند پایہ محدث ہیں کہتے ہیں۔

کہ — ۶۲ھ شروع ہوا تو یزید پلپید بن معاویہ نے عثمان بن ابی سفیان کو جو اس کا

بچا زاد بھائی تھا۔ مدینہ منورہ روانہ کیا تاکہ مدینہ والوں کو یزید کی بیعت کی دعوت دیں۔

ایک جماعت یزید کے پاس سے مدینہ واپس آئی تو اس نے یزید پلپید

کی دشنام طرازی پر زبان کھولی اور اسکی بے دینی، شراب نوشی، ممنوعات کے ارتکاب

اور کُتوں سے کھیلنے کا ذکر کیا اور ساتھ ہی اس کی دوسری باتوں کا ذکر بھی کیا، اس

کی بیعت سے علیحدگی بھی اختیار کر لی — اور بقیہ اہل مدینہ کو اس

کے قصد بیعت و اطاعت سے روکا —————

منذر ————— ایک شخص تھے جن کا تعلق بھی اسی جماعت سے  
 تھا ————— انہوں نے خدا کی قسم کھا کر کہا کہ —————  
 ”مجھ کو نیرید نے ایک لاکھ درہم دیئے ہیں اور میرے ساتھ  
 اس نے احسان بھی کئے ہیں لیکن میں سچائی کو ہاتھ سے نہ جانے  
 دوں گا۔“

”نیرید ————— شراب نوش اور تارک الصلوٰۃ و صوم ہے۔“  
 اہل مدینہ نے عثمان بن محمد کو جو نیرید شقی کی طرف سے مدینہ کا عامل تھا نکال  
 کر اس پاک شہر کی پاک سرزمین کو اغیار کی نجاست سے پاک صاف کر دیا۔

## اہل مدینہ اور فسق بیعت نیرید

ص ۲۸۔ (اردو) ————— اور ابن جوزی محدث رحمۃ اللہ علیہ، الواکن بدہنی

سے جو ثقہ راوی ہیں نقل کرتے ہیں کہ: —————

”اہل مدینہ، نیرید کی علامات فسق و فساد کے ظاہر ہو جانے کے بعد  
 منبر پر چڑھ کر اس کی بیعت سے منکر ہو گئے۔ عبداللہ بن ابی عمرو بن  
 حفص مخدومی نے اپنا عامہ سر سے اتار کر کہا کہ اگرچہ نیرید نے مجھے صلہ  
 اور انعام دیا ہے۔ نیرید جاسد میں اضافہ کیا ہے لیکن جو خدا کا  
 دشمن اور دائم انحر یعنی ہمیشہ شراب پینے والا ہے۔ میں اس کی بیعت کو  
 اس طرح واپس لوٹانا ہوں اور اپنے آپ کو اس سے علیحدہ کرتا ہوں جس طرح  
 اپنی دستار کو ————— دوسرا آدمی اٹھا سنے اپنی

ہوتیاں اتار کر اس طرح یزید کی بیعت توڑ دی۔“

شیخ عبدالحق محقق و محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یزید کے متعلق اس تشریح و تفصیل کے بعد کسی مسلمان کو خبیث اور بد معاش کو امیر المؤمنین۔ کامل مومن اور پیدائشی جنتی سمجھنا کسی لحاظ سے بھی درست و جائز نہیں ہے۔

شیخ دہلوی کی ان تصریحات سے مندرجہ ذیل حقائق کھل کر سامنے آتے ہیں۔

۱۔ یزید خدا کا دشمن اور ہمیشہ شراب پینے والا تھا۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یزید شیطان،

گمراہ اور اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان تھا۔

۳۔ مسلمان چاہے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں یا نہ کریں

یزید کی بیعت ضروری ہے۔

۴۔ اہل مدینہ یزید کو گالیاں دیا کرتے تھے۔

۵۔ جن لوگوں نے یزید کی بیعت کی تھی۔ انہیں اس کی بد اعمالیوں،

بد اخلاقیوں اور بد کرداریوں کا علم نہیں اور جب انہیں صحیح صورت حال کا علم

ہوا تو ان سب نے یزید کی بیعت کو ختم کر دیا۔

لیکن۔۔۔ حضرات گرامی۔ وہ اہل مدینہ تھے اور اہل پاکستان ہیں جو

اسے اس کی گھناؤنی تصویر دیکھ کر اور اس کی شرمناک زندگی پڑھ کر بھی اسے مومن کامل،

خلیفہ برحق اور پیدائشی جنتی سمجھتے ہیں۔۔۔

محدث دہلویؒ۔۔۔ یزید کو پلید کہتے ہیں۔

بخاری سے پاک جلتے ہیں۔۔۔ اور خارجی اسے امیر المؤمنین کہتے ہیں۔

فضائل تبلیغ ص ۳۸۔۔۔ حضرت پیر برکت علی صاحب ریوے سیشن دارالاحسان

جو پہلے سالار والہ کہلاتا تھا — لکھتے ہیں: —

” اہل کوفہ کے پاس سارا دین مکمل تھا، لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نواسے سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت نہ تھی۔ اس ایک کمی کے باعث ان کا سارا دین تباہ و برباد ہو گیا۔“

## یزید کے بیٹے کا بیان

یزید کے اپنے بیٹے کا بیان -

الصواعق المحرقة ص ۱۳۴ — علامہ ابن حجر المکی رحمۃ اللہ علیہ، لکھتے ہیں -

” معاویہ — یزید کے بیٹے نے کہا کہ پھر میرے باپ کو حاکم بنایا گیا — وَقَدْ كَانَ غَيْرَ أَهْلٍ — حالانکہ وہ اس کا اہل نہ تھا — پھر اس نے نواسہ رسولؐ سے لڑائی کی - فَتَقَصَّتْ عُمُرَةُ — پھر اس کی عمر کم ہو گئی — وَصَارَ فِي قَبْرِهِ مَعْتُوبًا بِذُنُوبِهِ — اور وہ اپنی قبر میں اپنے گناہوں کے سبب عذاب میں مبتلا ہو چکا ہے - وَقَتَلَ عُمُرَةُ رَسُولَ اللَّهِ — اور اس نے عترت رسولؐ کو قتل کیا - وَبَاحَ الْخَمْرَ وَخَرَبَ الْكُفَّةَ — اس نے شراب کو حلال کیا

اور کعبہ شریف کی بے حرمتی کی —“

حیرت کی بات ہے کہ خود یزید پلید کا اپنا حقیقی بیٹا معاویہ تو اپنے باپ

کے خلاف بیان دیتے ہوئے کہتا ہے — کہ

۱ — میرے باپ نے عترت رسولؐ کو قتل کیا -

۲: — شراب کو حلال اور کعبہ کو ویران کیا  
 ۳: — میرے باپ کو اس کے گناہوں کے سبب قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔  
 لیکن — آج چودہ سو سال بعد یہ خارجی نجدی مولوی، اسے،  
 پیدائشی جنتی اور کربلا کے حق و باطل کے خونین معرکہ سے بری الذمہ سمجھتے ہیں۔  
 تاریخ الخلفاء۔ ص ۱۴۷۔۔ وکان شابا صالحا۔ کہ

یزید کا بیٹا ایک صالح نوجوان تھا۔

وَلَمْ يُخْرِجْ إِلَى النَّاسِ — اور

جب اسے زبردستی خلیفہ بنایا گیا تو وہ شرم کے مارے اپنے حجرے سے  
 باہر نہ نکلا، یہاں تک کہ چالیس دن کے بعد اس کا جنازہ نکلا۔ نہ اس نے کوئی  
 خلافت کا کام کیا اور نہ ہی اس نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

وَلَا فَعَلَ شَيْئًا مِّنَ الْأُمُورِ وَلَا صَلَّىٰ بِالنَّاسِ — اور

جب اسے خلافت پیش کی گئی — تو اس نے کہا —

مَا أَصَبْتُ مِنْ حَلَاوَتِهَا فَلَمْ أَتَّخِمْ لَهَا رِقَبًا — کہ

میں اس مٹھاس کو پسند نہیں کرتا — اور — نہ ہی میں اس کا بوجھ

برداشت کر سکتا ہوں — مطلب یہ کہ وہ خلافت جس میں آل رسول صلی

اللہ علیہ وسلم کا خون بہا کر استوار کی گئی ہو۔ یزید کے اپنے بیٹے معاویہ کے لئے

ہی قابل قبول نہیں اور اس خلافت سے اس نے صاف انکار کر دیا۔

## سوالات و جوابات

# شہادت کا ازالہ

قرآن و حدیث کے پیش نظر تفسیر و تاریخ کی تصریحات محدثین و مفسرین کی مستند روایات، ائمہ مجتہدین کے ارشادات اور بزرگان دین کے صحیح اقوال کی روشنی میں ہم نے یزید کے کفر و الحاد، ظلم و ستم اور جبر و تشدد کو ثابت کر کے اس کی بد اخلاقیوں، بد اعمالیوں اور بد کرداریوں کا نقشہ پیش کر کے اور اس کی اسلام دشمنی، شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت اور آل رسول علیہ السلام سے عداوت کو روز روشن کی طرح عیاں کر کے روشنی کا ایک مینارہ کھڑا کر دیا ہے۔ تاکہ

یزید کو کامل مومن۔ امیر المؤمنین۔ اور پیدائشی جنتی ماننے والے اس کے صفائی کے گواہ بخدی و خارجی لوگوں کو اس گمراہ گن عقیدہ کی روشنی کی کوئی کرن دکھائی جاسکے اور ان بھٹکے ہوئے انسانوں کو منزل کا صحیح راستہ مل جائے۔ اور نواسہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں یزید کو لانے والے اور راکب دوش مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی شہادت کے عظیم منصب گرانے والے جہنم کی آگ سے بچ جائیں۔

اور صحیح العقیدہ اہلسنت و جماعت، محبان آل مصطفیٰ علیہ السلام غم حین میں آنسو بہا کر اپنی بخشش کا سامان پیدا کر لیں۔ اور

یزید کو ملعون۔ کافر۔ ظالم۔ عیاش۔ بد معاش۔ زانی اور شرابی مان لیں اور اسلام کا باغی۔ دین کا دشمن۔ اور اہل بیت اطہار کا بدترین مخالف جان کر حشر کے ہولناک دن میں محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کالی کالی اور بیخ تن پاک کی تطہیر کی چادر کے مقدس سایہ کے حقدار بن جائیں۔۔۔۔۔

آخر میں ان سوالات کا جواب دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں، جن کی بنا پر یہ خارجی و نجدی۔۔۔۔۔ اور یزیدی کی۔۔۔۔۔ صفائی کے گواہ، اس کا کوئی جرم تسلیم کرنے اور ان کا کوئی گناہ ماننے کو تیار نہیں ہیں۔۔۔۔۔ تاکہ شاید اسی طریقہ سے ان کے دلوں کا زنگ اتر جائے۔۔۔۔۔ ان کی آنکھوں سے تعصب کے سب پر دے ہٹ جائیں اور انہیں سیدھا راستہ نظر آجائے۔

### سوال نمبر ۱۰۵ :

یزید مسلمان امیر تھا اور امیر کی اطاعت مسلمانوں پر فرض ہے۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔۔۔۔۔ مثلاً

مسلم شریف۔ جلد ۲ ص ۱۲۳۔۔۔۔۔ مشکوٰۃ شریف ص ۳۱۸۔۔۔۔۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے :۔۔۔۔۔

مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ  
وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي  
ترجمہ :۔۔۔۔۔ جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت  
کی اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے  
امیر کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی اور جس نے

امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔“

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

انْ خَلَيْتُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي أَنْ أَسْمَعَ

وَأَطِيعَ وَإِنْ كَانَ عَبْدٌ مُجَدِّعٌ الْأَطْرَفِ -

ترجمہ: ”میرے خلیل رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت

یا مجھے ارشاد فرمایا کہ میں امیر کی بات سنوں اور اسکی اطاعت کروں

چاہے وہ امیر غلام اور ہاتھ پاؤں کٹا ہوا کیوں نہ ہو۔“

**جواب:**

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد برحق اور سچ، لیکن امام الانبیاء صلی اللہ

علیہ وسلم نے یہ کہاں فرمایا کہ امیر کی اطاعت فرض ہے چاہے وہ زانی و شرابی عیاش

و بد معاش اور خدا اور رسول کا باغی ہی کیوں نہ ہو۔

اگر — ایسا کہیں ہے تو ثابت کرو —

اور اگر ایسا نہیں ہے — اور یقیناً نہیں ہے تو — پھر

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات پر عمل کرتے ہوئے ان

خارجیوں کو چاہیے کہ وہ یزید کو امیر المؤمنین - خلیفۃ المساعین اور مومن کامل کہنا چھوڑ

دیں — اور اپنے اس باطل عقیدے سے توبہ کر کے سچا امتی ہونے کا ثبوت دیں۔

مسلم شریف - جلد ۲ ص ۱۲۵ - حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ -

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اطاعت نہیں، البتہ اطاعت نیکی میں ہے۔“

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان امیر کی اطاعت مسلمانوں پر فرض نہیں ہے، البتہ کسی نیک، متقی اور اللہ کے فرمانبردار امیر کی اطاعت فرض ہے۔  
مشکوٰۃ شریف ص ۳۲۱ حضرت نوّاس بن سمرعان فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: —————

لِلطَّاعَةِ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ —————

ترجمہ: ”فاسق و فاجر اور گنہگار و بدکردار حکمران کی اطاعت فرض نہیں ہے۔“  
اب میں ان خارجیوں اور نجدیوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارا امیر المؤمنین یزید، فاسق و فاجر۔ زانی و شرابی اور عیاش و بد معاش اور خدا و رسول کا نافرمان نہیں تھا؟ —————

اگر نہیں تھا تو دلائل سے ثابت کرو! ————— اور  
اگر تھا اور یقیناً تھا جیسا کہ پہلے ہی پوری شرح و بسط اور تشریح و وضاحت سے ثابت ہو چکا ہے۔ تو پھر تم لوگ ایسے گناہگار، بدکردار انسان کو خلیفہ برحق کیوں تسلیم کرتے ہو؟ ————— اور ایسے غلیظ اور گندے انسان سے نفرت کیوں نہیں کرتے؟ —————

مسلم شریف کی احادیث کا حوالہ دیکر مسلمانوں کو دھوکا و فریب دینے والے الحاج مولانا محمد حسن خطیب جامع مسجد محمدی نوکھر ضلع گوجرانوالہ کے ہیں، جنہوں نے حال ہی میں سیدنا حسنؓ اور امیر یزیدؓ کے نام سے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا کہ اہل ایمان کی غیرت کو لٹکا رہے۔  
ال مصطفیٰ اصل اللہ علیہ وسلم کے اس دشمن اور یزید ملعون کے اس صفائی کے گواہ کو پتہ ہونا چاہیے کہ جس مسلم شریف کے حوالے دیکر تم نے اطاعت امیر پر

زور دیا ہے۔ اسی میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔

مسلم شریف۔ جلد ۲، ۱۲۵ — مشکوات شریف ص ۳۱۹  
حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا ہے کہ اگر تم پر کوئی غلام، ناک کٹا اور کان کٹا بھی امیر بنایا جائے  
تو: — يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا —

ترجمہ: — ”تو اگر وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی اللہ کے دین کا حکم دے  
تو پھر اس کی باتوں کو سنو اور اس کی اطاعت کرو!“

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ امیر کی بات کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔

فَاِذَا اَمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا تَسْمَعُ وَلَا تَطَاعُهُ — اور

”اگر وہ امیر کسی گناہ اور نافرمانی کا حکم دے تو پھر نہ تو اس کی بات  
سنو اور نہ ہی اس کی اطاعت فرض ہے۔“

اب میں اس گستاخ اور بے ادب مولوی سے پوچھتا ہوں کہ کیا شراب پینا  
زنا کرنا۔ ظلم توڑنا۔ عورتوں سے گانا سننا۔ سوتیلی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں سے  
ہمبستگی کرنا۔ بندر سچانا۔ خانہ کعبہ و بیت اللہ شریف کا غلاف جلانا۔ حرم پاک  
پر پتھر برسانا۔ مدینہ منورہ پر چڑھائی کرنا۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں گھوڑے  
باندھنا۔ آذان و جماعت ادا نہ کرنے دینا۔ مدینہ منورہ کی عصمت مآب خواتین کی  
عصمت لوٹنا۔ مسجد نبوی میں تین دن تک نہ آذان اور نہ ہی جماعت ہونے دینا۔

صحن مسجد میں قتل و غارت کا بازار گرم کرنا اور میدان کربلا میں اپنی بادشاہت کو قائم  
رکھنے کے لئے آل رسول پر باپنی بند کرنا۔ ان پر تیروں کی بارش کرنا۔ شہزادہ

علی اکبرؑ کی لاش پر گھوڑے دوڑانا۔ نواسہ رسولؐ اور راکبِ دوش رسولؐ کا سہرا قدسِ مجددی کی حالت میں کاٹ کر نیزے پر چڑھانا۔  
 پاک دامن سید زادیوں کے خیمے جلانا۔ اور بھرقیدی بنا کر شام  
 کے بازاروں میں تشہیر کرنا۔ یہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت ہے یا بغاوت  
 اللہ کی کتاب کا حکم ماننا ہے یا نافرمانی۔ گناہ و معصیت ہے یا نیکی و  
 پارسائی کا سرٹیفکیٹ؟  
 اگر۔۔۔ یہ اللہ و رسولؐ کی اطاعت۔۔۔ کتاب اللہ کا حکم ہے  
 تو ثابت کرو!

اور۔۔۔ اگر یہ سب کچھ خدا و رسولؐ سے بغاوت۔۔۔ کتاب اللہ و  
 شریعتِ مصطفیٰ علیہ السلام سے عداوت اور گناہ و معصیت ہے تو پھر ایسے  
 بدکردار، بدسخت اور گنہگار انسان کی اطاعت فرض کیوں؟  
 اگر۔۔۔ یہ اللہ و رسولؐ کی اطاعت۔۔۔ کتاب اللہ کا حکم ہے تو ثابت  
 کرو! اور اگر یہ سب کچھ خدا و رسولؐ سے بغاوت۔۔۔ کتاب اللہ اور  
 شریعتِ مصطفیٰ علیہ السلام سے عداوت اور گناہ و معصیت ہے۔۔۔  
 تو پھر ایسے۔۔۔ بدکردار و گنہگار انسان کی اطاعت فرض کیوں؟  
 جبکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔۔۔ کہ  
 امیر کی اطاعت نیکی ہے۔۔۔ بدی میں نہیں!  
 شرافت میں ہے۔۔۔ خباثت میں نہیں!  
 حق پرستی میں ہے۔۔۔ باطل پرستی میں نہیں!  
 اور اللہ و رسولؐ کی اطاعت میں ہے۔۔۔ نافرمانی میں نہیں!

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم شریف جلد ۲ ص ۱۲۴  
 أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَىٰ وَجُوبِهَا غَيْرُ مَعْصِيَةٍ وَعَلَىٰ تَحْرِيمِهَا  
 فِي الْمَعْصِيَةِ ————— کہ

”تمام علماء حق کا اس بات پر اجماع ہے کہ امیر کی اطاعت نیکی پر  
 فرض ہے اور اس کی معصیت پر برگز فرض نہیں ہے۔“

اور پھر سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ یزید کو امیر کس نے بنایا۔ صرف  
 حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اور وہ بھی جب انہوں نے یزید کی امارت  
 کا اعلان کیا تو حاضرین مجلس کے اکابر حضرات نے اس کی بھرپور مخالفت کی۔

تاریخ الخلفاء ص ۱۳۴۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔

دَعَا مُعَاوِيَةَ أَهْلَ الشَّامِ إِلَى الْبَيْعَةِ: —

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اہل شام کو اپنے بیٹے کی بیعت

کے لئے بلایا۔

فَبِالْعَوَةِ ————— پس انہوں نے بیعت کر لی۔

وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ عَمِدَ بِالْخِلَافَةِ لِابْنِهِ —————

اور یہ اسلام میں پہلا واقعہ ہے کہ کسی باپ نے اپنے بیٹے کیلئے خلافت کا

عہد لیا ہو۔

ثُمَّ إِنَّهُ كَتَبَ إِلَىٰ مَرْوَانَ بِالْمَدِينَةِ أَنْ يَأْخُذَ الْبَيْعَةَ

”پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کے گورنر مروان

کو لکھا کہ لوگوں سے یزید کی بیعت لے۔“

فَخَطَبَ مَرْوَانَ - فَقَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رَأَىٰ أَنْ يَسْتَحْلِفَ عَلَيْكُمْ

وَلَدَهُ يَزِيدَ سَنَةَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ —————

## مروان کا خطبہ

پھر جب مروان نے خطبہ دیا کہ تحقیق امیر المؤمنین حضرت

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے زید کو تم پر خلیفہ مقرر کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم۔

فَقَامَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ - فَقَالَ بَلْ  
سُنَّةَ كِسْرَى وَتَيْصَرَانَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَمَا مَجْعَلُهَا فِي أَوْلَادِهَا

ترجمہ :- پس حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔

نہیں۔۔۔ یہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم کی سنت نہیں۔۔۔ بلکہ تیسرو

کسری کا طریقہ ہے۔۔۔ ان دونوں نے اپنی اولاد میں سے کسی کو خلیفہ

نامزد نہیں کیا۔۔۔

اور۔۔۔ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

قَدْ كَانَ قَبْلَكَ خُلَفَاءُ لَهُمْ أَبْنَاءٌ، وَلَيْسَ ابْنُكَ بِخَيْرٍ

مِنْ أَبْنَائِهِمْ۔۔۔ کہ

”۔۔۔ آپ سے پہلے بھی خلفاء گزرے ہیں اور ان کے بیٹے بھی

تھے اور آپ کا بیٹا زید ان کے بیٹوں سے اچھا نہیں ہے۔“

وَلَكِنَّهُمْ اخْتَارُوا الْمُسْلِمِينَ حَيْثُ عَلِمُوا الْحَيَاةَ وَ

إِنَّكَ تَحْذِرُنِي أَنْ أَشُقَّ عَصَا الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ أَكُنْ لِأَفْعَلِ

ترجمہ :- اصل یہ ہے کہ مسلمانوں نے خلیفہ کا انتخاب عام مسلمانوں

پر بھروسہ ہے، وہ اپنی مرضی سے جسے چاہتے خلیفہ بنا لیتے

اور آپ ڈرا رہے ہیں کہ میں مسلمانوں کی قوت کو ٹکڑے کر دوں گا لیکن میں

ایسا کرنے والا نہیں ہوں۔“

أَنَا رَحْبَلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

”میں مسلمانوں میں سے ایک فرد ہوں،“

فَإِذَا اجْتَمَعُوا عَلَىٰ أَمِيرٍ فَإِنَّمَا أَنَا رَحْبَلٌ مِنْهُمْ۔

”جب مسلمان کسی کو خلیفہ بنالیں گے تو میں بھی مان لوں گا“

خیال رہے کہ وہی ابن عمر رضی اللہ عنہما یعنی عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جن کے متعلق مشہور ہے

کہ انہوں نے یزید کی بیعت کر لی تھی اور اسی چیز کو خارجی آجکل اچھا ل رہے ہیں اور

بیچارے بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں، جن کی تفصیل آگے آئے گی۔

شمر کے چیلوں ————— ابن زیاد کے ساتھیوں اور یزید کی صفائی کے گواہوں

کا یہ کہنا کہ سوائے حضرت حسین اور عبداللہ بن زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تمام اہل

مدینہ نے یزید کی بیعت کر لی تھی ————— ان خارجیوں کا یہ مفروضہ قطعاً غلط اور بے

بنیاد ہے۔

اس لئے کہ ————— اگر یہ تسلیم کر لیا جائے تو پھر مندرجہ ذیل سوالات پیدا

ہوتے ہیں، جن کا جواب بخدیوں اور خارجیوں کے ذمہ ہے !

## خارجی جواب دیں !

۱: ————— مدینہ منورہ میں یزید کے خلاف لڑنے والے کون تھے ؟

۲: ————— یزید نے ان پر شکر کشی کیوں کی ؟

۳: ————— دسہزار مہاجرین و انصار قتل کئے گئے ————— کیوں ؟ سات سو

حفاظ قرآن مجید شہید کئے گئے ————— کیوں ؟ ————— جو اہل مدینہ اتنی کثیر تعداد



یزید کے حمایتو! — بتاؤ — وہ لڑکا اور حضرت سعید بن المسیبؓ جو کہ تابعین کبار میں سے تھے، مسلم بن عقبہ کے پاس لائے گئے اور ان سے کہا گیا کہ یزید کی بیعت کر لو! —

انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو بکر و عمرؓ کی بیعت پر بیعت کی۔  
تو بتاؤ — کیا وہ لڑکا اور حضرت سعید بن المسیبؓ بھی یزید کی بیعت کر چکے تھے؟ — اگر یہ درست ہے تو پھر اسے قتل اور ان کے قتل کا حکم کیوں دیا؟  
اور اگر انہوں نے بیعت نہیں کی تھی — تو پھر تمہارا یہ مفروضہ کہ سب اہل مدینہ نے بیعت کر لی تھی، جھوٹ اور بے دینی نہیں تو اور کیا ہے۔؟

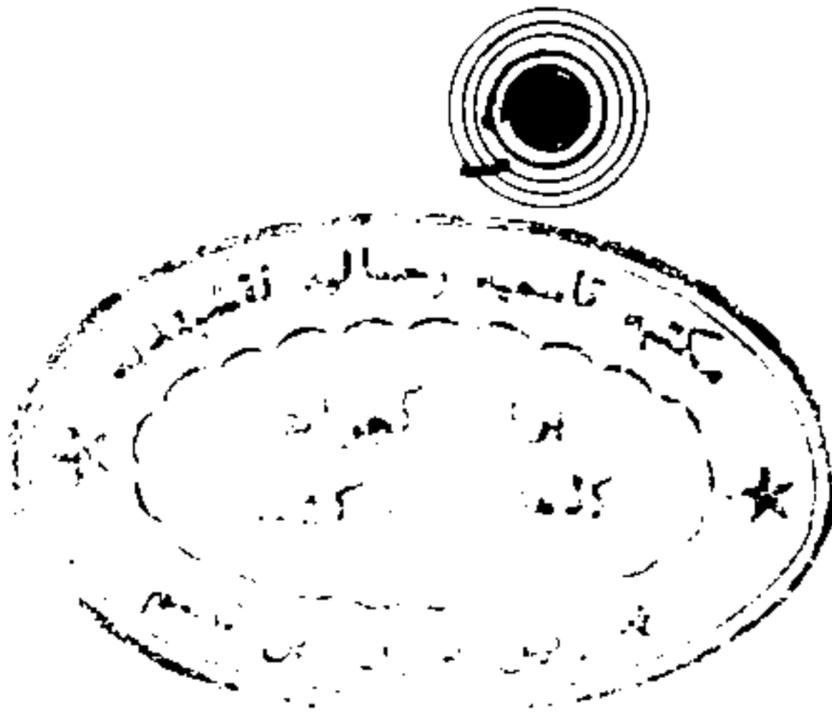
جذب القلوب ص ۲۸۔ "حضرت عبداللہ بن عمرو بن حفص مخزومی نے اپنی دستار امارت اعلان کیا کہ — میں نے خدا کے دشمن اور دائم الخمر کی بیعت کو اپنے سے علیحدہ کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن مطیعؓ اور حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیلؓ کو شہید کیا گیا — اور ان کے ساتھ اور ان کے سامنے ان کے سات بیٹوں کو بھی شہید کیا گیا۔"

یاد رہے کہ مسلم بن عقبہ کو "مصرف" بھی کہتے ہیں۔ اس لئے کہ اس ظالم و بد بخت نے قتل و غارت گری میں انتہا کر دی یعنی اسراف کیا —  
جذب القلوب ص ۴۲۔ "ایک شخص نے کہا کہ میں نے طریقہ

اطاعت میں بیعت کی، معصیت میں نہیں — اس ظالم نے اس کی بھی گردن اڑادی — اس کا جرم یہ تھا کہ اس نے اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کا نام لیا تھا — جو یزید اور اس کے ظالم اور متکبر شکر یوں کو ہرگز قابل قبول نہیں تھی۔"

جذب القلوب کے صفحہ ۴۳ پر درج ہے کہ —————  
 ” حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا گیا کہ انکی داڑھی مبارک  
 کے تمام بال نہیں ہیں، ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ کی یہ حالت کیوں ہوئی؟  
 فرمایا مجھ پر اہل شام نے ظلم کیا ہے کہ واقعہ حُرّہ کے دن ایک گروہ میرے  
 گھر میں گھس آیا اور گھر کا تمام سامان لوٹ کر لے گیا — اس کے بعد  
 ایک اور جماعت آئی، گھر میں کوئی چیز نہ پائی تو ان لوگوں نے غصہ و قہر  
 کی آگ شعلہ زن کی — کہنے لگے شیخ کو بلاؤ — اور پھر میری  
 داڑھی کا ایک ایک بال اکھیرنا شروع کیا۔“

پاکستان کے بخیلو — خارجیو — اور نیرید کے لشکریو! —  
 یہ ہے ہمارا مومنِ کامل — پیدائشی جنتی — اور امیر المؤمنین — نیرید



## مسلم بن عقبہ کا انجام

وہ قریشی جو نیرید کی بیعت سے انکار کر کے قتل ہو گیا تھا اور جس کا سر اس کی ماں کے حوالے کیا گیا تھا۔ اس کی ماں نے قسم کھائی تھی کہ اگر کبھی میں قدرت پاؤں گی تو ”مُسْتَرْف“ یعنی مسلم بن عقبہ کو زندہ یا مردہ جلا کر چھوڑوں گی۔

جب وہ ظالم و بد بخت مر گیا تو اس قریشی خاتون نے اپنے چند غلاموں کو ساتھ لیا اور اسکی قبر پر گئی تاکہ اس کو قبر سے نکال کر اپنی قسم پوری کرے۔ لیکن جب اس کی قبر کو کھولا گیا تو انہرے نے دیکھا کہ ایک مہیبت ناک اژدہا ظالم مسلم بن عقبہ کی گردن سے لپٹا ہوا تھا اور اس کی ناک کی ہڈی میں منہ ڈالے اس کو بھنچھوڑ رہا تھا یہ سب لوگ یہ حالت دیکھ کر ڈر گئے اور اس عورت سے کہا کہ قدرت خود اس ظالم کو سزا دے رہی ہے، اب تو اس کو کیا سزا دیگی اپنے انتقام سے درگزر کر۔ لیکن عورت نے سوچا۔۔۔ نہیں میں قسم کھائی ہے، پھر اس عورت نے کہا کہ اسے پاؤں کی طرف سے نکالو۔۔۔ وہاں پر بھی ایک اژدہا اسی طریقہ پر لپٹا ہوا تھا۔

اس خاتون نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی!۔۔۔

اے الہ العالمین!۔۔۔ مسلم بن عقبہ پر حق تیری رضا مندی کے لئے ہے، مجھے قدرت اور موقع عطا فرماتا کہ میں اس ظالم و ستمگر کو قبر سے نکال کر جلاؤں۔ اس کے بعد ایک لکڑی لے کر سانپ کی دم پہ ماری۔ وہ ایک

طرف ہٹ گیا۔ اور اسے قبر سے نکالا گیا۔

واقعی کتے ہیں کہ پھر لوگوں نے اس ظالم کو دار پر لٹکا

دیا۔ اور لوگ اس کی لاش کو سنگسار کرتے رہے۔

حضرات گرامی! جب یزید کے ایک گورنر اور سپہ سالار کا انجام

اور اس کی عبرت تک سزا دنیا میں یہ ہے تو پھر یزید ملعون کا حال کیا ہوگا۔

جبکہ اس کے اپنے بیٹے معاویہ نے کہا ہے کہ میرے باپ کو بد اعمالیوں کے باعث قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

## شیخ عبدالحق محدث کی تشریح و تشریح

قارئین کرام! یہ تشریحات و تشریحات، حضرت شیخ محقق

دمدست دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہیں جن کی تحقیق کے مقابلہ میں پاکستان کے کسی بخدی و خارجی اور کسی بے ادب دگستاخ مولوی کی تحقیق کو خاک کے ذرے کے برابر نہیں سمجھتا۔

سوال ۲: "رشید ابن رشید" کا مصنف ابو یزید محمد بن بٹ اپنی

کتاب میں یزید کی خلافت۔ اس کی پراسائی۔ پاک دامنی اور صفائی اور اس کے متقی اور پیدائشی جنتی ہونے کی یہ دلیل پیش کرتا ہے۔

چونکہ یزید اسلام کے اکابرین کا رشتہ دار تھا اور کاتب وحی کا بیٹا ہونے کے ساتھ ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کا بیٹا بھی تھا اور ام المومنین حضرت حبیبہ کا حقیقی بھتیجا اور سیدنا عمر فاروقؓ کی پوتی کا داماد تھا۔ اس لئے

وہ بہت ہی نیک اور پارسا۔ خلیفہ برحق اور پیدائشی جنتی تھا۔

جواب: میں کہتا ہوں کہ یزید کی یہ تمام رشتہ داریاں درست۔ مگر

سوال یہ ہے کہ کیا کسی انسان کی صرف اکابرینِ اسلام سے رشتہ داری اس کے لئے ذریعہٴ نجات بن سکتی ہے؟  
اس کا جواب نفی میں ہے!

اسی لئے کہ اگر اکابرینِ اسلام اور بزرگانِ دین سے رشتہ داری کسی انسان کے لئے وسیلہٴ نجات ہو سکتی تو پھر حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان ہرگز طوفانی لہروں میں غرق نہ ہوتا۔

یہ خارجی ٹولہ تو زید کو صحابی رسولؐ کا فزیزد کہہ کر اسے جنتی بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ مگر کنعان تو ایک جلیل القدر پیغمبرِ خدا کا بیٹا ہے مگر پھر بھی یہ خونِ رشتہ اس کے کام کیوں نہ آیا؟

تو جب ایک عظیم نبی کا خونِ رشتہ اس کے بیٹے کے لئے ذریعہٴ نجات نہ بن سکا۔ تو زید ملعون کیشتے ہے اور اکابرینِ اسلام سے اس کی رشتہ داری اس کے لئے کیسے فائدہ مند ہو سکتی ہے؟

پھر شمر لعین بھی تو حضرت امام حسین علیہ السلام کا رشتہ دار تھا۔ وہ اس طرح کہ شمر کی حقیقی چھوٹی، ام البنین بنتِ حرام، امیر المومنین، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے نکاح میں تھیں جن کے لطن سے چار لڑکے، عباس، عبد اللہ، جعفر اور عثمان پیدا ہوئے۔

اس طرح شمر ان کے واسطے سے حضرت امام عالی مقام کا پھوپھیرا بھائی تھا۔ اور کربلا کے حق و باطل کے خونین معرکہ میں شمر نے ابن زیاد سے ان چاروں کیلئے امان بھی طلب کی تھی جو منظور بھی کر لی گئی تھی۔ اور پھر شمر نے چاروں کو کو مخاطب ہو کر کہا تھا کہ تم میرے بھائی ہو، میری طرف



فرائض کی ادائیگی کے باوجود — اللہ کریم نے قرآن پاک میں ان کے مومنانہ کردار کو یکسر رد کر کے ان کے مومن نہ ہونے کا واضح اعلان فرما دیا۔  
 وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ  
 اگر — نمازیوں — حاجیوں — روزہ داروں اور نبیؐ کے پیچھے عبادت کرنے والوں کو ان کی منافقت کی وجہ سے قرآن پاک انہیں مومن تسلیم نہیں کرتا  
 تو

یزید لعین تو شرابی وزانی، فاسق و فاجر، عیاش و بد معاش، ظالم و جابر ہونے کے ساتھ ساتھ بے نمازی بھی تھا۔ اور  
 پھر کیا شیطان نے ستر ہزار برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کی تھی اور کیا — اس نے چالیس ہزار سال تک بیت المعمور کے حج نہیں کئے تھے؟ اور کیا یہ حقیقت نہیں کہ زمین کا کوئی چپہ ایسا نہیں جہاں شیطان نے سجدہ نہ کیا ہو؟ — مگر — یہ سب کچھ کرنے کے باوجود بھی وہ قیامت تک کے لئے بارگاہِ الہی سے راندہ گیا اور اس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال دیا گیا۔

ایسا کیوں ہوا؟

صرف اسلئے کہ اس نے حضرت آدم علیہ السلام کی خلافتِ حقہ کو تسلیم نہیں کیا تھا اور — اللہ کریم کے خلیفہ برحق کا احترام نہیں کیا تھا۔ یہ خارجی لوگ تو اس بات پر حیران ہیں کہ ایک انسان ۳۸ سال تک نیک رہنے کے بعد ایک ماہ یا پندرہ بیس روز میں یا رات ہی رات میں برا کیسے بن گیا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ ایک ماہ یا ایک رات



اُمّ حرام نے عرض کی: —

اَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لَا - ك  
 "میں بھی ان میں سے ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا انہیں "  
 خارجی ٹولہ اس حدیث پاک پر ناز کرتے ہوئے یزید کو پیدائشی جنتی کہتا  
 ہے۔ — کیونکہ یزید اس اسلامی شکر میں شامل تھا لہذا وہ جنتی ہے۔ بخشا  
 ہوا ہے اور قطعیت کے ساتھ نجات یافتہ ہے۔ — اسلئے کہ  
 خود امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شکر کی بخشش کی پیشگوئی فرمادی ہے۔  
 جواب: — بخاری شریف کی یہ حدیث پاک کئی طرح سے اور مختلف  
 الفاظ کے ساتھ آئی ہے۔ — مثلاً بخاری شریف کے حصہ ۴۰۳ پر جلد اول میں  
 یوں درج ہے۔ — اور اس کے کئی جواب ہیں۔ —

جواب ۱: — حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 فرماتے ہیں: —

سَمِعْتُ اَنْسَاً — — کہ

"میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔"

وہ فرماتے ہیں: —

دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِنْتِ مِلْحَانَ - ك  
 ایک دن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بنت ملحان - یعنی اُمّ حرام کے  
 ہاں تشریف لے گئے اور تکیہ لگا کر آرام فرمانے لگے۔ اور پھر بیدار  
 ہوئے اور اسی حالت میں فرمایا کہ تَمَّ ضَحِكَكَ اَبَا مُسْكَرٍ هے  
 تھے، ہنس بھی رہے تھے: —

فَقَالَتْ لِمَ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
 فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يُرَكَّبُونَ الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
 تَرْجَمُهُ: "میری امت کے لوگ اللہ کی راہ میں بحرِ اخضر میں جہاد کریں  
 گے۔ اور وہ تختِ قنوج کے وارث ہوں گے۔"

اُمّ حرامؓ نے عرض کی — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم —  
 اُدْعُ اللَّهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ —

حضور! دعا فرمائیے میں بھی ان میں سے ہو جاؤں —

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی — سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پھر

لیٹ گئے — پھر بیدار ہوئے — اور تبسم فرمایا —

اُمّ حرامؓ نے پھر وہی پوچھا جو پہلے عرض کیا تھا —

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا —

عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیے! —

قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَلَسْتِ مِنَ الْاٰخِرِيْنَ — کہ

"اے اُمّ حرامؓ تو پہلے شکر میں سے ہے، آخر والے میں نہیں۔"

جواب ۲ :- بخاری شریف جلد ۱ ص ۲۹۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اُمّ حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں

رونق افروز ہوئے — اور کھانا تناول فرما کر آرام فرمانے لگے — پھر بیدار ہوئے

اسی حالت میں آپؐ نے فرمایا جبکہ آپ تبسم بھی فرما رہے تھے۔

اُمّ حرامؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہنسنے کا سبب

دریافت فرمایا۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سبب سے نوازیں! —

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں وہی فرمایا۔ جو پہلے فرمایا تھا۔  
 اُم حرام نے پھر درخواست کی۔ کہ میں بھی ان غازیوں اور مجاہدوں  
 میں شامل ہو کر مغفرت کی حق دار بن جاؤں!۔

قَالَ — أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ۔

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!۔ تو پہلے شکر میں سے ہے۔  
 فَكَبَّتِ الْبَحْرُ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصَعَّتُهُ  
 عَنْ دَابَّتِهَا حَيْثُ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَصَلَّتْ ه  
 ترجمہ:۔ پس پھر وہ یعنی اُم حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت امیر معاویہ  
 عنہ کے زمانے میں شکرِ اسلام کے ہمراہ سوار ہو کر گئیں اور ایک  
 دن دریا سے نکلے ہوئے گھوڑے سے گر کر ہلاک ہو گئیں۔  
 رسول کریم رُؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے وہ غازی  
 مجاہد مجھ پر پیش کئے گئے۔ جو دریاؤں میں اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے۔

فرماتی ہیں:۔

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَدْعُ اللَّهَ  
 لِيَجْعَلَنِي مِنْهُمْ) — فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) — کہ

” میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ تعالیٰ  
 سے دعا فرمادیں کہ میں بھی ان میں سے ہو جاؤں۔ سید المرسلین  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ پھر حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم اپنا سراقہ حضرت اُم حرام کی آغوش میں لٹکے ہوئے!“

ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ لَيَضَعُكَ .-

”اے صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیدار ہوئے آپ مکرار کرتے تھے۔“

جواب:۔ بخاری شریف کی ان احادیث مبارکہ کی اسناد پر بحث

کی جائے تو ان میں سے کوئی حدیث بھی پایہ صحت کو نہیں پہنچتی۔ اسلئے کہ ان احادیث کے کل پانچ راوی ہیں:۔

۱۔ اسحاق بن یزید بن ابراہیم دمشقی۔

۲۔ یحییٰ بن حمزہ دمشقی۔

۳۔ ثور بن یزید حمصی۔

۴۔ خالد بن معدان۔

۵۔ عمیر بن الاسود العلیسی۔

ان میں سے دو دمشق ہیں اور تین حمصی۔ ان راویوں میں سے کون مجہول ہے

اور کون ضعیف، کس کی بات قابل اعتماد ہے اور کس کی غیر معتمد، یہ ایک لمبی بحث ہے، جس میں قصداً گریز کرتے ہوئے صرف ”مَغْفُورٌ لَهُمْ“ والی حدیث کے ہی صحیح

معانی و مطالب پیش کروں گا، تاکہ

مُحِبَّانِ اِبْلَبِيَّتِ كَوَيْتِهٖ جَلَّ جَائِئُكَ — مودودیوں۔ دیوبندیوں

وہابیوں اور خارجیوں کو جس حدیث پر بڑا ناز ہے اور جس کی بناء پر یہ اہل

بیت اور آلِ مُصْطَفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن لوگ یزید جیسے زانی و شرابی، عیاش و

بدمعاش۔ قاتل و ظالم اور فاسق و فاجر، انسان کو مردِ مومن۔ پیدائشی جنتی اور

امیر المؤمنین سمجھتے ہیں۔

اس حدیث پاک کی اصلیت کیا ہے؟ اور کیا یزید ”مَغْفُورٌ لَهُمْ“ میں شامل ہو

گیا ہے یا کہ نہیں؟ کیا ایسا ملحد و بے دین اور باطل پرست اور شرعیّتِ مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ وسلم کا باغی مغفرت کا مستحق ہو سکتا ہے کہ نہیں؟ —

اس میں کوئی شک نہیں کہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو پہلا اسلام کا لشکرِ قسطنطنیہ کو فتح کرے گا

وہ بخشا ہوا ہوگا — لیکن

اسلام کے جس لشکر کے متعلق امام المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے مغفرت

کی پیشین گوئی اور خوشخبری سنائی تھی، یزید اس لشکر میں ہرگز ہرگز شریک نہیں تھا۔

کیونکہ، اسلام کا وہ لشکر جو قسطنطنیہ پر پہلے حملہ آور ہوا تھا، وہ ۲۲ ہجری

کا واقعہ ہے اور اس لشکر کے قائد اور امیر و سپہ سالار خود حضرت امیر معاویہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ تھے — اور

جس لشکر کا سپہ سالار یزید تھا۔ وہ لشکر دوسرا تھا، جیسا کہ البدایہ

والنہایہ۔ جلد ۸ ص ۲۲۹ میں ہے —

جواب ۴ :- ثُمَّ كَانَ أَمِيرَ الثَّانِي ابْنَهُ يُزِيدٌ - وَهُوَ جَيْشٌ ثَانٍ

کہ ”پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا یزید، دوسرے اسلامی

لشکر کا امیر اور سپہ سالار تھا۔ اور اگر بفرضِ محال یہ مان بھی لیا جائے کہ

یزید پہلے لشکر کا امیر تھا تو اس کی حقیقت کچھ اس طرح ہے —

تَارِيخُ الْكاملِ الْابْنِ اثِيرٍ :- لَكِنَّهُ غَنَرَاَهَا مَكْرُوَهَا - کہ

یزید مجبوری کی وجہ سے اور نکر وہ طریقہ سے اس لشکر میں شریک ہوا تھا۔ اور

جب لشکر تیار ہو رہا تھا تو یزید حسین و جمیل جوان لڑکی کے ساتھ خیمہ میں رنگ لیاں

منار ہا تھا —

تاریخ ابن خلدون ص ۱۰۱ یزید اول لشکر میں نہیں، دوسرے لشکر میں شریک ہوا تھا۔

**جواب ۵ :-** قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والی پانچ جماعتیں ہیں۔

اول :- حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دوم :- یزیدی جماعت۔

سوم :- مسلمہ بن عبد الملک۔

چہارم :- ہارون رشید مہدی۔

پنجم :- سلطان محمد فاتح قسطنطنیہ۔

بخاری شریف جلد ۱ ص ۴۱ حاشیہ پر ان پانچ کے علاوہ دو اور کے

نام درج ہیں۔ تعقبہ ابن البین و ابن المغیر۔

اس طرح قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والی جماعتیں سات ہوئیں، لیکن سلطان محمد

فاتح قسطنطنیہ کے سوا اور کوئی جماعت بھی اسے فتح نہ کر سکی۔ اور  
مغفرت کی پیشین گوئی اور خوشخبری فاتح شکر کے لئے ہے نہ کہ ناکام لوٹنے والے کیلئے۔

**جواب ۶ :-** بخاری شریف جلد اول ص ۴۱ کے حاشیہ پر اس حدیث

پاک کے تحت فتح الباری اور قسطلانی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

اول شکر یزیدی ہالے کر گیا تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ مغفرت بخش

کا باعث دستحق نہیں ہو سکتا۔ کیوں؟

اس لئے کہ

انَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَغْفُورٌ لَهُمْ مُشْرُوطٌ  
بِأَنْ يَكُونُوا مِنْ أَهْلِ الْمَغْفِرَةِ حَتَّىٰ لَوْ ارْتَدَّ أَحَدٌ مِنْ  
غَزَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ يَدْخُلْ فِي ذَلِكَ الْعَمُومِ۔ کہ

”بخا کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا مغفرت والا فرمان مبارک



**جواب ۷** عمدۃ القاری شرح بخاری عینی جلد ۱۲ ص ۱۹۹  
 امام بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ۔ ابن عمر،  
 حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر اور حضرت ایوب انصاری رضوان اللہ  
 علیہم اجمعین یزید کی قیادت میں قیصر روم یعنی قسطنطیہ پر حملہ آور ہوئے تھے۔

یہ غلط ہے —————

اسی لئے کہ۔ صحابہ کرام کی یہ مقدس جماعت حضرت سفیان بن عوف رضی اللہ

تعالیٰ کی قیادت میں گئی تھی —————

أَنَّ هُوَ لَأَوَّلُ السَّادَاتِ مِنَ الصَّحَابَةِ كَانُوا مَعَ سُفْيَانَ  
 هَذَا وَلَمْ يَكُونُوا مَعَ يَزِيدِ بْنِ مَعَاوِيَةَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ  
 أَهْلًا أَنْ يَكُونَ هُوَ لَأَوَّلِ السَّادَاتِ فِي خِدْمَتِهِ -

اسی لئے کہ۔ یہ اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضرت سفیان  
 بن عوف کی قیادت میں گئے تھے اور یہ حضرات یزید ابن معاویہ  
 کے ساتھ نہیں تھے۔ کیوں؟ —————

اسی لئے کہ یزید اس کا اہل ہی نہ تھا۔ اور پھر یہ کیسے ہو سکتا تھا  
 کہ ایسے اکابر صحابہ کرام ایک بازاری غنڈے کی قیادت قبول کر لیتے۔  
 — اور ایک عیاش لونڈے کی خدمت میں رہتے۔ —

**جواب ۸** بخاری شریف جلد اول ص ۲۹۱ — اس حدیث مبارکہ

سے یہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آجاتی ہے اور پوری طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ یزید  
 قسطنطیہ پر حملہ کرنے والے پہلے لشکر اسلام میں شامل نہیں تھا —

اسی لئے کہ ام حرام نے جب بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ میرے لئے دعا فرمائیں

کہ میں بھی اس لشکرِ مغفور میں داخل ہو جاؤں تو —————  
 سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: —————

أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ ————— کہ

”تو پہلے شکر میں سے ہے“ —————

تو پھر۔ فَكَبَّتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُفْيَانَ  
 ”وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پہلے شکرِ اسلام کے ساتھ  
 گئیں تھیں“ —————

جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں گیا تھا یا حضرت سفیان  
 بن عوفؓ کی سپہ سالاری میں! —————

**جواب ۹:**۔ حدیث کا جواب حدیث سے! —————

مشکوٰۃ شریف ص ۲۲۳۔ کتاب المناکب ————— منہ احمد کے حوالہ سے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا لَقِيتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَاحِبَهُ وَهُرَّهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَكَ

قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَهُ ————— کہ

”جب تو کسی حاجی سے ملے تو اسے سلام کہہ اور اس سے مصافحہ

کر! اور گھر میں داخل ہونے سے پہلے اپنی بخشش کی درخواست

کر۔ اسیلئے کہ وہ مغفور ہے یعنی بخشا ہوا ہے اور مغفرت یافتہ ہے۔“

اس حدیث مبارکہ کے پیش نظر اب یزید کی صفائی کے گواہ، خارجی ٹولہ،

اور اہلبیت کے دشمن مجھے بتائیں کہ حج مبارک کرنے کے بعد اگر کوئی حاجی زانی و شرابی

فاسق و فاجر۔ عیاش و بد معاشر۔ ظالم و قاتل اور شریعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کا باغی ہو جائے تو کیا پھر بھی وہ ”مغفور لہ“ میں داخل رہے گا۔ ؟  
 اگر جواب ہاں میں ہے تو دلائل سے ثابت کرو۔ اور اگر جواب نفی میں  
 ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو پھر نرید جیسا عیاش - قاتل - ظالم اور دین کا باغی  
 مغفور لہم والی جماعت میں کیسے داخل ہو سکتا ہے ؟ —

حضرت گرامی !

یہ ہیں ”مغفور لہم“ والی حدیث مبارکہ کے حقائق اور معانی و مطالب

اور۔ اس کے جواب ! —

جس پر پاکستان کے خارجیوں کو بڑا ناز ہے اور اسی حدیث پاک کے  
 بل بوتے پر نرید کو پیدائشی جنتی - مرد مومن - امیر المؤمنین - خلیفہ برحق - اور  
 حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل سے بری الذمہ سمجھتے ہیں اور اپنی تقریروں  
 اور تحریروں سے مسلمانوں کو ضلالت و گمراہی کے اندھیروں میں دھکیل رہے ہیں۔

مغفور لہم والی حدیث کا موازنہ

سوال نمبر ۵ : — مغفور لہم والی حدیث — اصحاب بدر کی طرح ہے ،

اس لئے کہ ان کے بھی حقائق ہیں —

اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ قَدْ غُفِرَتْ لَكُمْ — کہ

” اس کے بعد تم چاہے جو کچھ بھی کرو، بیشک میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔“

اس بے مقصد سے الفاظ کے بھی کئی جواب ہیں ! —

جواب ۱ : — حدیث کے الفاظ اور معانی میں بڑا فرق ہے — قیصر روم

والی حدیث میں مغفور لہم ہے اور بدر والی حدیث میں ”غُفِرَتْ لَكُمْ“ ہے۔

جواب ۲:- روم والی حدیث کسی نہیں۔ لیکن بدر والی حدیث تہی۔

جواب ۳:- اہل بدر کے لئے مغفرت کی بشارت سے پہلے اعملوا

مَا شِئْتُمْ ہے اور قیصر روم والی حدیث میں ایسا نہیں ہے۔

جواب ۴:- اہل بدر کے لئے مغفرت کی بشارت، خطاب کے ساتھ

ہے اور قسطنطینیہ والی حدیث خطاب کے ساتھ نہیں ہے۔ یعنی وہ غائب کیلئے

ہے اور یہ حاضر کے لئے۔

جواب ۵:- بدر والی جماعت پر تمام محدثین و مفسرین اور مورخین کا اتفاق

ہے اور سب جانتے کہ مقدس جماعت کے امیر و سپہ سالار اور قائد خود امام الانبیاء صلی

اللہ علیہ وسلم تھے۔ لیکن۔

قیصر روم والی جماعت پر ابھی تک اتفاق نہیں ہوا کہ وہ جماعت حضرت

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ والی یا یزید والی ہے۔

جواب ۶:- اصحاب بدر۔ اس جہاد کے بعد جو بھی چاہیں کریں، ان کی

بخشش و مغفرت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ لیکن قسطنطینیہ والی جماعت

میں سے اگر کوئی شخص اس کے بعد مرتد ہو جائے یا کسی گناہ و معصیت کا مرتکب و شکار

ہو جائے تو مغفور لہم میں شامل نہیں رہے گا۔

جواب ۷:- مدرسہ دیوبند سے پہلے کسی یزید کو امیر المؤمنین۔ پیدائشی

جنتی اور خلیفہ برحق اور امام عالی مقام کے قتل اور واقعات کربلا سے بڑی الذمہ نہیں کیا۔

اگر کسی نے کہا ہے تو پاکستان کے دیوبندی مولوی ثابت کریں۔ اور اگر

کسی نے نہیں کہا۔ اور یقیناً نہیں کہا تو پھر یہ لوگ کیوں ایک زانی و شرابی۔

عیاش و بد معاش۔ ظالم و قاتل اور نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی کی حمایت

کرتے ہیں اور اس کی صفائی دیتے ہیں اور اُسے امیر المؤمنین، امام برحق اور پیدائشی جنتی کہتے ہیں۔

جواب ۵ :- ہمارے اکابرین، محدثین و مفسرین، شارحین و مورخین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور ہمارے حق گو، حق بین و حق شناس اور حق پرست علماء کرام اور اولیاء عظام آجکل کے بے ادب و گستاخ مولویوں سے مغفور بہم والی حدیث کو اچھی طرح سمجھتے، جانتے اور اس کے معانی و مطالب کو پہچانتے تھے اور ان کے سامنے بھی یہ حدیث پاک تھی لیکن اس کے باوجود بھی وہ حضرات یزید کو کافر و لعنتی اور جہنمی کہتے رہے جن میں

امام احمد بن حنبل - امام ابن جوزی محدث - عمر بن عبدالعزیز - امام جلال الدین سیوطی - علامہ سعد الدین تفتازانی - قاضی ابویسلی - علامہ ابن کثیر - علامہ ابن اثیر - خواجہ حسن بصری - شیخ عبدالقادر جیلانی المعروف غوث الاعظم - عبداللہ بن عمر - شاہ ولی اللہ محدث دہلوی - قاضی ثناء اللہ پانی پتی - مولانا رشید احمد گنگوہی - اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان مجددین و ملت - بوعلی شاہ قلندر داتا گنج بخش علی جویری - شیخ بلد حق محدث و محقق دہلوی، شیخ احمد سرمدی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین - فتویٰ گولڑہ شریف - فتویٰ جامعہ رضویہ فیصل آباد شیخ القرآن مولانا عبدالغفور صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور علامہ محمد اقبال مرحوم شامل ہیں۔

چنانچہ - حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں -

بہر دنیا آں یزید نا خلف  
دین خود کردہ برائے آں تلف

کہ۔ اس نالائقِ یزید نے دُنیا کے بدلے اپنے دین کو برباد کیا — اور

ع — زالِ دُنیا پُجوں در آمدِ نکاح  
کرد بر خود خونِ آں سیدِ مَباح

کہ — دُنیا کی بوڑھیاں جب اس کے نکاح میں آئیں۔ تو  
اُس نے سید یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام کے خون کو اپنے اوپر  
حلال کر لیا —

قارئینِ حضرات! — یہ مردِ قلندرِ رحمتہ اللہ علیہ

کا یزیدِ پلید کے متعلق عقیدہ ہے، جن کی زندگی کا ہر لمحہ یادِ خداوندی میں گزرا  
تھا۔ اور — جن کے دل میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دریا موجزن تھا،  
اور جن کی نگاہوں میں حُسنِ یار کے جلوے تھے، جنہوں نے اپنے دستِ مبارک  
سے سہ مند شریف کی بنیاد — اور

جن کے جلالِ ولایت اور تہرّفِ فقر کے متعلق اقبال مرحوم کہتا ہے —

” ہندوستان کے مشہور اور نامور حکمران علاؤ الدین خلجی کا گورنر

پانی پت کے بازار سے پوری شان و شوکت سے گزر رہا ہے کہ حضرت

بوعلی قلندر کا ایک ملنگ بھی بازار سے بڑی خرید رہا تھا۔ ہونچو،

با اوب — با ملاحظہ ہوشیار کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں کہ گورنر

کی سواری آ رہی ہے۔ لوگ ادھر ادھر ہو گئے اور راستہ صاف ہو گیا۔

لیکن بوعلی قلندر کے ملنگ نے کچھ پرواہ نہ کی۔ ایلے کہ وہ کیا جانے

کہ گورنر کون ہوتا ہے۔

گورنر نے بوعلی قلندر کے ملنگ و مرید کے بدن پر سنٹر مار دیا۔



کیا مکھی کو مارنا جائز ہے یا ناجائز؟  
 تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے تعجب سے اور حیران ہو کر فرمایا:۔  
 اَهْلُ الْعِرَاقِ يُسْأَلُونَ عَنِ قَتْلِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ  
 بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: — کہ  
 ” اہل عراق، مکھی کے قتل کے جائز و ناجائز ہونے کے متعلق  
 پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی  
 خاتونِ جنت حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نختِ جگر،  
 حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا جن کے متعلق نبی اکرم  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبانِ رسالت سے فرمایا ہے کہ حسن و حسین  
 میرے لئے دو پھول ہیں۔“

اس روایت سے مندرجہ ذیل حقائق کی نشاندہی ہوتی ہے۔

- ۱:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک اہل عراق، اسلام کے باغی  
 تھے۔ اگر وہ باغی نہ ہوتے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خاموشی سے مسئلہ مجھادیتے۔
- ۲:۔ یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عراق والوں کا ساتھ نہیں دیا تھا۔  
 اس لئے کہ چاہیے تو یہ تھا کہ مکھی کے قتل کے متعلق مسئلہ پوچھنے والوں کو جواب دیتے،  
 لیکن وہ اس کے متعلق اہل عراق پر حیران ہو رہے ہیں اور تعجب فرما رہے ہیں۔
- ۳:۔ اگر زبیدی گروہ تو بہ کر چکا ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پر  
 قتل کا الزام باقی نہ رکھتے۔

اس خطہٴ ارض ہندوستان میں ایک مردِ مومن ایسا بھی گزر رہا ہے جس کے  
 علم و حکمت کے سرچشمے سے لاکھوں انسانوں نے اپنی پیاس بجھائی اور آج بھی پاکستان

کے طول و عرض میں اسی کے مکتب علم و حکمت اور عرفان سے فیضیافتہ علماء کرام خدا کے بندوں کو حق و صداقت کی روشنی بخش رہے ہیں۔ اور

عقائدِ حقہ، اہل سنت و جماعت کی تبلیغ میں دن رات مصروف ہیں۔ اور منصب رسالت کے بے ادب۔ شانِ ولایت کے گستاخ۔ عظمتِ صحابہ کے منکر ناموس اہلبیت کے دشمن اور پاکستان کے مخالف لوگوں کے مقابلہ میں آہنی دیوار بن کر کھڑے ہیں۔

اس مردِ مومن کا نام نامی اور اسمِ گرامی حضرت مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ تھا اور لقب صدر الافاضل تھا۔ جن کی پیشانی روشن کے دیکھتے ہی ہزاروں آنکھیں ہونے لگیں اور جن کے درسِ قرآن کا ایک ایک لفظ علم و حکمت کا قیمتی خزانہ اور حقیقت و معرفت کا بیش بہا سرمایہ ہوا کرتا تھا۔ مدرسہ کا نام جامعہ نعیمیہ تھا۔ پاکستان: خطہ پاک میں۔ انہیں کے تلامذہ ہیں حضرت

فقیرِ اعظم مولانا نور اللہ صاحب نعیمی بصیر پوری ہیں جو ملک کی اس عظیم دررِ سگاہ کے ذریعے ملک کے گوشے گوشے میں علم کی روشنی پھیل رہے ہیں اور مولانا صاحب ایک محدث بھی ہیں، فقر و درویشی کی ایک زندہ تصویر بھی ہیں۔

۲: حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی صاحب، جولاہور، شاہوگر ٹھی میں جامعہ نعیمیہ کے نام سے ایک خوبصورت اور خوشنما عمارت میں درسِ نظامی کی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ طلباء کو منرو فن (دستکاری) سے بھی آراستہ کر رہے ہیں۔ تاکہ مدرسے فارغ التحصیل ہو جانے کے بعد علماء کرام عوام کے دستِ نگر نہ رہیں۔

اور۔ مفتی صاحب جہاں ایک مذہبی و دینی دررِ سگاہ کے مہتمم ہیں وہاں وہ ایک عظیم سیاسی و سماجی مبلغ بھی ہیں۔ حق گوئی و بے باکی ان کی فطرت ہے۔

اور باطل کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو جانا ان کی عادت ہے۔

۳: — علامۃ العصر - حکیم الامت اور فخر السنۃ، حضرت العلام، مناظر اسلام جناب مولانا مفتی احمد یار صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گجرات والے بھی صدر الافاضل کے فیض یافتہ تھے اور ان کے چشمہ فیض سے سیراب ہونے کا یہ عالم تھا کہ اپنی تقریر و تحریر اور درس قرآن پاک کے ذریعہ علم و تحقیق کی دولت سے محروم بندگانِ خدا کی بھولیاں بھرتے رہتے تھے۔ اور

باطل پرست مولویوں - بد عقیدہ واعظوں اور بے ادب و گستاخ، مبلغوں کی پھیلانی ہوئی ضلالت و گمراہی کی تاریکی میں رشد و ہدایت کی روشنی پھیلانے اور ان کے عقائدِ باطلہ کی ظلمت میں حقیقت کا اجالا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کتابیں لکھ کر دنیائے سنیت پر عظیم احسان کر گئے۔

تفسیر نعیمی — مرآت شرح مشکوٰۃ — جہاں الحق  
شانِ حبیب الرحمن — اسلامی زندگی — مواظبِ رضویہ — اور  
امیر معاویہؓ پر ایک نظر

۵: — راقم الحروف صاحبزادہ سید افتخار الحسن زیدی بھی حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ جامعہ مراد آباد ہی کے علم و حکمت کے ٹھکانے مارتے ہوئے سمندر کا ایک غوطہ زن ہے۔ اور

میرافنِ خطابت بھی انہیں کی نظرِ کرم اور نگاہِ فیض کا نتیجہ ہے۔ صر  
یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی  
سکھائے کس نے اس معجز کو آدابِ فرزند

اور — حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف اپنے علم کے

دریا بہا کر منڈوستان کی لاکھوں سوکھی ہوئی کھیتوں کو سیراب کر کے تروتازہ کیا۔  
 بلکہ سیاست کے میدان میں بھی سرگرم عمل رہ کر کانگریسی مولویوں کے مقابلہ میں  
 وٹ گئے اور تحریک پاکستان کے عظیم مجاہدوں کی صورت میں انگریزوں اور  
 کانگریسی مولویوں کے خلاف لڑتے رہے۔ اور  
 پھر آل انڈیا سٹی کانفرنس بنارس کا مرکزی کردار ادا کر کے قائد اعظم  
 محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے دست راست بن گئے۔

حضراتِ گرامی! —————

اس مردِ درویش اور دلی کامل کا بیان پڑھیے۔ جو انہوں  
 نے یزید کے متعلق اپنے عقیدے کا اظہار کرتے ہوئے دیا ہے۔  
 اور پھر شمر کے ساتھیوں۔ ابن زیاد کے سپاہیوں۔ یزید  
 کے حواریوں اور پاکستان کے خارجی مولویوں کی خرافات سے اپنے دل و دماغ  
 کو محفوظ کیجئے۔ تاکہ آپ کا دین و ایمان سلامت رہے۔ اور  
 آپ کا خاتمہ باخیر ہو! —————

چنانچہ ————— وہ اپنی کتاب "سوانح کربلہ" کے ص ۷۳-۷۴ پر لکھتے

ہیں کہ: —————

" یزید وہ بدنصیب شخص ہے جس کی پیشانی پر اہل بیت کرام  
 کے بے گناہ قتل کا سیاہ داغ ہے اور جس پر ہر قرن میں دنیائے  
 اسلام ملامت کرتی رہی ہے اور تا قیامت اس کا نام تحقیر کے ساتھ  
 لیا جائے گا۔ یہ بد باطن۔ سیاہ دل اور ننگ خاندان ۲۵ھ  
 میں پیدا ہوا، نہایت موٹا تازہ۔ بدنما۔ کثیر الشعر۔ بدخلق۔ تندخو۔

فاسق و فاجر۔ بدکار۔ شرابی۔ ظالم اور گستاخ تھا۔ محرمات  
کے ساتھ نکلنا اور سود و منہیات کو بے دین نے علانیہ رواج دیا۔“

خاریو! — مجھے بتاؤ کہ ایسا بد اعمال — بد کردار — ظالم و قاتل —  
فاسق و فاجر — شرابی و بدکار، انسان پیدا کتنی جنتی ہوتا ہے — یاد اٹھی جہنمی؟  
اور کیا اس متحجر عالم دین حق پرست محدث اور حق بین مفسر کو مغفور لہم  
والی حدیث یاد نہیں تھی — اور کیا —

حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث مبارکہ کے معانی و مطالب اور  
اس کے مستحقین کو نہیں جانتے تھے؟ —

ہاں! جانتے تھے — اور — یہ حدیث بھی ان کے سامنے تھی مگر  
پھر بھی وہ یزید کی خباثوں — عیاشیوں — بد معاشیوں — بد اعمالیوں اور بد کرداریوں  
کو کھل کر بیان کر کے ثابت کر گئے ہیں — کہ وہ —  
یعنی یزید — مغفور لہم — والی جماعت میں ہرگز داخل نہیں ہے —

### یزید لعنتی کی صفائی کیلئے دو ثبوت

سوال ۸: — یزید کے فسق و فجور — ظلم و ستم اور کفر و الحاد پر پردہ  
ڈالنے والے اور اس کی بد کاریوں — سیہ کاریوں — عیاشیوں اور بد معاشیوں کو نظر  
انداز کرتے ہوئے اس کی صفائی پیش کرنے والوں سے جب کوئی پوچھتا ہے کہ آخر  
آپ یزید کی حمایت کیوں کرتے ہیں؟ —

تو وہ — یزید لعنتی کی صفائی میں اپنے دامنِ علم میں مرف یہ دو ثبوت پیش  
کر کے لوگوں کو مطمئن کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں —  
• یہ کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یزید کے کفر و لعنت میں سکوت فرمایا۔

• — دوم — بریلویوں کے امام حضرت مولانا احمد رضا خاںؒ — یزید کے

بارے میں خاموش ہیں ————— جہاں تک اعلیٰ حضرت بریلوی

رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے ————— اس کے متعلق تو پوری وضاحت سے

پہلے لکھ چکا ہوں کہ یہ کہنا کہ وہ یزید کے کفر و لعنت میں خاموش ہیں، باسکل

غلط ہے اور عوام کو دھوکہ دفریب دینے کے مترادف ہے!

جبکہ ان کی تصنیف کردہ کتاب ”عُرفانِ شریعت“ سے ثابت کر چکا ہوں۔

کہ وہ یزید کے بارے میں قطعاً خاموش نہیں ہیں۔ بلکہ وہ تو پکار پکار کر کہہ رہے ہیں

کہ یزید قطعاً۔ یقیناً۔ باجماع اہلسنت۔ فاسق و فاجر اور جبری علیٰ الکبائر تھا۔

اور ————— امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے موافقین اسے کافر

کہتے ہیں اور یزید کا نام لے کر اس پر لعنت کرتے ہیں —————

اور ————— پھر قرآن پاک کی ایک آیت سے استدلال پکڑ کر فرماتے ہیں کہ

”شک نہیں کہ یزید نے والی ملک ہو کر زمین پر فساد پھیلایا۔“

اور پھر ————— آگے کی بد اعمالیوں کی پوری وضاحت لکھتے ہیں —————

اور پھر ————— لکھتے ہیں کہ ————— ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو

فسق و فجور نہ سمجھے۔ ————— اور

یہ کہ قرآن پاک نے اس پر صراحتاً لعنت کی ہے! —————

ان تمام حقائق کے باوجود بھی یزید کی صفائی کے گواہوں کا کہنا ہے کہ اعلیٰ حضرت

خاموش ہیں ————— بے انصافی اور ظلم نہیں تو ————— اور کیا ہے؟

ایسے لوگوں کی تسلی کے لئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات عالیہ کے

حصہ اول کے صفحہ ۱۲۲ کی ایک اور عبارت پیش کرتا ہوں جس سے پوری طرح واضح ہو جائے

گا کہ وہ مزہق پرست یزید کے بارے میں ہرگز خاموش نہیں ہے۔ ————— اور

قارئین کو یہ بھی پتہ چل جائیگا کہ امام اہلسنت پر یزید کے بارے میں خاموش رہنے کا الزام لگانے والے اس درویشِ کامل کے احسانِ عظیم کو فراموش کر رہے ہیں۔

چنانچہ — ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں۔

عرض: — اسماعیل دہلوی کو کیا سمجھنا چاہیے؟

ارشاد: — میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے۔ اگر کوئی کافر ہے تو منع نہ کریں گے۔ اور خود کہیں گے نہیں! —

دیوبندی، نجدی اسماعیل کو مسلمان سمجھتے ہوئے شہید کہتے ہیں۔

اور ہم سنی بریلوی اس کو قاتل کہتے ہیں۔ —

کیوں؟

اور پھر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسماعیل، یزید کی طرح ہے۔

تو یزید کے کفر و الحاد کے متعلق تو بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ —

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسماعیل دہلوی کا مسلمان و کافر ہونا یزید کے

کافر ہونے پر موقوف ہے۔ —

اگر یزید کافر ہے تو — اسماعیل بھی کافر — اور

اگر — یزید مسلمان ہے — تو — اسماعیل بھی مسلمان! —

اور — یزید کے کفر و لعنت پر تو پہلے ہی بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔

مثلاً — بزرگانِ اسلاف — یعنی — امام احمد بن حنبل اور ان کے موافقین سے

لے کر شیخ محقق حضرت عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تک — اور

قاضی ثناء اللہ پانی پتی سے لے کر — شیخ القرآن علامہ پیر محمد عبدالغفور صاحب

تک یزید کے کفر و لعنت تک متفق ہیں، اسی لئے تو اعلیٰ حضرت فرماتے کہ! —

”جو کافر کے تو منع نہیں کریں گے“  
اگر امام اہل سنت یزید کو مسلمان سمجھتے ہوتے تو کافر کہنے والوں کو ضرور

منع کرتے —————

اسی لئے کہ جس

مرد حق شناس نے قدم قدم پر ایمان و کفر کا معیار قائم کیا ہو اور  
برگھڑی، ہر کسی کے ادب و گستاخی کو دیکھ کر اس کے متعلق اپنا فیصلہ صادر کرتے  
رہے ہوں ————— بھلا وہ

یزید کے بارے میں کیسے خاموش رہ سکتے ہیں — اگر وہ خود نہیں  
تو یہ محض اس شبہ کی بنا پر ہے کہ شاید اس نے توبہ کر لی ہو — اور یہ  
بھی اعلیٰ حضرت کا القاء ہے —————

۱۸ — امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یزید کے کفر و لعنت کے  
بارے میں سکوت تو — اس کے متعلق کچھ عرض کرنے سے پہلے امام اعظم  
کی عظیم شخصیت کے مقدس آستانہ پر اپنا نذرانہ عقیدت پیش کرنا اور ان کے نزار  
پر انوار پر اپنی ارادت کے بھولوں کی چادر چڑھانا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔

امام اعظم رضی اللہ عنہ نے قرآن و حدیث اور کتاب و سنت کے عین مطابق  
اپنے اجتہاد و علم اور تفقہ فی الدین کی بنیاد رکھ کر ملت اسلامیہ پر جو احسان کیا وہ رہتی  
دنیا تک ایک درخشندہ آفتاب کی طرح مسلمانوں کے سینوں میں چمکتا رہے گا۔

اور کتاب و سنت اور دین و شریعت کے سرچشمہ صافی سے انہوں نے نقطہ  
کی کلیات و جزئیات کے جو دریا بہائے ہیں، عالم اسلام اس پر قیامت تک فخر کرتے  
ہوئے نسل انسانی کی کشت ویراں کو سیراب کر کے سرسبز و شاداب کرتا رہے گا۔

انہوں نے نہ صرف یہ کہ قرآن و حدیث سے استنباط کر کے مسائل کا حل تلاش کر کے عبادات و معاملات اور انسانی زندگی کے ہر پہلو کو روشن کرنے کے لئے ایک شمع جلائی۔۔۔۔۔ بلکہ

کتاب و سنت کے ساتھ ساتھ اجماع و قیاس کے چراغ بھی جلا کر امتِ محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سیدھا راستہ دکھایا۔۔۔۔۔  
 امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت مسلم!۔۔۔ ان کا اجتہاد برحق!۔۔۔ ان کا اجماع و قیاس برحق و مصدق۔۔۔ اور ان کا تفقہ فی الدین صحیح۔۔۔ اور ان کا مقام بلند!۔۔۔ ان کا مرتبہ عظیم۔۔۔ ان کا علم وسیع اور ان کا مسلک بچتہ۔۔۔

ان کی عظمت کا انکار کرنا ضلالت ہے۔۔۔۔۔

ان کی عزت پر حملہ کرنا گستاخی ہے۔۔۔۔۔

ان کی شان میں گستاخی کرنا بے دینی ہے۔۔۔۔۔

اور۔۔۔ ان کی فقہیت پر اعتراض کرنا ضلالت۔۔۔۔۔

میں۔۔۔ ان کی بلند پایہ شخصیت پر قربان، ان کی ذاتِ اقدس پر

صدقے، ان کی خاک پاؤں پر نشا۔۔۔ اور ان کی وجاہت پر بلہار۔۔۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے سے

بم اہلسنت و جماعت خوش قسمت ہیں کہ نبی ملا تو نبی اعظم۔۔۔ کلام ملا تو۔۔۔

کلام اعظم۔۔۔ یار ملا۔۔۔ توفیق اروق اعظم۔۔۔ امام ملا تو امام اعظم۔۔۔

پیر ملا تو غوث اعظم۔۔۔ نعت خوان ملا، تو محمد اعظم اور جماعت ملی تو سواد اعظم۔۔۔

یہ تو ٹھیک ہے کہ۔۔۔۔۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استنبہ کے ڈھیلوں سے لیکر طہارت و

نفاست ، عبادت و ریاضت ، حیض و نفاس ، پانی و وضو ، صلوٰۃ و سلام  
نماز و روزہ — جمع و زکوٰۃ — بیع و شراب — طلاق و عدت — اظہار و  
خلع — رہن و اجارہ — نکاح و جماع — اور

قصاص و دیعت کی تمام کلیات و جزئیات کو قرآن و حدیث کی روشنی  
میں اور کتاب و سنت کے عین مطابق اپنے علم و اجتہاد اور اجماع و قیاس کی بنیاد  
پر پوری طرح واضح کرنے کے ساتھ

زنا و شراب — چوری و غصب — بہتان و الزام کی شرعی حدود کی  
بھی اچھی طرح وضاحت کر کے ، دنیائے اسلام پر بلا شک و شبہ ایک بہت بڑا ،  
احسان کیا ہے

لیکن — ان تمام حقائق کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔  
کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذہبی اعتقادات اور دینی نظریات کی جزئیات کو  
بیان کرنے میں بھرپور حصہ لیا اور ایسی کلیات و جزئیات جن کا تعلق مذہبی عقائد

اہلوں نے ان کو بیان کرنے اور ایسی چیزوں کی وضاحت و تشریح کرنے

کی طرف بہت کم توجہ دی ہے — اور

چونکہ — یزید کے ایمان و کفر کا مسئلہ بھی مذہبی عقائد میں شامل ہے

اسلئے امام اعظمؒ کا اس بارے میں سکوت بھی ان کی عدم توجہ کی بنا پر ہے —

اور — امام اعظمؒ کا یزید کے ایمان و کفر کے بارے میں سکوت

فرمانا اس بات کی دلیل تو نہیں کہ وہ مسلمان تھا! —

اور — اگر امام اعظمؒ نے یزید کو کافر نہیں کہا تو اسے مسلمان کب کہا ہے

پھر یزید پلید کو مسلمان سمجھنے والے، امام اعظمؒ کے سکوت کو، اس کے مسلمان ہونے کی دلیل کیوں بناتے ہیں۔

اور اس کے مقابلہ میں یزید کو کافر کہنے والوں کے پاس تو اس کے کافر ہونے کے سینکڑوں دلائل موجود ہیں۔ جن میں سے کچھ گزشتہ صفحات میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ اور

اگر امام صاحبؒ کے نزدیک یزید مسلمان و مومن تھا۔ تو ایک مسلمان و مومن کے اسلام و ایمان کا بر ملا اعلان کرنا ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ اور اگر امام اعظمؒ نے یزید کے اسلام و ایمان کا کہیں اعلان کیا ہے تو یزید کی صفائی کے گواہ یہ بات ثابت کریں۔

امام اعظم رضی اللہ عنہ کے سکوت کی وجہ یہ ہے کہ یزید کا کفر و الحاد اس قدر بڑھ چکا تھا کہ انہوں نے یزید کو کافر کہنا بھی مناسب نہ سمجھا۔ ایسے کفر و الحاد کی کوئی حد نہیں ہوتی ہے، جو شخص تمام حدود کو توڑ کر نکل جائے تو اسے پھر کیا کہا جائے؟ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سکوت کی بڑی وجہ ان کا تقدس و اتقاء برحق اور ان کا علم و اجتہاد ہے۔ اور انہوں نے قرآن و حدیث اور کتاب و سنت سے استنباط کر کے فقہ اسلامی کی جو تدوین کی اور دین و دنیا کے ہر مسئلہ کی کلیات و جزئیات کو قرآن و سنت کے عین مطابق بنایا۔ بلا شک یہ ایک

بڑا۔ اور۔ قابل فخر کا نام ہے۔

لیکن۔ ان تمام حقائق کے باوجود بھی ہم اولیاءِ عظام کے تصرفات و کمالات اور بزرگانِ دین کے کشف و کرامات کا انکار نہیں کر سکتے۔ اور پھر ان پاک ہستیوں نے جس خوش اسلوبی، تن دہی اور جذبہ اسلامی کے تحت دین و اسلام

حق و صداقت اور ارشاد و ہدایت کی تبلیغ و نشر و اشاعت کی اور ہر شکل سے مشکل وقت اور خطرناک سے خطرناک میدان میں بے خوف و خطر کود کر اپنی جانوں کی بازی لگا کر کفر و شرک، ضلالت و گمراہی اور باطل و طغیان کے طوفانوں کا مقابلہ کر کے توحید و اسلام — اور — حق و صداقت، راہ ہدایت کا پرچم بلند کیا۔ اور — نیکی و سچائی اور طہارت و نفاست کی شمع جلائی، وہ بھی ایک غیر فانی حقیقت ہے۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر حضرت جنید بغدادی تک اور حضرت بایزید بسطامیؒ سے لے کر حضرت شیخ بہاؤ الدین نقشبندؒ تک — اور پھر — حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ سے لے کر داتا گنج بخش، بھیروی علیہ الرحمہ تک

اور خواجہ حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ سے لے کر پیر و مرشد حضرت مہر علی شاہ آف گولڑہ شریف تک — اور خواجہ فقیر محمد حویلیؒ تک — اور پیر سید جماعت علی شاہ علیہ الرحمہ تک کے تہذیب و کمالات اور کشف و کرامات کے ساتھ ساتھ ان کی مقدس زندگیوں کا ایک ایک لمحہ بھی ہمارے سامنے ہے — ان کے تقدس و اتقائے — اور فقر و غنا کی سچی و سچی داستانیں اور پیاری پیاری حکایتیں بھی کتابوں میں محفوظ ہیں۔ اور

ان کے پاکیزہ اعمال و افعال — انمول فرمودات و ارشادات اور قیمتی اخلاق و اقوال کا بیش بہا خزانہ بھی ہمارے پاس موجود ہے لیکن ہم ان اولیاء عظام اور بزرگان دین کے فرمودات و ارشادات اور



کرتی ہے۔ پس جب تک کسی کا کفر پر مرنا محقق نہ ہو جائے۔۔۔ اس پر لعنت کرنا نہیں چاہیے کہ اپنے پر عود لعنت کا خطرہ ہے۔۔۔ لہذا یزید کے وہ افعال ناشائستہ ہر چند موجب لعن ہیں۔۔۔ مگر جس کو محقق اخبار سے اور قرآن سے معلوم ہو گیا کہ وہ ان مفاسد سے راضی و خوش تھا اور ان کو مستحق اور جائز جانتا تھا اور وہ بدون توبہ کئے مر گیا تو وہ لعن کے جواز کے قائل ہیں۔ اور مسئلہ یوں ہی ہے۔۔۔

اور۔۔۔ جو لوگ اس پر لعنت کو جائز نہیں جانتے، وہ اس بنا پر ہے کہ شاید اس نے توبہ کر لی ہو۔۔۔ ہم مقلدین کو احتیاط سکوت میں ہے اور یہ بھی حقیقت ہے!

تاریخ کرام!

مولانا صاحب کے اس فتوے سے چند ضروری امور قابل توجہ اور

وضاحت طلب ہیں جن پر تبصرہ کرنا ضروری ہے۔

تاکہ۔۔۔ پاکستان کے دیوبندی علماء شاید اپنے ایک پرانے اور عظیم بزرگ اور راہنما کے فتوے کی روشنی میں یزید کے متعلق کوئی صحیح فیصلہ کر سکیں۔

ممبر:۔۔۔ کہ یزید افعال ناشائستہ کا مرتکب تھا۔۔۔ مثلاً

یزید۔۔۔ کا زانی و شرابی ہونا۔

سوتیلی ماؤں۔ بہنوں اور بیٹیوں اور کنیزوں سے بھبھستی کرنا۔

حرام اشیاء کو حلال قرار دینا۔

بندر بچانا۔ بے نمازی ہونا۔

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تبدیل کرنا۔۔۔ وغیرہ

مدینہ منورہ پر حملہ کر کے منبر و محراب کی بے حرمتی اور بے ادبی کرنا۔

مسجد نبویؐ میں گھوڑے باندھنا۔

مدینہ منورہ کی عصمت آب اور پاک دامن خواتین کے ساتھ انسائیت

سوز۔ اور حیا باختہ سلوک۔

خانہ کعبہ پر تھپڑ برسانا۔ اور۔ غلاف کعبہ کو جلانا۔ اور  
حضرت اسمعیل علیہ کے دُنبے کے سینگ بھی جلانا۔ جو کہ خانہ کعبہ

کی چھت پر لگے ہوئے تھے۔

وَقَرْنَا الْكَتَابَ الَّذِي قَدْ هَدَىٰ بِهِ إِسْمَاعِيلُ وَكَانَ

فِي السَّقْفِ

یزید کے ان تمام افعالِ ناشائستہ کا تفصیل سے احوال اور ان کے

حوالہ جات پہلے بھی لکھ چکا ہوں۔ قارئین کرام ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

حیران ہوں۔ کہ

۱۹۷۹ء میں عین یحییٰ کے موقع پر سعودی حکومت کے مخالفوں، شہنشاہیت

کے دشمنوں اور اسلام کے باغیوں نے خانہ کعبہ پر قبضہ کر کے حرمِ پاک کی بے حرمتی

کی۔ گولیوں سے درو دیواروں کو زخمی کر دیا۔

مقدس میناروں کو بُری طرح پھینکی کر دیا۔

اور حرمِ پاک کے صحنِ اقدس کو غلاطت کا ڈھیر بنا دیا۔ تو ایسے تخریب کاروں

کو کافر، بے دین، اور مُرتد قرار دے کر گولی سے اڑا دیا گیا

اور پچاسی کے تختہ پر چڑھا دیا گیا۔

اور پاکستان کے تمام دیوبندی علماء نے اس سزا کی تائید و حمایت کی۔

مگر۔ یزید پلید نے کعبہ پر پتھر برسائے، غلاف کعبہ کو جلایا۔  
دیواروں کو اور چھت مبارکہ کو نظر آتش بھی کیا۔  
اور۔ حضرت اسمعیل علیہ السلام کے دُنبے کے سینک مبارکہ بھی جلادئے۔  
لیکن! پاکستان کے یہی دیوبندی علماء اسے امیر المؤمنین  
خلیفہ برحق۔ پیدائشی جنتی۔ پکا اور کامل مومن اور اسلام کا مجاہد سمجھتے ہیں۔  
نمبر ۲: — مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ جب پتہ چل جائے تحقیق  
سے کہ وہ ان افعال پر راضی و خوش تھا اور۔ توبہ کئے بغیر مر گیا ہے۔  
تو پھر ایسی صورت میں لعنت جائز ہے۔  
آؤ۔ اب دیکھیں کہ یزید پلید، حضرت امام حسین علیہ السلام کے  
قتل پر راضی ہوا یا نہ؟

ملاحظہ ہو شرح عقائد نسفی ص ۱۱۷ امام سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ  
وَبَعْضُهُمْ أَطْلَقَ اللَّعْنَ عَلَيْهِ لِمَا أَنَّهُ كَفَرَ حَسِينَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ  
وَأَتَّفَقُوا عَلَى جَوَازِ اللَّعْنِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ وَأَمَرَ بِهِ أَوْ  
أَجَازَهُ وَرَضِيَ بِهِ وَالْحَقُّ أَنَّ رِضًا يُزِيدُ بِقَتْلِ  
الْحُسَيْنِ وَاسْتِبْشَارُهُ بِذَلِكَ —

ترجمہ مفہوم۔ یزید پر مطلقاً لعنت کرنا چاہیے اور یہ جائز ہے  
اس لیے کہ اس نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم  
دے کر کفر کیا۔ اور یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ جس نے خاندان نبوت کی  
توہین کی، آلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی اور جس نے امام  
حسین علیہ السلام کو قتل کیا اور ان کے قتل کو جائز سمجھا اور اس پر راضی ہوا  
اس پر لعنت کرنی جائز ہے اور ضروری ہے۔

اور حقیقت ہے کہ یزید، حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل پر راضی ہوا اور اس نے خوشی و مسرت کا اظہار کیا۔

اس تصریح کے بعد جو مولینا رشید احمد گنگوہی صاحب کے فتویٰ سے ثابت ہوتی ہے، اگر کوئی دیوبندی مولوی پھر بھی اس کو امیر المؤمنین - پیدائشی جنتی اور پھر قتل حسینؑ سے بری الذمہ سمجھتا ہے۔ تو وہ اپنے ایمان کی خیر نائے۔

یزید توبہ کئے بغیر مرا، اس پر لعنت کرنا جائز ہے ؟

سوال نمبر ۳ :- مولینا صاحب نے فتویٰ میں سوال کے جواب میں لکھا ہے۔  
کہ۔۔۔۔۔ اگر اس کا کفر ظاہر ہو گیا۔ اور پتہ چل گیا کہ وہ توبہ کئے بغیر مر گیا ہے تو اس پر لعنت کرنی جائز ہے۔

آئیے! اب پتہ کریں کہ۔۔۔۔۔

یزید کا کفر ظاہر ہوا کہ نہیں۔ اور۔ وہ بغیر توبہ کئے مرا یا نہیں ؟۔۔۔  
تو یہ حقیقت پوری طرح ثابت ہوتی ہے کہ وہ کفر پر مرا اور توبہ کئے بغیر مرا۔ مثلاً  
شرح عقائد لصفی ص ۱۱۷۔

لَمَّا أَنْتَه كَفَرَ حَسِينٌ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ — کہ  
”امام پاک یعنی حضرت حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم دے کر یزید نے کفر کیا۔“  
بخاری شریف۔ جلد ۲۔ ص ۱۰۲۵۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سَبَابُ الْمُسْلِمِ فَسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ — یعنی

”کسی مسلمان کو گالی دینا فسوق ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔“

یاد رہے کہ یزید نے ہی حضرت امام حسین علیہ السلام کو قتل کروایا۔

حاشیہ نمبر اس ص ۵۵۵۔ تاریخ طبری ص ۲۰۴۔ نور الابصار ص ۱۴۹۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی پیاری صاحبزادی حضرت سکینہ رضی اللہ  
عنها فرماتی ہیں: —

مَا دَامَيْتُ كَافِرًا يَا لِلَّهِ خَيْرٌ مِنْ يَزِيدٍ — کہ  
” اللہ کی قسم میں نے کافروں میں اچھا کافر یزید سے بڑھ کر  
کوئی نہیں دیکھا۔ “

رہا اس کی توبہ کا حال — توبہ بھی سینٹے — اور  
اپنے دین و ایمان کی دولت کو — ان پاکستان کے خارجی لیٹروں سے  
بچانے کی فکر کیجئے! —

تکمیل الایمان ص ۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲ حضرت شیخ عبدالحق محدث و محقق دہلوی رحمۃ

اللہ علیہ لکھتے ہیں: —

” حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام اور ان کی اولاد پاک سے لُغْضُ و  
عداوت اور ایذا و امانت کے موجدات تمام و سب کفر، موجب لعنت  
اور خلودِ نازِ جہنم ہیں۔ “

اور بلاشبہ اس آیتِ قرآن پاک کا موجب ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا —

ترجمہ: — بیشک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ  
وسلم کو ایذا دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ — ان پر دنیا و آخرت میں لعنت  
کرتا ہے۔ اور ان کے لئے دردناک اور رسوا کن عذاب ہے۔ “

اگے شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: —

”ایسی حالت میں وہ دُنیا سے جہنم کی طرف کوچ کر گیا!“

اور یزید کے رجوع اور توبہ کا احتمال کہاں رہا۔

مطلب یہ کہ یزید بغیر توبہ کے مرکز جہنم کی طرف کوچ کر گیا اور قیامت تک جہنم میں رہے گا۔

میں سے پاکستان کے دیوبندی علماء سے پوچھتا ہوں کہ مجھے بتاؤ کہ

آپ کے مسلک و عقیدہ کے راہنما و پیشوا۔۔۔ بلکہ بانی دیوبندیت مولانا

رشید احمد گنگوہی صاحب کو مغفور لہم والی حدیث یاد نہ تھی؟

اور کیا وہ اس حدیث کے معنی و مطالب اور اس کے مستحق افراد کو نہیں جانتے تھے؟

اگر جواب نفی میں ہے تو ثابت کرو!۔۔۔ اور

اگر جواب۔۔۔ ہاں میں ہے۔۔۔ اور یقیناً ہے تو پھر بریلوی علماء کرام

سے اگر کوئی ضد ہے۔۔۔ چرٹ اور دشمنی ہے تو ہو۔۔۔ مگر اپنے ہی راہنما اور پیشوا

کے یزید کے بارے میں فیصلہ کو صحیح مان کر اپنے عقیدہ خرافاتی مسلک سے توبہ کر کے

اللہ کی رحمت اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حق دار بن جاؤ!۔۔۔

اچھا۔۔۔ اگر آپ کو اپنے ہی راہنما و پیشوا اور متجرب عالم دین کے فیصلہ پر

بھی یقین نہیں۔۔۔ تو پھر۔۔۔

اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ایمان افروز بیان پر یہی یقین

کر کے۔۔۔ یزید کو امیر المؤمنین کہنا چھوڑ دو۔۔۔

میزان الاعتدال۔۔۔ تہذیب التہذیب۔۔۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ

عنها فرماتی ہیں:۔۔۔

میں نے ایک غیبی آواز سنی۔۔۔ کوئی کہہ رہا تھا ص

ع — اَيُّهَا الْقَاتِلُونَ جَهْلًا حُسَيْنًا  
بَشِّرُوا بِالْعَذَابِ وَالتَّشْكِيلِ  
قَدْ لُعِنْتُمْ عَلَى لِسَانِ بْنِ دَاوُدَ  
وَمُوسَى وَحَامِلِ الْاِنْجِيلِ

ترجمہ: — اے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ کے قاتلو! اپنی جہالت کی بناء پر امام پاکؑ کو قتل کرنے والو! تمہیں درد ناک عذاب اور ذلت و خواری و رسوائی کی بشارت ہو!۔ حضرت داؤد۔ حضرت موسیٰ اور حامل انجیل علیہم السلام کی زبان پر تمہارے لئے لعنت ہی لعنت ہے۔“

یہ — اشعار ”الْمَوَاعِقُ الْمُحْرِقَةُ“ میں بھی ہیں — یہ اشعار یعنی — اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا حضرت امام پاک رضی اللہ تعالیٰ کے قاتلوں کے متعلق مذکورہ بالا بیان ایسے بھی صحیح ہے کہ —

فتویٰ پوچھنے والے احمد سعید خان مراد آبادی نے اپنے سوال میں یہ اشعار بھی لکھے ہیں جس کا انکار حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے نہیں کیا —  
قارمینے کرام! — اور حضرات گرامس! —  
اصل حقیقت یہ ہے کہ موجودہ زمانہ کے دیوبندی و خارجی لوگ، اہلبیت کی دشمنی، آل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت — اور —  
عزت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت — خاندان نبوت کے ساتھ بغض و عناد — ضلالت و گمراہی کے اندھیروں میں یہاں تک کھو چکے ہیں کہ اب انہیں دین و ایمان اور رشد و ہدایت کی روشنی نہیں مل سکتی —

یزید کی حمایت اصل میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی پر محمول ہے یہی وجہ ہے کہ آئے دن ملک میں کئی قسم کے واہیات گناہیں اور کئی طرح کے شرناک قسم کے پمفلٹ ان خارجیوں کی طرف سے شائع ہوتے رہتے ہیں جن میں یزید کو امیر المؤمنین - خلیفہ برحق - پیدائشی جنتی اور اسلام کا مجاہد ثابت کرنے کی ناکام کوشش ہے۔

اور - حضرت امام حسین علیہ السلام کیلئے نعوذ باللہ باغی - جیسے توہین آمیز الفاظ کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا - اس لیے کہ یہ نکتہ پرداز اور انتشار پسند جماعت جانتی ہے کہ - اس اسلامی جمہوریہ پاکستان کی تعزیرات میں ایک چپراسی کی توہین کرنے والے کے لئے تو سزا ہے۔

لیکن - اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کرنے والوں - اہل بیت کی عزت پر حملہ کرنے والوں - نواسٹر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت میں گستاخی کرنے والوں - اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہادت اعظمیٰ کے منصبِ عالی سے گرانے والوں کے لئے کوئی سزا نہیں ہے۔

ورنہ - اگر پاکستان کی اسلامی حکومت کا سربراہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جیسا ہوتا، تو جس طرح انہوں نے یزید کو امیر المؤمنین کہنے والے کو بیس کورے لگوائے تھے - آج بھی ان کو کورے لگائے جاتے تو دوبارہ کسی کو اس راہ پر چلنے کی جسرات نہ ہو سکتی اور یہ بدرو ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکی ہوتی۔

## حضراتِ گرامی !

میں نے اپنی علمی استعداد اور تحقیق کے مطابق قرآن و حدیث، تفسیر  
تاریخ اور مستند روایات کی روشنی میں "کفرِ زید" ایک کتاب دستاویز  
کی صورت میں اہل ایمان کی خدمت میں پیش کر دی ہے۔

اور مکتبہ "نورِ رضویہ" کے زیرِ اہتمام اس کتاب میں جہاں میں نے دلائل  
سے زید کا کفر ثابت کیا ہے۔

وہاں میں نے دیوبندیوں — خارجیوں — اور — مودودیوں کے سوالوں  
کا جواب بھی دے دیا ہے اور ان کے بوسے اور مکروہ قسم کے دلائل کا ردِ ان  
شکن جواب دے کر اصلی حقائق کو روشن کر دیا ہے۔

اب میں شیعہ حضرات سے بھی پوچھنا چاہوں گا کہ آپ کے علم و تحقیق  
کے بستے میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالیاں دینے اور اسلام  
کے ان فرزندوں پر رکیک حملے کرنے — ان کی عظمت کو گھٹانے اور ان کی  
شان میں گستاخی کرنے — اور اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا  
کی شان میں بازاری زبان استعمال کرنے کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے ؟  
ایسے کہ زید کے کفر — اس کی بد کرداریوں — بد اخلاقیوں  
بد اعمالیوں — عیاشیوں اور بد معاشیوں کے سلسلہ میں آپ لوگ بالکل  
خاموش ہیں اور

اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی توہین و گستاخی کو سن

کر بھی مہربلب ہو۔

"کفرِ زید" — میں نے لکھ دی اور

”ایمانے ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ — صاحبِ چشتی صاحب

نے لکھدی —————

میں بھی سنی — اور — وہ بھی سنی — !

اور آپ کیا ہیں ؟ —————

اپنی اس کتاب کو اس دعا کے ساتھ ختم کرتا ہوں —————

الہی بحق نبی فاطمہؑ  
کہ بر قول ایسا کنم خاتمہ  
اگر دعوتم روکنی در قبول  
من و دست و دامان آل رسولؐ



گدائے کوچہٴ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبزادہ سید افتخار الحسن زیدی

فیصل آباد

# رہبر زندگی مع طب نبوی

تصنیف لطیف  
سید محمد سعید الحسن شاہ

طب نبوی پر آج تک بہت سی کتب شائع ہو چکی ہیں۔ لیکن یہ کتاب ان تمام کتب سے منفرد ہے۔

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقتاً فوقتاً اپنے جان نثاروں کو بطور دوا اشیاء استعمال کرنے کے لیے فرمایا ان تمام اشیاء کو اپنی خصوصیات کے ساتھ اس کتاب میں درج کیا گیا ہے۔ اور سب سے اعلیٰ خوبی اس میں موجود ہے وہ یہ کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل پیرا ہو کر جو بدن انسانی کو طبی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ وہ بھی حکمت کی صورت میں درج ہیں۔

شعبہ زندگی کے ہر فرد کے لیے یہ مینارۂ نور ہے۔  
خوبصورت ڈسٹ کور کے ساتھ مضبوط جلد، ایمان افروز گنبد خضرا کا  
عکس، آفسٹ طباعت اعلیٰ کاغذ۔

ناشر

مکتبہ نوریہ رضویہ، گلبرگ، فیصل آباد

# نسبت با عرشِ جنت

تصنیف لطیف، صاحبزادہ سید افتخار الحسن زیدی .

نسبت اگر چھٹی ہو تو پستی کو بھی بلند کی بل جاتی ہے۔ خاک کی نسبت اگر نعلین اقدس سے ہو جائے تو وہ لعل بدخشاں سے بھی عظیم تر ہو جاتی ہے۔ نعلین کی نسبت اگر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو جائے تو اسے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم بھی تاج سر بناتے ہیں۔ نسبت اولیاء اگر سب اصحاب کہف کو جنت میں لے جا سکتی ہے تو پھر بندہ مومن جنت میں کیوں نہیں جا سکتا۔ جس کی نسبت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو وہ تو خود جنتوں کا مالک ہوتا ہے۔

زیر نظر کتاب میں اس موضوع کو ترتیب دیا گیا ہے قرآن و احادیث، تواریخ و تفسیر کی کتب سے معتبر حوالہ جات سے ستریزین مرقع بہترین کتابت، روشنی آفست طباعت اعلیٰ کاغذ مضبوط جلد، مناسب سائز۔

ناشر

مکتبہ اوزارِ ضوئیں، گلبرگ اے فیصل آباد



کنز الخطیب ماہِ محرم (زیر طبع)

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد فونٹ ۴۲۶۰۳۶

۱۱۔ گنج بخش روڈ لاہور © فونٹ ۲۱۳۱۹۱

# کنز الخطیب ماہِ محرم (زیر طبع)

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد فونٹ ۴۲۶۰۳۶

۱۱۔ گنج بخش روڈ لاہور © فونٹ ۲۱۳۱۹۱